

۹۲
۹۳
انتصاح عن کمال الصلاح

(مصنفه)

مخزن نقود کرامات معدن احسنات گرم رفتار سنازل شریعت قافله سالار مرسل نعت

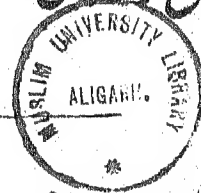
مطلع انوار عرفان حضرت مولانا شاہ حافظ علی انور قاند رقدس اسد رولاطہ

Univaersity Library,

Aligarh.

SUBHANULLAH COLLECTION

(معتمه)



لسمی بہ ایضاح فی ترجمہ اہل اصلاح از تازہ افادات حقائق آگاہ معارف متکا

عالم باعمل حضرت شاہ مولانا محمد حبیب حیدر قلندر زینت بخش سجادہ کاظمیہ

(حسب فرمایش)

مرد صادق مخلص واثق مقبول اب جناب منشی سید میر محمد علی مدظلہ العالی کوری

درج المطابع سیدی لکھنؤ طبع شد

بہتمام خاکسار محمد عبدالولی بن علامہ آسی مولانا محمد عبدالعلی مدرسی مرحوم مفتی

تازہ بشارت

فتح الکون

مصنفہ حضرت مولانا شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ العزیز تصوف کا ایک نایاب خلاصہ ہے حضرت شیخ مخی الدین ابن عربی اور ایسے ہی اکثر بزرگوں کے کلام سے انتخاب ہو سالک اور طالب الی اللہ کی ہدایت کیلئے لاجواب ہو۔ ریاست رامپور میں طبع ہو رہا ہو خط و کاغذ عمدہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۰

تحریر کلا نور فی تفسیر القلندر

مصنفہ صاحب انتصاح۔ اس رسالہ میں نہایت خوب بیان کیا ہو کہ قلندر کے کیا معنی ہیں اور قلندر کس کو کہتے ہیں اور اسکے ضمن میں ان حضرات کے حالات بھی ہیں جو اس مرتبہ جلیلہ پرنٹرز محمد بن یہ بھی طبع ریاست رامپور کا مطبوعہ رسالہ ہو۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴۰

ہر دو کتب موسومہ بالا اور انتصاح اس پتہ سے مل سکتی ہیں۔

محمد سی علی علوی۔ لکھنؤ۔ بازار جھاؤ لال مکان ۳۱۲

شہادت نامہ (معروف بہ شہادت نامہ کلان)

مصنفہ صاحب انتصاح ۲۰۔ یہ شہادت نامہ طبع اولیٰ بن ایسا مقبول ہو اگر اب دستیاب نہیں ہوتا بلکہ اسکی ایک ایک جلد چار چار پانچ پانچ روپیہ کو فروخت ہوئی اب شائقین کے اصرار سے اسی پریس لکھنؤ میں دوبارہ چھپ رہا ہو۔ اس کی تعریف میں صرف اس قدر لکھنا کافی ہو کہ یہ نہایت جامع ہو اور ہمہ جہہ بے مثل ہو۔ خط و کاغذ عمدہ۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک دو روپیہ۔

ملنے کا پتہ قاضی محمد احترام علی خان۔ محلہ قاضی گروہی قصبہ کاکوری ضلع لکھنؤ

التماس

کتاب انتصاح کی جس جلد پر خاکسار کی مہر نوہ مال مسروقہ سمجھی جائے۔ دیگر گزارش یہ کہ جو صاحب شہادت نامہ بھی خریدنا چاہیں وہ اگر خاکسار کے پاس فرمائش بھیجینگے انشاء اللہ تعمیل کی جائیگی۔

محمد سی علی علوی۔ لکھنؤ۔ بازار جھاؤ لال۔ مکان ۳۱۲

فہرست مضامین کتاب نتصلح عن کریم الصلاح

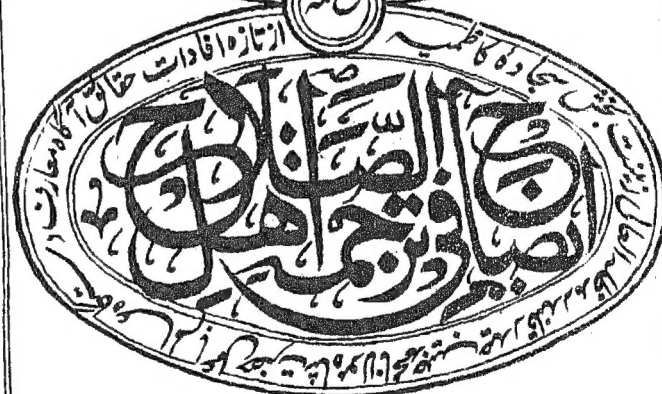
صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳	وہاچہ دیوان فاضل خیر حالات اولیای کرام رحمہم اللہ تعالیٰ	۲۲	حال حضرت شاہ قطب الدین بنیاد قلندر رحم	۲۴	حال حضرت شیخ ابوالفتح یوسف طوسی رحم	۶۵	حال حضرت شیخ عثمان ہارونی رحم و تحقیق لفظ ہارون
۷	سبب الیقین کتاب	۲۶	حال حضرت سید نجم الدین غوث الدہ قلندر رحم	۲۸	حال حضرت شیخ الفضل عبدالواحد ترمذی رحم	۶۶	حال حضرت حاج شرف الدین رحم و حضرت خواجہ مردود چشتی رحم
۸	بیان سلسلہ قلندر شیخ جمال حضرت شاہ تقی علی قلندر رحم	۲۸	حال حضرت سید خضر رمی قلندر رحم	۲۹	حال حضرت شیخ عبدالغیر ترمذی رحم و حضرت شیخ ابوبکر ترمذی رحم	۶۷	حال حضرت خواجہ ابوالیوسف چشتی رحم
۹	حال حضرت شاہ حیدر علی قلندر رحم	۲۹	حال حضرت شاہ شرف الدین بابی رحم معروف بشاہ بوعلی قلندر رحم	۵۰	حال حضرت شیخ بنیاد دہلوی رحم	۶۸	حال حضرت خواجہ ابوبخش چشتی رحم و حضرت خواجہ ابوالحسن چشتی رحم
۱۱	حال حضرت شاہ تراب علی قلندر رحم	۳۰	حال حضرت شیخ سید العزیز مرقوم عبدالعلیم و از قلندر رحم	۵۲	حال حضرت خواجہ بری قطبی رحم و خواجہ معروف کرخی رحم	۶۹	حال حضرت خواجہ ابواسحاق چشتی رحم
۱۳	حال حضرت شاہ محمد کاظم قلندر رحم	۳۱	جہد علی الاثر فی سہارن و ارجاں ہائی صحابی خدو بہت محقق و شہساز	۵۴	حال حضرت امام علی دوسی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۰	حال حضرت خواجہ محمد مشا و علو دینوری رحم
۱۵	حال حضرت شاہ مسعود علی قلندر رحم	۳۲	بیان آئینہ صوفی اگر ظرافت شریعت تام صوفی بر دعایت مست	۵۵	حال حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۱	حال حضرت خواجہ شہیر علی بصری رحم
۱۶	حال حضرت شاہ باسط علی قلندر رحم	۳۵	حال حضرت امیر المومنین علی رضی کرم اللہ وجہہ	۵۶	حال حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۲	حال حضرت خواجہ خذیفہ عشتی رحم
۱۷	حال حضرت شاہ الہدیہ احمد قلندر رحم	۴۰	حال بناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم	۵۷	حال حضرت امام محمد باقر و حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما	۷۳	حال حضرت خواجہ ابراہیم ابن ادریس رحم
۱۹	حال حضرت شاہ منہج قلندر رحم	۴۱	بیان سلسلہ عالیہ قادریہ و نقویہ	۵۹	حال حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۷۴	حال حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رحم
۲۰	حال حضرت شاہ مجاہد قلندر رحم	۴۲	حال حضرت سید نظام الدین غزنوی رحم و سید نور الدین مبارک غزنوی رحم	۶۰	بیان سلسلہ عالیہ چشتیہ	۷۵	حال حضرت خواجہ عبدالواحد ابن زید رحم
۲۱	حال حضرت شاہ عبدالقدوس قلندر رحم	۴۳	حال حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحم	۶۱	حال حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحم	۷۶	حال حضرت خواجہ حسن بصری رحم
۲۲	حال حضرت شاہ عبدالسلام قلندر رحم	۴۴	حال حضرت ثلوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۶۲	مختصر حال حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحم	۷۷	بیان سلسلہ عالیہ سہروردیہ
۲۳	حال حضرت شاہ محمد قطب قلندر رحم	۴۵	حال حضرت شیخ ابو سعید مبارک غزنوی رحم و شیخ ابوالحسن ہکامی رحم	۶۳	حال حضرت خواجہ عین الدین چشتی تحقیق لفظ بحر فی لکۃ بحر فی صحیح و بحر فی غلط	۷۸	حال حضرت شیخ شمس الدین شمس الدین رحم

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۸۷	حال حضرت شیخ کریم الدین ابوالفتح مسکین رح	۹۰	حال حضرت حاجی پنهان و حضرت شیخ ابوالفتح میرزا و حضرت شمس قاضی رح	۱۱۳	حال حضرت خواجہ پیر محمد ہمدانی رح و حضرت خواجہ ابی علی فارسی رح
۸۸	حال حضرت شیخ صدیق الدین الحاجی چرخ ہند رح	۹۱	حال حضرت مولانا حامد الدین سلامتی رح	۱۱۴	حال حضرت شیخ ابوالحسن ثانی رح
۸۹	حال حضرت شیخ کریم الدین کریم عالم ابوالفتح گمانی سہروردی رح	۹۲	حال حضرت شاہ برج الدین قطب المدارس رح	۱۱۵	حال حضرت خواجہ بزرگ بیلطامی رح
۹۰	حال حضرت شیخ صدیق الدین عارف سہروردی گمانی رح	۹۳	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ و حضرت مولوی نقشبندی کریم رح	۱۱۶	حال حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۱	حال حضرت شیخ بہار الدین ذکریا گمانی رح	۱۰۰	حال حضرت ابی بکر نقشبندی و حضرت سید محمد نقشبندی بریلوی رح	۱۲۰	حال حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹۲	حالات حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی و حضرت شیخ ابوالحسن سہروردی و حضرت شیخ وجہ الدین ابوالفضل سہروردی رح	۱۰۱	حال حضرت سید علیہ الدین بریلوی رح	۱۲۱	حال حضرت امیر المومنین ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ
۹۳	حال حضرت شیخ محمود بن محمد و حضرت شیخ احمد اسوددینوری رح	۱۰۲	حال حضرت سید آدم بنوری رح	۱۲۲	ضمیمہ در بیان چہار پیر و ہمارہ خانوادہ
۹۴	بیان سلسلہ عالیہ طیفورہ و حال حضرت شیخ جمال مجوسا و کبیری رح	۱۰۳	حال حضرت مجد العثانی سہروردی رح	۱۲۳	خاتمہ در بیان نسبت و معانی الفاظ کہ در اساسی بزرگان اند
۹۵	سلسلہ عالیہ رودیہ و حال حضرت شیخ حسین بن محمد شمس الدینی رح	۱۰۴	حال حضرت خواجہ باقی باوند رح	۱۲۴	وصل در بیان اینکه امیر حضرت صفیہ پرتو حالات نبی علیہ السلام میخوانند
۹۶	حال حضرت شیخ شمس الدین فیضی رح	۱۰۵	حال حضرت خواجہ عبد اللہ احرار رح	۱۲۵	وصل در بیان ثبوت بیست و شصت و کبیر الاحادیث
۹۷	حال حضرت شیخ محمد الدین فردوسی رح	۱۰۶	حال حضرت خواجہ عبد اللہ نقشبندی رح	۱۲۶	وصل در بیان اقسام خلافت مشائخ و آداب آن
۹۸	حال حضرت شیخ بزرگ الدین سہروردی رح	۱۰۷	حال حضرت سید کریم الدین و حضرت صاحب ابی ساسی رح و خواجہ علی مستوفی رح	۱۲۷	وصل در بیان آنکہ پانچ کہ در حالت تبارک افندی متعالی ان اور اوریت
۹۹	حال حضرت شیخ سید الدین انجری رح	۱۰۸	حال حضرت خواجہ بزرگ الدین نقشبندی رح	۱۲۸	وصل در بیان آنکہ پانچ کہ در حالت تبارک افندی متعالی ان اور اوریت
۱۰۰	حال حضرت شیخ نجم الدین کبری رح	۱۰۹	حال حضرت شیخ ابی محمد انجری رح	۱۲۹	وصل در بیان آنکہ پانچ کہ در حالت تبارک افندی متعالی ان اور اوریت
۱۰۱	سلسلہ عالیہ مداریہ	۱۱۰	حال حضرت شیخ ابی محمد انجری رح	۱۳۰	وصل در بیان آنکہ پانچ کہ در حالت تبارک افندی متعالی ان اور اوریت
۱۰۲		۱۱۱	حال حضرت شیخ ابی محمد انجری رح	۱۳۱	وصل در بیان آنکہ پانچ کہ در حالت تبارک افندی متعالی ان اور اوریت

مجموعہ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بتوفیق حضرت حق و بتائید ولی مطلق دین زمان صداقت اقتران

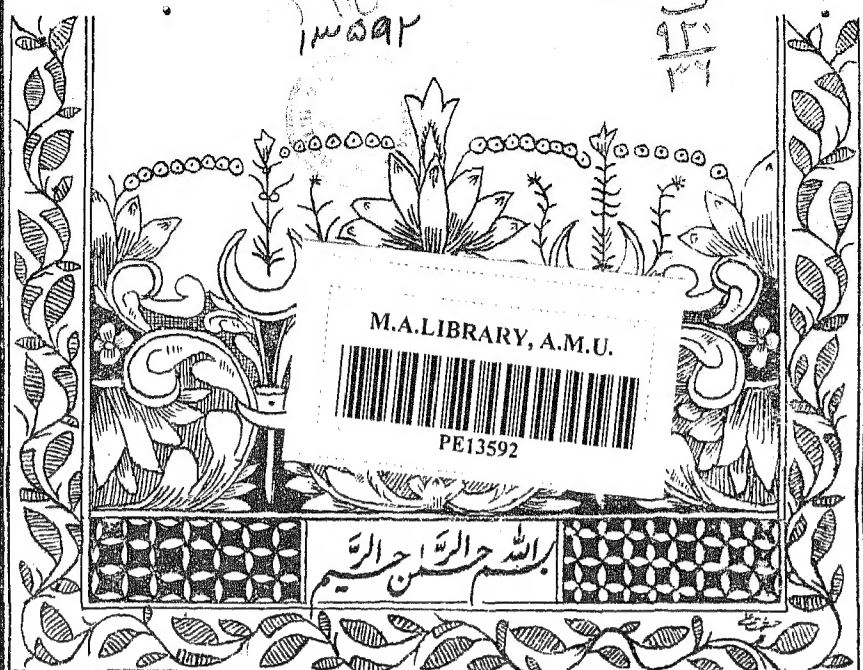


با تمام خاکسار محمد عبد الولی بن لای مولانا محمد عبد العلی مدرس رحمة الله علیه

بسم الله الرحمن الرحيم

۱۳۵۹۲

۱۳۶۱



حمد را با تو سبب است در دست	بر در هر که رفت آن در دست
-----------------------------	---------------------------

بمصدق انص میخ و ان من شئی الا یسبح بحمد ذرات ممکنات که از پرده علم بعصره گاه اعیان برآمده اند
 لحنه بلسان حال و بجنه بزبان قال زبایه سخنوری دست یاب برداشته اند تا هر چه سخنی به نسبت خویش
 از هر چه بلند تر باشد بر لوح دل و لوحه درون نقش بسته در خور ستایش حق جل و علا انگازند و لائق سپاس آفریدگار
 بر حق پندارند هر چند ستودگیش بدان کمال که شایان نیایش ایزد پنهان باشد پدید آید و بجز ترانه لایحی

قلعه در گوش نیندا د	صد برگ زبان تر از ادای حمدش	بابرگ هزار در نوای حمدش
که شاخ قلم گل طرب بر بندد	گل کرد شکفتن از نوای حمدش	فاما اقتضای بخشش عماره و سحان

است که هر اداییکه از ثنای موجودات درست افتد مزده قبول یابد و در صفت مکنده اجابت بنوازش عطا
 صلوات دارد سبب این گونه در صومعه ان الله و ملائکته همگان بر خط فرمان پذیری سر نهاده چندی از
 صورت خانه الفاظ و جمیع از کلمه رنگ آمیز معانی صورت ترکیب آگهی گرفته اند تا هر یک بر مرکب و اداس
 نیایش رسم نموده هر خاتم پیمبر صورت و معنی علیه السلام شناسند و حلقه انگشتری خدیوی با سواد اندیشند

هال پهنه معنی انباز و پنهان

(۷)

2002

14

46

پس هر حلقه که بنگین اخلاص تر صیغ پذیرفت در خضر قبول جا گرفت و هر چه در ابراهام ناپذیر فتاری حیات
 با نگشت نامی غش آلودگی در پویه اوار بگذاشت اللهم صل وسلم علیه و علیٰ اهل و صحابه الذین هم بخیر
 الدین فی دین و دلائلهم و بعد ازین عروض رسای اولی الایدی و الا بصار و ذوی انجبر اعتبار
 با و که کا ملترین مکافات حرمان دولت ملازمت اهل کمال و مشاهد جمال ربانیه و حال استماع خیا
 و اسماع آثار ایشان است و از اینجا است که اخلاص بے خلالت قرنا بعد قرن و زمانا بعد ازین حفظ آثار خیا
 اسلاف نموده در محافل خود بیان می فرمودند که بمحایه حال قال این خدا شناسان طالب بهمتی است
 دهر که دست از عهده تعلقات چیده بر اعلیٰ معارج طلب رسد و در این آنرا فوائد بسیار است یکی آنکه
 در شکوة شریف بروایت حضرت ابن مسعود رضی الله عنه آمده که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 افرغوا صیغ مدنا شکیفا الحدیث پس تازه روی و خوش عیشی از حق تعالی گوینده و شنونده هر فردا ازین مش
 مستفاد می شود و با فضل هذا الشرف شیخ محی الدین بن عربی در فتوحات مکیه گوید که درجه محشین اعلیٰ است
 و در صنف انبیاء و زعصات خواهند ایستاد و این دعا در حق محشین است بحجت حفظ کلام نبوی پس
 ازین مفهوم می گردد که هر که کلام اولیا را یاد دارد و بطالبان دیگر رساند و را درجه قرب و خوشنودی و طبع
 اولیا حاصل خواهد شد در احیاء العلوم است که الشیخ فی قوه مکالمی فی اشته مولانا رومی می فرماید

گفت پیغمبر که شیخ وقت خویش	چون نبی باشد میان قوم و خویش	قول ان من استر یا دگیر
تا به الا و حلا فیها نذیر	و دیگر آنکه شیخ ربانی حضرت ابوالحسن خرقانی فرموده اند که در زیارت	

من ندانم که کسانیکه زیارت من آمده باشند ایشان را حاجت بشفاعت باشد بلکه ایشان به اتمام شفاعت
 دینند تا دیگران را شفاعت کنند و هر که استماع کند سخن مرا فردا پیش حق درجه او آن باشد که او را احسان شود
 و دیگر آنکه از ابوعلی قاق پرسیدند که در شنیدن خنهای مردان هیچ فائده هست گفت بے شک آنکه
 اگر مرد طالب بود قوی بهمت شود و اگر نامرود مرد گردد و دیگر آنکه شیخ الاسلام عبدالنصاری صمدیت
 گردید که از اکابر و زکات را و اما تر نامدار و هر چه بر سخنی یاد گیرید و اگر نتوانید نام ایشان یاد دارید که بآن
 بهره یابید و هم نشان سعادت درین کار است که سخنان مشایخ شریف و ترا خوش آید و بعل سوس ایشان

گرائی و میگرا کلمه شیخ ابوعلی یشاح گوید که مراد او از روستا یکی آنکه یا سخنه از سخنان او شنوم یا کسی را از کس
او به بنیم گفت من می‌توانم این چیز را تو انم نوشت و نه چیزی تو انم خواند یا کسی باید که سخن او گوید و
من شنوم یا من گویم و او بشنود و اگر در بهشت گفتگوی او بخوابد و بدو علی را بهشت خوش نخواهد آمد و میگرا کلمه
در شجاعت است که مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی فرموده اند که کلمات قدسیه اولیا را صد مقبوس از انوار
حقیقت حضرت سالت ایدلی الله علیه و سلم پس همچنانکه تعظیم قرآن و حدیث واجب است کلام ادیب را
را نیز لازم با سخنان ایشان بآداب و حرمت زندگانی باید کرد تا کسی از خود بر خورداری باید و میگرا کلمه خروج
عبید الله احراز فرموده اند که اگر شنوم و دانم که در خطا کافری سخنان این طائفه را بهنجاری گوید میروم
و ملازمت وی میکنم و منت میدارم و میگرا کلمه خواجه ابوالیوسف همدانی را پرسیده اند که چون این دوزگار
نگذرد و این طائفه رست در نقاب تواری آن چه کنیم تا سلامت ما نماند گفت هر روز بهشت در قیامت
سخنان ایشان بخوانید و میگرا کلمه شیخ فرید کنگش شکر می فرماید که هر مرد که احوال پیران خود بخواند و بخواند
مرتبه و درجه و مقام اعلیٰ عین خواهد شد و میگرا کلمه دارا استقامت عالم و انظام امور اخروی بنی آدم
بلکه دنیوی نیز این سلسله است و عالی است و نجات بے آنکه کسی درین سلسله است و عالیست و منتظم باشد
آسانی متصور نیست در حدیث آمده است که روز قیامت بنده نومید مانده باشد و مفلسی کرد و از خود حق تعالی
فراسماید بنده من فلان دشمن در اد فلان محامی متناختی و فلان عارف ای شناسختی گوید می شناسم
فرایید و که ترا بخشیدم پس و قتی که شناخت سبب نجات می گردد چه جامی یاد کند این اخبار و آثار حضرت
سلاسل و میگرا کلمه ملک اعلا شاه ابوالدین عمر دولت آبادی در آخر مناقب السادات می گوید که لای
عزیز روز قیامت روزی صعب است آنجا امیر امیر گرد و شاه آنجا فقیر و هر کی از بنی آدم متخیر و بدوش
باشد اولیا و انبیا نفسی نفسی گویند تا آنکه آدم صلی الله علیه و سلم حضرت خیر الانام محمد مصطفی صلی
علیه و سلم شباهت که پناه گیر و دابر اسم خلیل الله است شفاعت خواهد رسید و محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم
که شفاعت بر میان بند و هر که محب و مخلص خاندان اوست شفاعتش مشرف گردد و معاند مخالف خاندان
بشفاعت نگویند بود و همچنان سید صفیا و دوستان ولادوی بر سر رحبت در سرور باشند و دشمنان ایشان

در دوزخ مقهور و مخدول عزیز من هر که ابد دولت ایمان و نعمت عرفان سرشته اند و بخصائل حمیده و عادات
 پسندیده پیراسته روح او را با قلوب اولاد اطهار سید ابرار مونس گردانیده اند اذ الله شیاها السبایه
 او سبحانه تعالی همگنان با از دین مصطفی صلی الله علیه و سلم بهره سعادت روزی گردانند بحمد و آلاء الامجد از اینجا
 که درویشان مریدان را شجره دهند تا مراتب هر کسی بر ترتیب شناسند و نیکو دانند که در همه عالم فقر و شجاعت از
 خاندان مصطفی صلی الله علیه و سلم پیدا شده و سادات که نتیجه سرفراز و لیال امیر المومنین امام المتقین علی کرم الله
 وجهه اند پیرو سیر زاده همه عالم باشند و اگر کسی تمام پیران عالم را رسیده باشد و زهد تمام پیران عالم دریافته از
 کرامت اخبار غیبیات گوید و بر موهواید لیکن سر موی خلاف قاعده ادب و سوء عقیدت چیزی دلی نیست
 تحقیق بدان که اوضاع و احوال مضل است هرگاه که خود چنین بود دیگران را چون همانند و دیگر آنکه حضرت جنید
 میفرماید که حکایات امام شافعی چندین جنود الله تعالی انفسی پرسیدند که این حکایات مریدان انچه نفع
 می کند جواب داد که حضرت حق سبحانه تعالی می فرماید و کلاً نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت
 به فؤادک یعنی قصه های پیغمبران و اخبار ایشان بر تو میخوانم و از احوال ایشان ترا آگاه نمیکنم تا
 ترا آن ثبات باشد و قوت افزاید و چون بار و رنج بر تو رسد از اخبار احوال ایشان شغوفی و بر اندیشی دینی
 که چون مثل این بار و رنج بایشان رسیده و ایشان در آن صبر کردند و تو کل پیش آوردی بدل ترا آن ثبات
 و صبر افزاید همچنین بشنیدن سخن نیکان و حکایات پیران و احوال ایشان دل مریدان از تربیت باشد و قوت
 افزاید و در آن از حضرت حق نجات یابند و در بلا و امتحان از او بر درویشی و ناکامی قدم نهند تا عزم مردان
 یابند و سیرت ایشان گیرند و دیگر آنکه سخنان شایخ و دوستان حق دوستی ایشان آورد و دوستی ایشان را
 بایشان در نسبت افکند مصطفی را پرسیدند صلی الله علیه و سلم از مردی که قومی را دوست میداد و اما یکبار از ایشان
 نمیرسد گفت المرء مع من احب بر آنکس است که دوستی او دوست می آرد و دیگر آنکه ابوالعباس عطا گوید
 که اگر نتوانی که دست در دوستی او زنی دست در دوستی دوستان او زن که دوستی دوستان او دوستی او
 در حدیث آمده است که آنحضرت با ابن مسعود فرمود اندری انک لا سلام او و حق قال قلت الله و
 رسوله اعلم قال صلی الله علیه و سلم الولاية لله والحب فيه والبعض فيه و دیگر آنکه ترمذی میفرماید

حکایات این طائفه آنست که بمانند افعال اقوال و سخن ایشان است از کردار خود برگردد
و تقصیر خود در جنب کردار ایشان بیند و از عجب ریا بریزد و دیگر آنکه ذکر ادب را با عبادت خلوت
چنانکه روایت کرد ابو الفرج بن الجوزی در مقدمه مصفوه و تابع شد و اعراف و وجود شیرازی
و عسقلانی و سخاوی و محمد بن یوسف دشتی و غیر جم از امام سفیان بن عیینة گفت عند ذک الصالحین
تنزل الرحمة و نسبت کرد این احافظ ابو عمر بن عبد البر در کتاب العلم و کتاب الاستقفا از سفیان بن عیینة
الثوری و صاحب جمع الاحباب بسوی امام عبد الله بن المبارك ابن الصلاح در علوم حدیث گوید که روایت از امام
از ابی عمر و سمیع بن ابی نخعی که از کبار شیوخ حاکم و غیره است و از اجل صحاب عبد الله بن الامام احمد که سوال
کرد اباجعفر احمد بن حمدان را که بکدام نیست نویسم حدیثی افزود آیا روایت نکرده اید که بذکر صالحین حجت
نازل می شود گفت نعم ابن حمدان گفت پس رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و صحابی و تابعی و غیره
و محی الدین بن العربی در کتب درستی در بودن این از حدیث اصل جلیل آورده اند و در طبقات هروی است که
ان شیخ بغداد الامام محمد بن منصور الطوسی و فی الحدیث اشاذ الحافظ عثمان بن سعید الدارمی
بینهم کان یحکم فی جمع و کان جوی الکلام فی الاملا متیة فقال احدهم مالنا و هذا فقال الامام
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة فاذا الغیث صار یزول من غیر صحاب قالوا کان
ذلك صورة المعانی الفاضلة و لهذا کان بلا سحاب پس از اینجا ثابت شد
استحسان بیان کردن حال اسامی مشایخ طریقت و دیگر آنکه درین نامه جعل فرموده امشی آن گونه نمود و در طائفه
خصوصا شایع گشته که هیچ یکی ازینها تحقیق اسامی بزرگان و گذشتگان خود نمیدانند و در ذکر کردن

نیت ایند اخ سکید بنیغنی گفته در سفته	امروز قدر گوهر خارا برابر است	باد سوم بادم عیسی برابر است
چون در شام این جهان آتیا نیست	سرگین گا و عنبر سارا برابر است	پس تا بد فستق جلالت تفصیل

و اجمالی ایشان چه رسد و تا یخ ولادت و وفات و مدفن که دیگر طالبان از وفات گرفته باشند این سبب
ترویج ارواح مقدسه ایشان بود و ابواب عنایت امداد بر سر و کشانند همچنانکه این کس ایشان را
اینها بخیر ذکر می کند ایشان نیز بکلم تخلق باخلاق الهی و در ادان عالم به نیکی یاد نمایند با بجهل هر چند که مناقب

و محمد این بزرگان بسا آنکه اخلاف و ارادتمندان به یاری و دانی طالبان صدایچه باید نگارش ساخته اند
لیکن اینجا از آنجا که در همین زیری ظاهری خیال پریدن آسمان ست و ظن غالب تکمیل خود بر تبه عرفان
دین کتب بس شوار و دریافتن افعال و احوال و اقوال بزرگان بر خلاف این همه خویش در دل چون خار
خوش گفت صاحب گلشن ارسه | قتاده سروری اکنون بجهال | ازین گشتند مردم جلد به حال

شایع می گوید که در حقیقت سروری و درهنائی و پیشوائی در دین شان حال کاملان و عارفان ست که جامع علوم
شرعی و طریقت و احوال حقیقت بوده باشند و ایشان را علم بالکالات قلوب انسانی و اوقات امراض و
ادویه و دخل کمائی بی حاصل باشد و طبیب نفوس گشته و از الامراض نموده بارشاد تکمیل تواند کرد اکنون
تقاضای زمان ست که سروری و درهنائی بجهال افتاده است و جمل خلاق از ان جهت گرفتار اخلاق همیه
گشته اند شایع نادان ضال و ضل و اقع شده دعوی هدایت و ارشاد می نمایند فی الحقیقت هه زمان اه
طریقت اندا صحت حاصل بود و دیگر فضاائل و فضاائل و فضاائل این زمان در خاطر فائز این خاک
راه منتسبان خاندان عالی شان قلندر ان احقر علی نور بن حضرت قدوة الاصاغر و الاکابر الجامع
بین علمی الباطن و الظاهر صاحب المقامات الطیب بل فی المعنی مفاد لفظا قلندریه مولانا الشاه علی اکبر
قلندر بن لسان العارفین ترجمان المحققین شیخی مرشدی مجددی حضرت ابو الاکبر مولانا الشاه حید علی قلندر
قدس سره هوس آن شد که بزرگان سلاسل خاندانی و بیان تاریخ ولادت و وفات و مدفن این
حضرات زبان کشایم اگر چه بی گنگار را چه یار لے آنکه نام پاک ایشان بر زبان را نم و خود را در
زمره مادحان و واصفان خدا اندیشان شمار ما باین همه نفیج و صدق انتماے و لما بنعت بک
فحدث به تحقیق محلی پر ختم و آن ابنا ممتصل عن فکر اهل اصلاح مشهور با ختم حق سبحان
مقبول اهل قبول گردانیده سعی این بیچاره را مشکور نماید خدا که این عجاا لست که اگر کسی وقت خود
بدین خوش کند جائے آن دارد و اگر طالع دفع کلفت حرمان ادراک حال تفصیلی حضرات ازین خبر ا امید

که در مے حرمان بنیدا شعور	دارم امید از خدا لے همان	که دها از قبول خویش نشان
کنز این ا لطف جایش قبول	به قبول خود مش کند موصول	سوی اهل دلش وان ساز

جائے اور میان جان سازد	انست جز لطف او کسے مارا	وہو نعم الوکیل المونی
------------------------	-------------------------	-----------------------

وین عجا لمرتبست برہشت سلسلہ قلندر یہ وقادریہ وچشتیہ و سہروردیہ و طیفوریہ و فردوسیہ و داریہ
و نقشبندیہ و تقدیم سلسلہ قلندر یہ در ذکر دیگر سلاسل محبت بودن اوست اصل سلسلہ خاندان خویش
وابتدا از ذکر حضرت جد مرشد و انتہا بر حضرت رسالت پناہ بدان وہی است کہ در آخر کتاب در بیان
شجرہ نوشتن خواہد آمد و مشتمل بر یک ضمیمہ کہ در آن ذکر چہار پیرو چہارہ خانوادہ بودہ است و یک خانہ
کہ در آن بیان الفاظ و نسبتے کہ در سنتن آن درین عجا ضروری است و چند وصل در بیان چند فوائد قصوت
کہ دانستن آن ہم صوفی را ضرورت

سلسلہ علیہ علیہ علویہ مکیہ کریمین اوس الکمال اصدا علیا بیداعرفا فریاد
بایزیدمانہ وحید العصر غوث الہ ہرولانا و استادنا حضرت شایہ تقی علی قلندر قدس

باید است کہ حضرت ایشان از اعظم خلفائے حضرت والدیاجد خویش شایہ تریاب علی قلندر بودند و ولادت با سعادت
در رجب المرجب سنہ یک ہزار و دوصد و سیزدہ ہجری است زیدہ علمائے ربانی و مقرب بارگاہ یزدانی
و صفائی ذہن و وجود و ادراک و قوت و فکر سلامت عقل زاید الوصف بودند کتب او اہل نجدت حضرت مولانا
شایہ حمایت علی قلندر رحم و مولانا شایہ حیدر علی قلندر خوانند وادامط و او آخر از جامع المعقول المنقول حاوی
الفروع و الاصول الشمس البازغہ لسماء الکمال البدر المنیر لفلک الجمال استاذ استاذی مولانا محمد مستعان
علیہ الرحمۃ و الغفران شاگرد جنا حضرت علام علم سندی بودند درس فرمودند الحق فیوض و برکات طریقہ علیہ السلام
بل شریعت نبویہ از ذات ایشان چنان دیدہ می شد کہ باید و شاید اگرچہ درست ادراک ارباب قلب انجالات فیض ایشان
کوتاہ است اما بقدر باعتماد فقیر مست کہ مثل ایشان باین کمال و علو نسبت درین وقت کسی پیدا نہ بخلاق
حمیدہ و اوصاف پسندیدہ خلقی و خلقی داشتند تکلف تعصب ادران دخلی نہ بود حکم احسن کما احسن اللہ
الیک حسن اخلاق بر تہ و تمحیل آید وافی ہایہ انک علی خلق عظیم خوبی اشفاق بدان پایہ ہرگز کسی

از خادمان و چاکران در باره خدمت حضور غمگسایه بالجبر امر فرمودند و در هر کار عمل بر قول خیر خریدار و فروشنده
 اوسطهای فرمودند و عشر شریف بمقتاد و هفت سال و وفات بمقدّم بمصیبت سنه یک هزار و دصد و نود
 هجری روز چارشنبه قریب یک نواخت روز بعارضه تب محرقه و مدفن بمصیبت حریم روضه حضرت الداجد
 خویش جانب مشرق است و بعد چندی قاضی احمد علی خان صاحب میر و رکنبدے عالی بناساختند و
 سعادت اربین حاصل نمودند و از ویرتبرک باز اعظم خلفائے ایشان حضرت مرشدنا و ابینا مولانا
 شاه علی اکبر قلندر رحه و رکن مکی دین متین حضرت مولوی شاه رکن الدین قلندر لاهر پوری قدس سرها

بودند تاریخ وفات از مولوی غلام امام شهید صاحب		
رهبر و رہنمائے اہل یقین	عالم با عمل یگانہ منحصر	پیر کامل تقی علی ولی
رخت بر بست ناگهان جهان	بہر گلگشت باغ عملین	در اصول و فروع شرع متین
از دل پر تعب شهید حزمین	گفت ہائے کبیر و پاشد	سال تاریخ جلالت جمی صبت
ایضا از مولوی محمد محی الدین خان صاحب ذوق		کریم و فضل ہم شریعت و دین
پائی برون زاویہ ہر متکلف کشید	در داکہ شخہ ستم چرخ بے خطا	برداشت بند صبر ذل انجمن ناک
یعنی سے شاہ تقی آمدہ ز حق	پیک اجل صدای قوم لا تقف کشید	دست نشاء عشرتیان نک کشید
لبیک بے زبان دل مصروف کشید	جستم ز غیب حال دل ذوق سینہ کشید	آن سالک طریق مضار بر غیب
		گفت از فراق شیخ تو گوئی کف کشید

ذکر سلطان العارفین بر بیان اوصالیں قیم طریقہ مجتبی قطب الحقیقۃ الیستی
 ثانی شیخ الاکبر مولانا وجدنا و مرشدنا حضرت شاہ حید علی قلندر نور الدین مرقدہ اطہر

بدانکہ حضرت ایشان از اعظم خلفائے حضرت الداجد خویش شاہ تراب علی قلندر و پیر طریقت محمد عارف نامبر
 حضرت شاہ علی مظہر قلندر خلف و خلیفہ حضرت سید شاہ مسعود علی قلندر آلہ آبادی بوده اند و ولادت بمسقط
 ایشان در سنہ ۱۲۰۰ هجری یک ہزار و دصد و پنج ہشتتم ماہ شعبان المعظم بوده حضرت ایشان در سلامت
 و بہن وجود طبع و خوبی صفات و حسن اخلاق و سکوت دائم و بودن جوامع الکلم نادر الافاق بودند تخلیہ از

رزائل و تحلیله فضل در ذات قدسی صفات ایشان فطری بود و ترکیه ظاهر با حکام شریعت و تصفیه باطن
 با داب طریقت حبلی در علوم طائفه صوفیه مرتبه بلند و پایا را چهند و در تقریر مسئله توحید مخصوصا و بسائل
 دیگر عموما شانی عجیب بیانی غریب داشتند و از صطلحات ایشان همان تے نام و در تحقیق مسائل عقاید قدیق
 محققانه مالا کلام می نمودند کتب درسیه بخدمت عمده الازکیا و قدوة العلماء و الاولیاء علم خویش حضرت مولانا
 شاه حمایت علی قلند قدس سره گذرانیدند در ریاضات و مجاہدات آیتی بودند از آیات الله اگر تفصیل آن بکلام
 کتابی مستقل گردد بفعل مختصری مفصل نا حال حضرت ایشان در تکمله روضه لازم هر که حوض الکوثر نام دارد از
 ابتدا تا انتها نگاشته ام هر که آنجا خواهد برگرد با جمله ازین و حضرت ایشان مورد عنایت یمایت حضرت
 والده مرشد خود گذشته بر از و نیاز مصطفوی و سوز گداز مرصوفی آگاه شدند و از خلعت فاخره خداسی و خدا
 رسانی مشرف گردیدند الحق رع این دو ستمت کنون تا گردیدند زیاده ازین اینجا بگویم که مقامات
 بلند و کرات را چهند ایشان کفلق الصبح بین و بعد اند و در چار سوسه عالم چون سپیده صبح پیدا دیده بنیایا
 و دل آتاشاید تابیند و در باب حوصله وقت از بیان آنها تنگ است خامه را در میدان تحریر فیه بالذکر مختصر است
گر گویم تا قیامت صفت او هیچ آن را غایت و مقطع مجو در شر و پوشش شسته آفتاب
فهم کن و الله اعلم بالصواب شب ستم ماه شوال قریب یک و نیم پاس از شب باقی مانده روز جمعه
 بعارضه فایم در سنه یک هزار و دصد و هشتاد و چهار هجری قات فرمودند رفت آن سلطان معنی بی فتور
قصه قصان سوی آن ریای نور و صبح آن روز شنبه بعد ظهر در حرم بیست و نه حضرت مرثی جانم مغرب
 مدفون شدند و الا کن بران گنبدی بنا ساخته قاضی احمد علی خان صاحب مرحوم قائم ستیزه را و تیرک
 عمر شریف هفتاد و نه سال بوده قطعه تاریخ وفات از مولوی حکیم لطف الله صاحب ه
این حضرت حیدر قلند مرثرب اسی لطف که بود قطب وقت و جد بر هشته دل چو شد ز دار فانی
مردانه نمود قطع راه مقصد تاریخ بمجنوی و صورتی گنتم هشتاد و چهار و یک هزار و دصد
ایضا از مولوی حبیب علی صاحب در عزای حضرت حیدر علی آنکه فقر از نسبت او شاه شد

مصرع پر در را برکش خجیب	مرشد حقائق فی الله شد	ایضا از مولوی محی الدین خجیب
وقت کز انقلاب دوران	شادی و الم بهم برآمد	قطره که ریخت درین تر
از بهر فشار گوهر آمد	هر برق لب بخنده بکشود	هر ابر بیدیه تر آمد
خاکستر غم بر سر مآت	صیقل گیر حسن جوهر آمد	در تعمیر و تخریب همه
طعم پی سال بهر آمد	خورشید گرفت منزل ماه	از را وی افق بر آمد

ذکر حضرت قدوة الاصاغر والا کابر مرشد شیخ والشاب و السلسله
الازهر جدایی و مرشدی مولانا شاه تراب علی قلندر روح الله و

بدانکه ولادت با سعادت ایشان در سن یک هزار و یک صد و هشتاد و یک هجری است از ابتدای شعور
در تحصیل علم و فضل مشغوف و منظور بودند در ایام صبا از جهت حسن ادب و سلیقه مورد نظر عنایت الدیاجد
خویش شدند بلکه حضرت والد ماجد شان بمشاهده پیچ و فرشته چون گل شکفتند نصیبه ری آن پیدا دید
که وی را چنین سپر باشد کتب صفار فارسیه و عربیه از ملاقه رت اند بلگرامی و مولوی معین الدین بنگالی لاهی
از قدوة العلماء را آخرین مولانا حمید الدین الکا کوری که از اجله فضلا و عمده ابرار و اقیای عصر بود تحصیل
کردند بعضی از رسائل در خدمت قضی القضاات قاضی محمد نجم الدین علیخان مخفوری و جلدین اخیرین بهایه
بر مولوی فضل الدین ساکن نیوتنی گذر ایچ ند و در عین تحصیل علوم رسمیه کسب معارف و حقائق و تفهال بعلم
صوفیه معمول ایشان بود و کیفیت مطالعه و قوت ادراک مطالب غامضه افراسلم و مقرر نزد مشرکانی پس
ایشان بوده کتب سلوک و طریقت و حقائق و در خدمت والد ماجد خود گذرانیدند وی و چند سال خدمت
والد ماجد خود حاضر بوده کسب مقامات سلوک نموده و انواع ریاضات مجاهدات برنج مقرر ارباب طریقت
در عمل آورد به تشریف کلمه کیدی مشرف شدند چنانچه در کشف المتواری مؤلفه خود ارقام میفرمایند که اجازت
و خلافت فقیر در سلسل سبعة و تربیت و تعلیم امور فقره همه از حضرت الد خود دست اولا و ثانیاً از بیعت خود
حضرت شاه مسعود علی قلندر قدس سره ثالثاً از حضرت شاه عبدالقدندر لاهر پوری برادر نماده و خلیفه

حضرت شاه عید الرحمن قلندر لاهور پوری و در سلسله نقشبندی نیز از طرف والد خود مجازست آنحضرت از مولوی احمدی خلیفه شاه عدل عرف شاه لعل بریلوی بالمعاوضه رسیده بود و هم در سلسله حشمتیه نظامیه و در اولیسیه که از حضرت شیخ محی الدین عربی بشاه علی اکبر بود و دی رسیده بود و از ایشان بخواجه حسن صاحب امیده تقیه مجازست اینهمی و نیز حضرت ایشان نعمت اجازت خلافت سلاسل خانانی از حضرت شاه خد بخش قلندر خلف اصغر حضرت سیدی شاه باسط علی قلندر آله آبادی رسیده چنانچه در کتاب دستطاب اصول المقصود اظهارش فرموده اند حضرت ایشان انصافیت را یقیناً اند که اکثری از ان بقالب طبع رنجیده شده اند و ویک ثانی اند جلالت و سمیت ظاهری و باطنی ایشان چنانکه دیده و شنیده شده است اگر آنکه از ان نوشته شود کتابی در از گرد طاب را اکثر حالات حضرت ایشان از صحیفه شریفه روض المظهر فی آثار القلندر دریافت باید کرد و احتی که ذات عالی اکبر من تهذیب اخلاق گویند بجا است و مخزن عموم اشفاق گویند و از و نیز پنجشنبه دوم جمادی الاولی وقت دوپهر و فتنه عارضه فلج بجانب این عارض گردید و بهنگام شب یکشنبه یک نیم پاس از شب باقی مانده که صبح آن پنجشنبه جمادی الاولی نسبت یکست زار و صد و هفتاد و پنج جلد عنصری گذشتند و علی الصبح بتاریخ پنجم قریب ظهر خطبه بیرون خانقاه مابین هزار و الیه ماحیده و الیه صالحه خویش دفن شدند و الآن گنبدی عالی و عمارتی رفیع بناست بنامی احمد علی خان صاحب برادر بران قائمست یزار و تبرک به عرض شریف نود و چهار سال بوده حضرت ایشان ا خلفا اند عظم و ارفع شان این بزر و صاحبزادگان اند که قدری از حال شان بالا ذکر کرده شد قطعه تاریخ و وفات لموی

محی الدین خان صاحب ذوق	سوز که ام حادثه شد که این سپهر	جان حزین شعله نام کباب کرد
دامم که بد را و حق حقیقت تبار شاه	زینجا بجزم خلد مگر پاتراب کرد	ایضا از مولوی هادی علی صفا
اشک فی العربیه	مقتدی الخلق لایح من دنیا	عاد نحو المعاد حممله
قال فکری لعام رحلتہ	قل بروض الجنان منزه	ایضا از منشی محمد صفا صبر
بیرا چون جهان گذران کرد سفر	شد بارش لبت و تابخر کن	گفتم از من بجای مصرع سال تاریخ
پیرن مرشد من هادی من قبله من	فائده باید دانست که سلسله قلندریه را شغب بسیار اند اکثر و اوقت	
از ان شعبه مجتبی الیه است که بواسطه حضرت شاه مجا قلندر لاهور پوری میرسد و این شعبه هم شغب کثیره دارد		

آشهر از ان شعبه باسطیه است که بواسطه حضرت سید شاه باسط علی قلندر آک آبادی میرسد و این نیز شعب
 کثیره دارد و ارتباط حضرت مرشدی بدو شعبه است یکی به شعبه مسعودیه که بواسطه سید السادات شاه مسعود علی
 قلندر پیر رحمت حضرت مرشدی میرسد و دیگری شعبه کاظمیه که بواسطه سیدی شاه محمد کاظم قلندر میرسد چنانچه در
 شجره منظومه خود حضرت مرشدی میفرماید

 و مراد ازین آن هر دو حضرت شاه مسعود علی قلندر و شاه محمد کاظم قلندر بوده اند.

ذکر السید العارف و حذر زمانه فرید اوانه جامع مکارم الاخلاق و مضمی
 الشامل فی الآفاق قبله اعراف و صفوة العلماء شیوخ الاما جد الاکابر
 الامام العالم المسمی مولانا شاه محمد کاظم قلندر علموی روح بدو

بدانکه حضرت ایشان از اعظم خلفای حضرت سید شاه باسط علی قلندر آک آبادی اند ولادت با سعادت
 ایشان بهقدیم ماه رجب المرجب روز دوشنبه سنه یک هزار و یکصد و پنجاه و هشت هجری است در سلامت زمین
 وجود ادراک و خوبی صفات و حسن اخلاق نادره آفاق و یگانه و روزگار بودند تخلیه از زرائع و تخلیه بفضائل و ذات
 ستوده صفات ایشان فطری است در ذریه ظاهر با حکام شریعت و تصفیه باطن بآداب طریقت جلی او اتم
 کتب درسیه بخدمت حافظ عبد المعزیز کاکوروی و عمده العلماء الراعین مولانا محمد حمید الدین کاکوروی نور الله
 ضریح گذرانیدند و واسطه او و اخرا از رئیس الاذکیا سید غلام محیی بهاری و ملا محمد الدین السندی تحصیل فرمودند
 و فی الحقیقت علوم ایشان همه و بهیبه بودند و فائده این تحصیل صوری محافظت است و بوده است درس
 و مطالعه کتب قدما و صوفیه چون تعریف ابوبکر کلا آبادی و قوت القلوب ابوطالب مکی و رساله امام قشیری و
 کشف علی غزنوی و اشعار و از متاخرین کتب حجه الاسلام محمد الغزالی و غوث الثقلین محی الدین عبد القادر
 الجیلانی و شیخ محی الدین ابن عربی و مولانا نور الدین عبد الرحمن الجاسمی و اتباع عم از معمولات بوده است و روشن
 حضرت شاه ولی الدمحدث دهلوی در سلوک و تحقیقات ایشان بسیار پسندی فرمودند و در طریق تعلیمیه

علوم حضرت ایشان به اشانی عظیم و حالی فخم عطا شده اگر کسی بهره کامل از اتباع سنت و معیت منتاب این بحث
 و رخصت کماحقه نداشته باشد مذاق سخن ایشان نتواند رسیده تعالی قوه عظیم و عظمت تمام ایشان در قلوب خاص
 و عوام نهاد و مرتبه تطبیق کبری و ولایت عظمی عطا فرمود و جمیع فرق ناس از فقها و فقرا و طلبه علوم از اقطار
 ارض و آفاق عالم توجیه بچنان عرش کباب ایشان داد و چشمهای حکمت از محیط قلب شریف بر لسان فیض چنان
 جاری ساخت و علامات قدرت و امارات و ولایت ظاهر و باهر گردانید و مفاتیح خزائن جود و تصرف و جود و قبضه
 اختیار ایشان سپرد و بسیاری از اصناف مردم بصرف توجیه و التفات ایشان از کجی بر راستی آمده سالک سالک
 صدق و صواب شدند و جمیع مشائخ و اکابر عصر بکمال فضل و ولایت ایشان معترف و در رعایت تعظیم و تکریم متفق
 بودند و شیوع و استقامت از کان دین و شریعت که از توجیه و صرف همت حضرت ایشان بظهور آمده آثار آن هنوز
 باقی اند اول دلیل است کجالات باطنی و احوال حقیقی ایشان رضی الله عنه و ریاضات و مجاهدات و کرامات و
 محاسن اخلاق و محامد اوصاف و حفظ آداب ظاهر و باطن و تقوی و ورع که شنیده شده است بر بانی فصاحت
 بر علو مرتبه ولایت و سمو منزلت تطبیق در **فصول مسعودیه** که ملفوظ سید السادات سیدی شاه باسط علی قلندر
 اکبر آبادی است مرقوم است که حضرت ایشان مدت ده سال در خدمت مرشد طریقت خود حاضر ماند و تحصیل
 علم حقیقت و تکمیل ادکار و افکار و دعوت اسما بر وجه احسن نموده با جازت سلاسل سبعه سرفراز شد و لقب
 بصاحب السراحت یا سید شاه محمد کاظم قلندر شدند و در وطن خود رخت اقامت و استقامت نهاد و عالمی را
 بانوار طاعات و مجاهدات و افادت علوم دینی و افاضه معارف یقینی مستفیض ساختند انتهی غرض در خاندان
 قلندریه باسطیه صاحب طبقه و چون آفتاب درخشان بودند کالات ایشان اظهر من الشمس است حاجت
 بیان ندارد کتاب اصول المقصود و مجاهدات الاولیا و مشنوی شیخ فیض بخش صاحب که از اجلاء احباب معصومه
 صحاب ایشان اند در شرح و بیان حالات و مقامات حضرت ایشان کافی است وفات در عمر شصت و سی سالگی
 بعرضه تپ تباریج است و یکم ربیع الآخر روز چارشنبه سنه یک هزار و دصد و هشت و یک هجری است
 و حضرت ایشان را اجازت سلسله نقشبندی از مولوی احمدی صاحب ساکن کرسی که از خلفای معتبرین
 سید محمد عدل عرف شاه لعل بریلوی بودند بالمعاوضه رسیده بود یعنی حضرت ایشان و نشان را اجازت

سلسله قلندریه داده بودند و ایشان را اجازت سلسله نقشبندیه از عظم خفا که ایشان برادر خرد ایشان
حضرت شاه میر محمد قلندر و سهر دو صاحبزادگان ایشان حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر و حضرت مولانا شاه
حمایت علی قلندر بودند و سوا که ایشان دیگر حضرات بوده اند که تفصیل آنها را کتاب اصول المقصود کافیت
مزار شریف اندرون تکیه شریفه پائین مزار والدین ایشان است بعد مدتی شیخ لعل محمد از مریدین مخلصین ایشان
عمارتی عالی و رفیعہ تعالی بنا ساختند که تا حال نظاره بخش زمانیان است تاریخ وفات از حضرت پیر و شری

برحق قدس سره	شاه کاظم قدوه اهل صف	صاحب سر و امام عارفان
چون دنیا رفت اصل شایق	از فراقش ماتم شد الامان	شد بس کمال تا بخش تاب
از بر لایه یا دگار طالبان	با تفت غیب از رفسوس گفت	حیف رحلت کرد آن طبیبان

ذکر سید الاجل قدوة ارباب الطریق وزبدة اصحاب التحقيق سلامه
السادات الاما جد اکرام نتیجه الاولیاء الاکابر العظام النور الاظهر
والنور الازهر سیدی حضرت شاه مسعود علی قلندر آله آبادی قدس سره

ولادت با سعادت در روز یکشنبه بیست سوم ماه محرم الحرام سنه یک هزار و یک صد و شصت و پنج هجری شده
بدانکه حضرت ایشان فرزند اکبر و خلیفه و صاحب سجاده حضرت شاه باسط علی قلندر اند از ابتدای سن تمیز
تا عفتوان شباب در حجر عنایت الدامج خود تربیت یافته و خطی کامل و نصیب وافر اند و ختم عالم معلوم
کتاب و سنت و کامل در شریعت و طریقت و حقیقت بودند کتب تصوف و علوم دیگر مضبوط و اتقان تمام
بر و الدامج خود خواندند و اسرار باطن از آنجناب گرفتند جمیع معارف ایشان در حقیقت معارف الد
ایشانند که در مراتب باطن ایشان از غایت جلا و صفا پر توانداخته و همه علوم ایشان در حقیقت علوم آنجناب
اند که بر ساحت استعداد کمال ایشان در و دیافته و فی نفس الامر همه کمالات ایشان افاضتی است که کسب
را در آن دخل نیست بیچ وقت ایشان از لیل و نهار خالی از لطاعات نبوده والد بزرگوار ایشان را بجمع امور

درویشی و راز و نیاز و اذکار و انکار و اسرار قلندی و نعمت آبابی و مرشدی خود و الامال ساختند مگر رسم حیات و اجازت و خلافت از مرشد زاده خود حضرت شاه عبدالرحمن قلندر خلعت و خلیفه سیدنا شاه الهدیه احمد قلندر قدس سره پیاس ادب و حفظ سنت آبابی گناینده بودند بن بعد اجازت و خلافت نجاشینی خود و درین حیات بایشان بخشیدند حضرت ایشان بعد از وفات حضرت والد بزرگوار خود قریب بیست و پنج سال بر صدر ارشاد و سجادگی جلوه فرمادند وفات آنحضرت بتاریخ بیست و پنجم جمادی الاولی یوم دوشنبه سنه یک هزار و صد و بیست و یک داد عمر شریف پنجاه و پنج سال بود مزار مبارک در موضع دگمک طبرابر مرقد شریف حضرت شاه محمد وصل عم ایشان طرف شرق است و از جمله خلفائے شستین ایشان که مروج سلسله اعلیه قلندریه باسطه شدند حضرت مولانا و مرشدنا جدایی شاه تراب علی قلندر کاکوروی بودند اگر زیادہ ازین خواهی در کتاب ستطاب اصول المقصود نظر کن.

ذکر عمده المشایخ و الاقطاب امام الایمہ فروالاحباب سید اسد
ومن السعادات رابط النعم و باسط الایادی ملقب باسرار الله
وکلید عرفان سیدی شاه باسط علی قلندر الا که آبادی قدس سره

بدانکه ولادت با سعادت ایشان در سنه یک هزار و یک صد و چهارده هجری واقع شده و آنحضرت سید رضوی
نیشاپوری نقیادہ دو دمان سیادت و سلالہ اہل علم و عبادت بودند در صغر سن بارادہ تحصیل علم از وطن
مالون مهاجرت اختیار کردند و سالها استاد و محضر خود متفاضلہ علوم عقلی و نقلی نمودند بعد چندی طالع رسا
بخدمت حضرت شاه الهدیه احمد قلندر لاهوری رسانید چند سال بخدمت بابرکت حاضرانہ بشرف
بیعت و ارادت و تعلیم اذکار و انکار قلندریہ مشرف گردیدند و در خدمت حضرت قلندر صاحب فرمودند کہ علم ظاهر
کہ بچندین ریاضت حاصل کرده اید و قریب بفراغت رسیدہ باید کہ در خدمت حاجی صفت اند خیر آبادی منتہ
از ان ہم فایغ شوید چنانچہ حضرت سید صاحب صبح روز دوم رخصت شدہ پیش حاجی صاحب رسیدہ

پنج سال در خدمت ایشان مانده جلدین آخرین بهایه و شرح موافقت و حاشیه سید زاهد سیدی بر امور عامه و دیگر
کتب معقول و تفسیر حدیث از ایشان نقل کرده و در دست نمودند بعد از آن باز بخدمت قلندر صاحب آمده
کتب تصوف و خلائق از ایشان خواندند و در بعضیات کثیره برای تکمیل اسباب آورده تا به اسرار محمدی و تفسیری
مالا مال و بقصد اصلی فائز گردیده بخلافت و اجازت سلاسل سبعه سرفراز گردیده مامور باقامت وطن مالوت
خود شدند و عالمی را از قیض ارشاد سیر و سیراب نمودند حضرت ایشان را همیشه حضوری عالم ارواح می بود
هر چه می خواستند از عالم ارواح می پرسیدند و عجیب مقام و استعداد آنحضرت بود که کم کسی از اولیا را چنین
نسبت و قدرت بوده است تفصیل ایضات و مجاہدات ایشان را کتب مناقب الاصفیا و فصول سعودی
و موصول المقصود و مجاہدات الاولیا و انیست وفات آنحضرت بتاریخ مہدی ہم ذی الحجہ ستمیک ہزار و یک صد
و دوشستم ہجری روداده و مدت عمر شریف ہشتاد و دو و بود قطعہ تاریخ وفات از مولوی عبدالقادر چنپوری
حضرت نظر حق قطب ان غوث جہان رخت از در فنا بست سوباغ ارم
وقت روز و مہ سال از تو چو پرسند بگو شب تہنہ سحر ہفتد ہم عید دوم
و برادر شریف ایشان در موضع دگر دیکہ کہ چند گروہ از شہر اکہ آباد است روضہ بسیار نفیس کہ ہزار ہا روپیہ در
عمارت او صرف شدہ از تعمیر ہمارا بکلیت لے ہا در کہ از خدام با اختصاص بودند واقع است یزاد ستر
از اعظم خلفائے ایشان کہ جامع کمالات ظاہری و باطنی و صاحب تصانیف اند عارف باللہ شاہ محمد کاظم
قلندر کاگوری و مولانا عبد القادر چنپوری و مولانا فضل علی ساکن ترودہ و مولانا شاہ حفیظ اللہ طبعوی اند
و حال دیگر خلفا از فصول سعودی و مناقب الاصفیا باید جست۔

و کبر الشیخ العلامة العارف المفہمۃ المشہولہ بالقطبیۃ لعظمی
الشیخ الامجد سیدی حبیب اللہ صمد قطب العارفین و غوث العالمین
سیدی شاہ الہدیہ ^{ہمام} محمد قلندر لاہر پوری قدس سرہ
بر آنکہ حضرت ایشان برادرزادہ حقیقی حضرت شاہ مجتبی عرف شاہ مجاہد قلندر و خلیفہ راستین حضرت شاہ

فتح قلندر اندو لاکسب علوم رسمیه از علمائے شهر خود کرده در طلب مرشد پیش مشایخ زمان خود رفتند آخر
 در بیت و ارادت شاه فتح قلندر داخل شده مدتی در خدمت عالی حاضر بوده تکمیل علوم باطنی و کتساب
 طریقه کما حقہ نموده بشرف اجازت و خلافت مشرف شدند و از قلندر پور رخصت شده در لاهور پورا قاضی
 فرمودند عالمی از ذات بابر کات ایشان مستفیض شد حالات و کرامت و تصرفات و معجزات ایشان
 به چندانست که بحیرت بر آید قطب وقت خود بودند در فصول مسعودیه مرقوم است که روزی حضرت شاه فتح قلندر
 قدس سره از شاه بهار الحق خیر آبادی که خلیفہ حضرت شاه فتح قلندر و برادر خاله از حضرت شاه الہدیہ قلندر
 بودند فرمودند کہ میار کباد اینوقت برادر خاله زاد شمار از حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی مرتضی
 کرم اللہ وجہہ خلعت قطبیت مرحمت شده است و ہم از جناب بختین پاک خطاب آنحضرت قطب العارفین
 و غوث العالمین بودند و خودی فرمودند کہ دوستی مرا از جناب حضرت علی کرم اللہ وجہہ مرحمت شد و نیز آنحضرت را
 مخلقی بہ اسمائے نور و نہ نام باری تعالی بسیار بوده است و حالات عجیب و غریب میداشتند وفات ایشان
 بتاریخ بیست و دوم ذی الحجہ سنہ یک ہزار و یک صد و چهل و ہفت ہجری است و مزار در لاهور پور اندرون صحنہ
 برابر مزار حضرت شاه جی قلندر قدس سره جانب مشرق واقع است مولانا عبد القادر صاحب جنپوہی
 تاریخ وفات گستر **شاه الہدیہ احمد سیرت** وارث مرتبہ قاب و دو توس
 بہر سال سفر آنحضرت خوان از قرآن یرثون الفردوس و از خلفائے ایشان سید الہدیہ
 ہر گامی و قاضی مبارک گوپاموئی شارح سلم و محشی زواید ثلثہ و شاہ حرمت اللہ تو اسے شاہ شرف الدین گنجی
 سنیری و مولانا محمد مقیم و سید مراد رسول و مولانا نظام الدین مولانا اکرام اللہ و مولانا عبد الغفور اکبادی و مولانا
 محسن قدوائی و شاہ عزیز اللہ دہلوی و شاہ ولی اللہ دہلوی کہ از فرزندان خواجہ باقی بادلند و صاحبزادہ ایشان
 حضرت شاہ عبد الرحمن قلندر و غیر ہم و اکثر ادا ایشان عالم و مدبرین صاحب تصانیف در انواع علوم اند
 تفصیلش در اصول المقصود و مناقب الاصفیا طلب۔

ذکر العارف اکلیل و اکامل الشیل عاج معارج لکشف و لکشف

تاریخ مناسبات الکون والوجود سیدی الشاہ فتح قلندر لاهور نفوری قس سرہ

بدانکہ حضرت ایشان از مکمل خلفائے حضرت شاہ مجتبیٰ عرف شاہ مجا قلندر لاهور پوری و برادرزادہ حضرت
شاہ عبدالقدوس قلندر رجونپوری اندر او اہل بخدمت عم بزرگوار خود حاضر ماندہ اخذ علوم ظاہری و باطنی
کردند و در آواخر بعد وفات عم خود موافق حکم ایشان بخدمت حضرت شاہ مجتبیٰ قلندر آمدہ استفادہ کمالات
کما فیہی نمودہ باجائز و خلافت سلسلہ سبعہ سرفراز شدند از ذات ایشان اشاعت طریقہ قلندر بہرست
کہ ظہور یافت از دیگری نشد ہزاران مردم از بلاد دور و دراز حاضر شدہ بدرجہ کمال و تکمیل رسیدند منقول است
کہ چون حضرت ایشان در خدمت حضرت شاہ مجا قلندر تربیت و تعلیم و تکمیل یافتند در دست حضرت قلندر
صاحب از ایشان پرسیدند کہ شما این قدر طاقت دارید کہ حضرت عبدالغفر مذکور را بیدار سازید یا نہ
عرض کردند کہ آنحضرت یک کس را بیدار کردن می فرماید اگر حکم شود از لاهور پور تا جونپور ہمہ مردگان بیدار
کنم و از اینجا تا آنجا حشر بر پا کنم پس حضرت فرمودند پس کنید حق تعالی شمار این مرتبہ عطا کردہ است
اما اظہار این نباید کرد کہ مصلحت وقت نیست و آنحضرت در او اہل بر کوہ سی فتنہ تکیہ بستہ نمودہ بخدمت
اشتغال نمودند و مدتی بر ہمین پنج بہان یک مکان بودند و گاہ بہ جہنم حتی کہ مشہورست در وقت کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کردند کہ اسی قلندر ازین کوہ بیزاری و مردمان را ارشاد کن چون آنحضرت نشست
را از سنگ کہ بران تکیہ کردہ بودند جدا ساختند پوست پشت بآن سنگ ہم چسپیدہ بود کہ جدا نمی شد عرض
کرامات و قدرت و ریاضات و مجاہدات آنحضرت پند انست کہ بحریرا یہ سیچ کسے از خلفائے حضرت
شاہ مجا قلندر باین زور و شو و قدرت و تصرف نشدہ است و فتری باید کہ مناقب فی نوشتہ شود و وفات
آنحضرت بتاریخ نسبت دوم ماہ شعبان سنہ یک ہزار و یک صد و ہمزہ ہجری واقع شدہ تاریخ وفات خلعت
است و قبر آنحضرت در قلندر پور است کہ از توابع عظیم گڑہ است آنحضرت را چہار ہزار مرید صاحب الکشف
والکرامات در مالک عالم بودہ از انجملہ قاضی عبدالرحمن شریکی و شاہ ابو محمد و شاہ محمد صفت حسینی سیدی محمد
کلی و سید ابراہیم حسینی و شاہ الہدیہ احمد قلندر لاهور پوری و غیر ہم کہ عدہ اسامی شریفہ ایشان طویلی اردطالبا

باید که کتاب مستطاب اصول المقصود و فصول سعودیه و مناقب الاصفیاء رجوع کند

ذکر الشیخ العالم الربانی والمرشد المادی الصمدانی قطب
الحقیقت الاستیسی سید العرفا لمقلب الغیب به محی الدین ثانی
سیدی شاه مجتبی المعروف به شاه مجاقلندر اللاه پوری قلم سره

حضرت ایشان از احاطه علم خلفای حضرت شاه عبدالقدوس قلندر جوئیوری اند صاحب طبعه و خلافت
کبری بوده اند سلسله تعلیم قلندریه از ذات ایشان رواج و رونق تمام یافت نسب شریف ایشان حضرت
عبدالمدین عباس میرسد منقول است که حضرت ایشان بخدمت مرشد خود تلمیذ و از وقت نوزاد کا قلندر
و قادی و چشتیه و غیره اخذ کردند از شدت اذکار که بقوت تمام علی التواتر و التوالی می کردند و از استغفار
کردن خون بسیار آمد آنکه مرض جنی که شالو عبارت از بل باشد و از مدتی عارض بود مواد آن دفع گردید و صحت
کلی حاصل شد قطب العالم وقت رخصت فرمودند که نسخه کیمیای اتم و معمول خاندان قلندریه است که سیدنا
و برای جمعیت خاطری آموزند که عند الحاجة بکار خواهد آمد عرض کردند که حضرت سلامت کیمیای عظیم
است که از حوادث قدیم گردد و از ممکن واجب شود نسخه این کیمیا ارشاد فرمودند همین کیمیا کافی است و
حاجت کیمیائی که از من نرسازند ندارم و نمی آموزم قطب العالم ازین استغناء و علو همت ایشان خیلی محظوظ
شدند و فرمودند بجا می آید شما از من فوق است زیرا که من آموزم و بکار نیارم و شما نمی آموزید تا بعمل بپردازم
آخر الامر با حاجت قطب العالم به لاهر پور آمدند و بیرون آبادی در چاک محدود که در تعلق خود بود و مکانی مختصر
درست نموده اقامت گزیدند و روز و شب در ذکر و فکر مشغول بودند با بکار کشف و کرامات و ریاضات و
مجاهدات حضرت ایشان زچندان است که بجز تحریر و تقریر در آیند اگر کتاب مناقب الاصفیاء و مراد المردین
و فصول سعودیه و اصول المقصود مطالعه کرده شود بر قدس از ان اطلاع حاصل می تواند شد و عشرت ایشان
شخصت و سه سال شده بود وفات بتاریخ پانزدهم ربیع الآخر سنه یک هزار و هشتاد و چهار هجری است

روضہ منورہ در لاہر پورست کہ از خیر آباد بفاصلا ہفت کروہ واقع ست مزار شریف از سنگ مرمرست و تعمیر
روضہ شریفہ ثواب عزت خان دہلوی کا از مریدین مخلصین حضرت شاہ یوسف قلندر امیٹھوی کہ از خلفائے
حضرت ایشان بودند کرد خلفائے حضرت ایشان بسیار اند شاہ عبدالرسول کچھندوی و شاہ عبدالرسول
سترکھی و شاہ عبدالرسول بنارسی و شاہ فتح قلندر جو پوری و شاہ محمد ماہ قلندر آکا آبادی و شاہ یوسف قلندر
امیٹھوی و شاہ ابو حبیب قلندر امیٹھوی و شاہ جنید ثانی نبیرہ بندگی نظام الدین امیٹھوی و شاہ عباس قلندر
و شاہ قاسم دہلوی و شاہ بہار الحق بن شاہ فتح قلندر و قاضی معین الدین المعروف بقاضی مینا موہوئی شاہ
عبدلہی اکبر آبادی و شاہ محمد رفیع و شاہ محی الدین بلگرامی و شاہ مظفر اودھی وغیرہم۔

ذکر الشیخ الامام عہدۃ الابرار قدوة الاخیار قطب الہدی کہف الوری الشیخ عبدالقدوس قلندر ابجو نفوری قدس سرہ

بدانکہ حضرت ایشان خلف رشید و خلیفہ راستین قطب العالم شیخ الاسلام شاہ عبدالسلام قلندر جو پوری
اند مناقب و کمالات ایشان بسیار اند با وجود کمالات ہمیشہ در خمول و گمنامی و بے تعلقی و انقطاع از جمیع
ہوا و فحالی شان بودہ است در حجتہ العارفین ست کہ شاہ عبدالسلام پیش از وفات بار بار الشیخ عبدالقدوس
فرمودند کہ بعد از من بخدمت قطب جہان شاہ عبدالرحمن جانناز قلندر لاہر پوری باید رفت چنانچہ ایشان
متے در صحبت قطب جہان ماندند و کسب علوم ظاہری و باطنی کردہ باحوال و مقامات عالیہ ارباب ولایت
فائز شدہ و شخصت مراجعت بوطن خود کردند در اثناے راہ کہ گذر بکنو افتاد شیخ محموقلندر لکھنوی براے
استقبال از شہر بیرون آمد و با کرام تمام در منزل خویش آوردہ بوظالفت ضیافت قیام نمود از انجا متوجہ
امیٹھی شد شیخ عبدالرزاق بن محمد خاصہ خدا پیشتر رفتہ با احترام و تعظیم بسیار بسکن خود آوردہ در آد
مراسم ضیافت مساعی بسیار نمود در ایام اقامت امیٹھی شیخ نظام الدین امیٹھوی را با حضرت ایشان صحبت
پیر فرائد فیوض ماند بعد از ان شیخ عبدالقدوس بچونپور آمد و گمنامی خود سعی بلیغ نمود کہ کسی میدانست
کہ وہ قطب و وزگار ست مگر چندے از مشایخ چونپور گویند کہ در حقہ طعام بغایت احتیاط کردی تا کہ

در شترگاه احوال خود را بحصول قوت حلال و کسب ریاضت مخفی داشته کشاد زری می کرد و زمین بهار غشای
 فقر ساخته بود اما چون بر بان قوی انشت بالاخر پوشیده ماند و اشتها ریافت و جمع جهانیان گشت نقل است
 که روزی همانی پیش ایشان ارد شد تشریف باندرون برد و با هلاک فرمودند که ان بسمای همان تیار کنید
 و گفت که هیزم سوختنی نیست مگر از موی پریم حضرت آرد خمیر کرده نان درست کرده بالا لایه سرببارک
 داشتند و چندان حبس دم کردند که از گرمی آن نان بخته شد و پیش همان بردند همان صاحب باطن بود
 آگاه گردید و بسیار مخطوط و مسرور گشت و منقول است که آنحضرت روز وفات از شیخ عبدالکریم نامی فرمودند
 که از بزرگان جوینور خبر کن که برائے ناز جنازه من بیامندوی پس و پیش می نمود چون مکرر فرمودند رفته
 خبر نمود از انجام اجعت کردید که روح پرفتوح با علی علین رفته وفات حضرت ایشان در یک شنبه
 دوازدهم شوال سنه یک هزار و پنجاه و دو هجری است عمر ایشان از آنیک صد و ده سال بوده قبری در پور
 نزد قبر پدر و جد خود است خلفا حضرت ایشان بسیار اندکی اذان دیوان عبدالرشید جوینوری اند که فضائل و
 مناقب علمی و عملی شان اظهر من الشمس اند و دیگرے قدوة اطما شیخ عطار الدود ولد مولوی غلام نقشبند سجاد
 نشین شاه پیر محمد لکهنوی و دیگرے سید راجی احمد مانک لری که از کمال اولیای وقت و سجاد نشین شیخ
 حسام الحق مانک لری اند و دیگرے ملا محمد نعیم ساکن بدوسرے و ملا بدلی نیز از مسترشدان قطب العالم
 بوده است از خدمت قطب الاقطاب بعیت داشت و کمالات این هر دو بزرگ علمی و عملی مشهور است و
 شیخ شمس الدین محمد جوینوری جد مخدوم الملک نیز از مسترشدان قطب العالم بود.

ذکر الشیخ الاعظم والمرشد اعظم شمس سماء الولاية الکبری مرکز دائرة
 هدایة العظمی شیخ الاسلام شاه عبدالمقام قلندر الجوفوری قدس سره

حضرت ایشان مرید پر خود اند تربیت و تعلیم و اجازت و خلافت سلاسل از پدر خود دارند و نزد بعضی
 اجازت و خلافت از جد امجد خود حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر نیز دارند صاحب ادالمردین
 می نویسند که در شجره بعضی اصحاب نام حضرت شیخ محمد قطب قلندر داخل نیست می تواند بود که شیخ الاسلام

شاه عبد السلام قلندر زمانه خود درک نموده باشند زیرا که آنست هشت صد و هشتاد و پنج هجری حضرت بنیاد قلندر
بر صدر حیات بودند که انهم من اصراط المستقیم و بعد از آن شصت و هشتاد و پنج هجری در جوانی نموده اند مخدوم شیخ عبد الرزاق بن
مخدوم خاصه خدا پیش از سنه نه صد و هفتاد و پنج هجری در جوانی رفته و بخدمت حضرت شیخ الاسلام رسید
مستفید شده اند در آن وقت سن شریف حضرت شیخ الاسلام یک صد و پانزده سال بود چنانچه این معنی
از مقامات متفکره محبوب القلوب و مناقب حضرت بندگی و خزانة بندگی که هر سه نسخه در بیان احوال حضرت
بندگی نظام الدین ایٹھوی ست معلوم می شود پس درین صورت احتمال دارد که تربیت و تلقین شیخ
عبد السلام قلندر از خدمت جد خود بلا واسطه شده باشد حضرت ایشان بسیار صاحب ریاضات مجاہدات
و کشف و کرامات بودند چنانچه نقل است که حضرت شیخ محمد غوث گو یاری نزد ایشان بچونپور آمده گفتند که من
چندین چله دعوت برای اہلک شیر شاہ بر آوردم و بر لشکرش اثر معلوم شد اما بر پادشاہ مذکور هیچ اثر نشد
حضرت فرمودند که شمارا علم وقت آن نیست و خود فرمودند که در فلان وقت پادشاہ مذکور ہلاک خواهد شد آخر
ہمچنان شد وفات ایشان بتاریخ پانزدہم ذیقعدہ واقع شد مزار شریف برابر مزار مخدوم شیخ محمد قطب
قلندر جانب مغرب علن پور کہ کنجالت شہر چونپور است واقع است ایشان را خلفائے صحاب الکشف و الکرامات
بسیار شدند یکے از آن حضرت شاہ عبد الرحمن جانابا ز قلندر لاہر پوری جد حضرت شاہ مجاہد قلندر لاہر پوری
و دیگری شاہ محمود قلندر لکھنوی ست کہ عمر دراز یافت و خلقه از ایشان فیضیاب شد شیخ نظام الدین ایٹھوی
سالہاد خدمت ایشان بوده اند و تبر ایشان در لکھنؤ در بنگالی باغ زیارت گاہ خلایق بوده است و دیگری شاہ
عبد الرزاق بن مخدوم خاصہ خدا ساکن ایٹھی کہ خلافت از حضرت ایشان نیز دارند چنانچه شیخ عبد اللہ
شیخ عبد الرزاق در خزانہ بندگی در باب دوم آورده کہ شیخ من و پدر من از چند جا خلافت دارد یکے از حضرت
بہار الحق خاصہ خدا المعروف بہ مخدوم شیخ خاصہ دوم از شیخ الاسلام شاہ عبد السلام المعروف بشیخ
علن قلندر چونپوری سوم از بندگی نظام الدین ایٹھوی سلطان محمود جادوی محمود چونپوری نیز از خلفا ایشانند

ذکر شیخ الامام عمدة السالکین و تخبۃ الواصلین کاشف اسرار

انصوری و المعنوی سیدی شیخ محمد قطب قلندر اچو نفوری قدس سره

بدانکه حضرت ایشان فرزند اکبر حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر جو پوری اندسجیت و تربیت و اکتساب
اذکار و افکار و مراقبات و اسرار سلسله علیه قلندریه و دیگر سلسل که تفصیل آنها بجای خود مذکور است از
خدمت الداج خود نموده مدت عمر بر ریاضات و مجاهدات گذرانیدند صائم الدهر و قائم اللیل بوده اند و در این
فقر خلف الصدق و خلیفه راستین والد خود اند و در جمله سلسل با جمیع انهاج مجاز و مازون بعد وفات الد
ماجد خود برستادشاد قیام مع الاستحقاق نموده عالمی را فیض رسان بوده اند و روش ایشان خمول و انزوا
و تنهایی و انقطاع بوده است در اخفا و متنازعی بلیغ داشته اند حالت سکر و جذب بر آن حضرت غالب بود اکثر
اوقات در مراقبه سرید و از انچه آنکه داب حضرت سید خضر روحی قلندر بود میداشتند و قادر بر احیاء و اماتت
بودند اما از نظر خلق خود را مخفی می داشتند و بخلق کم التفات می فرمودند و در تقریر مسئله توحید بیانی کافی و وافی
داشتند و اکثری فرمودند که مراد از برده ای حال و دلیل بر مسئله اثبات توحید بود حالا بغایت جد و جهد شانزد
دلیل کافی یا قتم می فرمود که در ویشی پیش ما دو چیز است یکی تمذیب اخلاق و دومی محبت اهل بیت نبوی صلی الله
علیه و سلم عمر شریف نود ساله بود و وفات بتاریخ نهم ماه ذیقعد و وقوع یافته سنه وفات بر ریافت نرسیده تر ایشان
پاکین قبر والد ایشان است در علن پور منجالات جو پور که الحال به جگیا پور و شیخ پور شهرت دارد و مرید و خلفای ایشان
بسیار شدند و از خلفا معتبرین و مشاهیر سیر ایشان حضرت شاه عبدالسلام قلندر اند.

ذکر عارف بکلیل و الواصل بجمیل قدوة اهل الکشف و الشهود
اسوة ارباب العرفان و الوجود حاصل اسرار النبوی سیدی
الشاه قطب الدین مینا دل قلندر اچو نفوری قدس سره

بدانکه حضرت ایشان از فرزندان خلیفه دوم حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنه اند و ولادت حضرت ایشان

در مئه هفت صد و نهفتاد و شش هجری ست خلافت از غوث زمان سید نجم الدین غوث الدهر قلندر قدس سره
دارند در اود المریدین گوید که چون سید نجم الدین غوث الدهر قلندر به سر هر لور که از توانا جوینور ست سید حضرت
قطب الدین بنیادل اودیند که در اطفال بادی می کنند فرمودند که این همه سیرین برای تربیت این طفل بود
پس به تربیت مشغول شد چون کار ایشان بانصرام رسید همه امانات سلسله قلندریه و مسائل دیگر تفویض
نمودند و قطب الدین بنیادل سران از غوثی قطب ساختند و خود روانه شدند و ملقب کردن به بنیادل السبب
آن بود که ایشان را چشمان ظاهری نبودند و آنچه مردم از چشم ظاهر می دیدند بکمینی توانستند دید ایشان بدل
می دیدند و در لقب سران از غوثی آنست که در سلسله قلندریه ذکر می ست که آن اذکر غوثیه می گویند آنحضرت
ازین شغل اجد کمال رسانیده بودند چنانچه حضرت شاه مجا قلندر در انیس العاشقین در بیان همین کسب نوشته اند
که حضرت غوث العالمین قطب الدین بنیادل را سیر ملوات و الارض از همین کسب حاصل بود و در انیس این
اذکر مبارک ایشان جدا می شد و این مرتبه غوثی نامی باشد و آنحضرت را اجازت و خلافت سلسله قلندریه یکعلویه
و طیفوریه و چشتیه قطبیه و نظامیه و قادریه و سهروردیه نظامیه از سید نجم الدین غوث الدهر ست اجازت خلافت
سلسله فردوسیة شیخ حسین بن مغربین شمس السطی یافته در کتب اکابر قلندریه مرقوم ست که چون شیخ حسین
بن مغربین کشف معلوم شد که امانت شاه قطب الدین بنیادل نزد ما هست در سر هر لور آمده تلقین و تعلیم علوم
و اعمال و اذکار سلسله فردوسیة حضرت ایشان کردند و این تعلیم و تلقین قبل از ملاقات حضرت سید نجم الدین
غوث الدهر ست چنانچه مولوی معنوی بحر العلوم و المعارف مولانا عبد القادر جوینوری در رساله منظومه می توان
کشید حسین بن تلقین اذکار گفت کار شما بسازد دست سیدی کوکنون بجای دست
و اجازت و خلافت سلسله سهروردیه بهائیه که منسوب شیخ بهاء الدین ذکر یلمتانی ست از شیخ شمس الدین
بدر حسن ظفر آبادی ست که ایشان در ظفر آباد بجای حضرت قلندر صاحب آمده درخواست اذکار قلندریه کردند قلندر
صاحب فرمودند که دشواست در سیرانه سالی کی می تواند شد پس بجای رفتند و از آنجا اجازت سلسله سهروردیه
که نزد خود داشتند نوشته فرستادند چنانچه مولوی معنوی در رساله منظومه خود می نویسد

که از قطب غوثیه صلب انکاشت	رفت اهدا نمود آنچه بداشت	و اوقات حضرت در سنه
----------------------------	--------------------------	---------------------

نه صد و بست و پنج هجری تا پنج بست و پنجم ماه شعبان المعظم عمر شریف ایشان یک صد و چهل و نه سال و پنج روز
زیاده بود و از شریف ایشان از سنگ ست در علن پودیردن شهر چوپور که الحال به جوگیا پور مشهور است و حضرت
فرموده اند که در فاتحه من گوشت بکار نبرد بلکه بروغ شکر آمیز یا برنج که آن درین دیار سکه ن می گویند فاتحه کردند
خلفای حضرت ایشان بسیار اند این جابر ذکر بعضی اقتضای اختیار افتاد شاه نظام الدین قلندر بهاری شایع
قصیده کبری و تخدم شاه عماد بصر العلوم و المعارف مولوی عبدالقادر چوپوری و سید فضل الدین معروف
سید گوشتین قطبی میری که از اولاد اجداد حضرت غوث الثقلین سید محی الدین عبدالقادر جیلانی اند و شاه او
سرت قلندر که نسبت دادی با حضرت نیز دارند و شاه نصیر قلندر و شاه نور قلندر این شاه نصیر قلندر
و دی خلیفه و والد خود نیز بود گویند چون شاه نصیر قلندر علوم مرتبت ایشان دیدند فرمودند که دو آفتاب یک جا
نمی مانند بنابراین ایشان در سر هر پورا قامت کردند و قبر ایشان در اینجا است و آنچه در اخبار الاخبار است که شاه
نور قلندر مرید شاه او دوست و شاه بیرک از وی تربیت یافته آن شاه نور دیگر است که مرادش بر ما واقعه است
و دیگری امیر سید وجه الدین حسینی قادری عرت امیر سید گشائین سمندر توحید و ابراهیم صوفی و غیر ایشان که
در حد اسماء گرامی آنها طوبی است اگر در این تفصیل احوال شان منظور باشد در جمیع کتب مستطاب
اصول المقصود و فصول مسعودیه و مناقب الاصفیاء و مراد المیرین و غیره با من الملائفا نمایند

ذکر سلطان السالکین برهان الواصلین سید سعید و قطب الحمد سیدی سید نجم الدین غوث الدهر قلندر قدس سره

بدانکه ولادت حضرت ایشان در سنه شش صد و سی و هفت هجری است ایشان سید حسینی اند نسبت شریف
ایشان با امام زید شهید فرزندان امام بهام دین العابدین منتهی میشود چنانچه در اصول المقصود و دیگر کتب ثقات
مرفوم است جد بزرگوار ایشان سید مبارک غزنوی از خلفای شیخ الشیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی
است چون بوجود آمد والد ماجد او را بخدمت شیخ بر دیشخ دیده و فرمود که موی بنایون بخانه آور و بعد چند روز
بیار شد و بظاهر خیال شد که گویا مرده است مگر والد در تفرین توقف ساخت و گفت شیخ در حق و فرموده است

همیشتا اور از شیخ نصیبی خواهد بود او چگونه پیش ازین میرد و بخدمت شیخ حاضر شده حال بعرض رسانید
 حضرت شیخ فرمود که شاید سکنه باشد و یاران را گفت بیا سید تا بنیم آمده دید و چهار روزه او کشید فرمود صحیح
 است پس بافاقت آمد و گریه کرد و هرگاه به بلوغ رسید شیخ تربیت فرمود و خلیفه خود گردانید و بغزنین بساتی هدا
 و ارشاد فرستاد رضی الله تعالی عنه و حضرت سید نجم الدین قلندر را و لاد خدمت حضرت سید نظام الدین لویا
 ارادت آورد و در ریاضتها کشید چون کاشود کار نشد حضرت سلطان الاولیا فرمود که این وقت چنان نمودند
 که کاشود کار تو بر دست سید المجذوبین و حجة المجهوبین سید خضر رومی است که مقتدر قلندریه است در ولایت
 روم می باشد و او را آنجا طلب کن حضرت سید بلا در روم رسید و در بعضی از بازارها رومی جماعتی را دید
 که امام شان مردی با عظمت و قدسیت و جلالت با حلیه که سلطان الاولیا نشان داده بود میسرود از سکنه آنجا
 پرسید که این سیر نورانی و این جماعت کیستند گفتند که سید المجذوبین سید خضر رومی است این جماعت قلندران
 است حضرت سید گوید که بعد حصول معرفت برقه هماره مبارک او سرزاد حضرت سید بدون استفسار فرمود
 یا نجم الدین جنت سالما غنا نما فرمود براد نظام الدین خوش است بزبان ادب گفتیم که شیخ خوش است
 و فرمود میدانم که شیخ ترا برین فرستاده است خوش آمدی و قبول کردم چون بمنزل خود رجوع فرمود مرا زیر
 نقش خود جواد و شمس نقش مبارک ذات آنحضرت بود در مراقبه پس در خدمت او سالها سفر کردم
 و اقطاع زمین را بگشتم و در امتثال او امر و دقیقه نگذاشتم و در خدمت حضرت سید بند رسیدم و حضرت سید
 تربیتی و تلقینی فرمود تا آنکه صحبت جماعت قلندریه گذاشته بمقام امام الاولیا حجة الاصفیا مولانا معین
 الحق والدین چشتی آمدم و بدعوت اسم اعظم مشغول شدم تا این خبر بسمع مبارک حضرت سید رسید فرمودند از
 یاران که بروید و سید نجم الدین را بسیار یک بغیر خدا مشغولی دارد یاران آمده مریدان حضرت آوردند پس
 بخوردن نان و گوشت و شوربا فرمود که در دعوت این همه ترک شده بود پس مرا خلوت طلبید و تربیت کرد
 و تلقین از کار کرد و تربیت چنانکه باید فرمود و عند التحقیق در میان تعلیم و تلقین سلطان نظام الدین اولیا ایوانی
 و تلقین حضرت سید السادات خضر رومی قلندر فرقی نیافتم مگر فتح الباب بر دست مبارک حضرت سید
 روزی من بود بعد ازین پنج سال دیگر در صحبت حضرت سید المجذوبین ماندم تا ملاقات بخشید و ریخت

در سینه من آنچه حق در سینه او ریخت و در اع فرمود بسوس که رستم در ساله خوشیه مذکور است که حضرت غوث
سی و سه حج گزاردم و سمیت که حضرت غوث رضی الله عنه را خطه متقوش و جبین پدید آمده بود هر کس معاینه
می کرد و آن خط لفظ قطب الاقطاب بود چون وقت وفات حضرت غوث نزدیک سید یک گفت بر پلوی
بر هم زد و لفظ الحق بر زبان راند و بجهت حق تعالی فی مقعد صدق عند هلیک مقتل در تاریخ بستم
دی الحجه روز چهارشنبه سته هشت صد و سی و هفت هجری پیوست تاریخ وفات از مولوی معنوی مولانا
عبد القادر جوینوری رحمة الله علیه و انجم اذاهوی چون خواندم ز امام آغاز اندارد این کلام و انجام
از بهرام نجم دین غوث الدهر تاریخ وفات فهم کردند کرام عمر شریف ایشان و صد سال
و از مشایخ چشت حضرت شیخ فرید گنج شکر و سلطان نظام الدین اولیاء را دیده بود و سید اشرف جهانگیر و شیخ
کبیر سر بر پوری و سید عبدالرزاق نور العین بملاقات حضرت غوث رسیده قبر آنحضرت در کوه مانده بود و بر حوض
چند لاد و اصول المقصود است که قبر آنحضرت در صوبه پالوه قریب گدها نادر موضع مایه که متصل گهانی و نهر
که در آنجا محل سلطان غوری و حوضی عظیم است بجانب غرب آن حوض مرقد مبارک ایشان است و بجانب
شرق محل مذکور و آن حوض اتالاب چند لاوی گویند که معروف بتالاب بی بی نبی است از خلفای ایشان
درین دیار و کس لوندیکی شاه حسین سر بر پوری که صاحب ساله خوشیه است و دیگر حضرت شاه قطب الدین
مینا دل قدس سره و شیخ ادهن بن شیخ بهاء الدین جوینوری نیز از وی اجازت و خلافت سلسله حشمتیه قلندریه
بردارد

ذکر الامام الهام سید التاجین سید العارفين السید الامم سلاله
اولاد الرسول الاکرم سیدنا الاکبر الخضر الرومی القلند قدس سره

اصل ایشان از ولایت روم است و از اعظم خلفای حضرت شاه عبدالعزیز مکی قلندر و زاهد و زکی
چشت از حضرت خواجہ قطب الدین بختیاراوشی نیز یافته هرگاه که حضرت سید قدس سره از دژ پابی
رسیدند خواجہ صاحب خرقه خویش در پیش آنحضرت آوردند چون عمر حضرت خواجہ کم بود و سید صفا
کبیر السن فرمودند یاران بر بنید که این طفل با ما بازی می کند حضرت خواجہ فرمود که من از خود نمی گویم بلکه

بموجب امری گویم بعد از آن حضرت سید برگزین طریق چشت امور شدند تا خود یکسان خواج صاحب رفتند
 و طریق چشت و خرقه و کلاه از خواج صاحب گرفتند و از کار چشتیه دیده فرمودند که چشتیان خدا را مفت یافتند
 در فراد المریدین ملفوظا قاضی محمد تقی قلندر روم است که حضرت سید چرم پوش بودند و کجکول قلندریه بان خود
 داشتند هر چه کسی می گذرانید در همان کجکول می گرفتند در سیر و سفر هر کرا هر چیز که دل می خواست از همان
 کجکول بر آورده می دادند و کرات و خوارق عادات از حضرت سید بسیار بوجود می آمد و تربیت ایشان بلا واسطه
 از شیخ عبدالغفر بکی است و عمر حضرت سید شش صد سال است و حضرت سید شاه باسط علی قلندر نوشته اند
 که دلاوت حضرت سید خضر رومی در آغاز صدی پنجم هجری است و وفات تاریخ سیزدهم رجب در هفت صد
 و پنجاه هجری و عمر سه صد و پنجاه سال و ضمه آنحضرت لشهر یک روز ضمه غانچی شهید خواهر زاده سلطان شمس
 است مشهور است و در مناقب الاصفیا نقل می کند که قبر ایشان در روم بعد وفات آنحضرت مولانا بکری
 خادم خاص و در سیر عرب و عجم همراه بودند باذن شان قائم مقام شد هر گاه که حضرت سید نجم الدین غوث الکریم
 از سفر حجاز مراجعت فرموده میزد از فائض الانوار حاضر شد و مولانا بکری را بر مقام حضرت سید یافت مولانا
 بکری از سید نجم الدین قلندر گفت که این مقام شماست حضرت سید فرمود که قف فی مقامک فاناقوم
 در ساله خوشیه نوشته که سید السادات خضر رومی دو سید را تربیت کرد و از خلفای خود گردانید هر دو
 کامل و مکمل بودند یکی سید نجم الدین قلندر غوث الدهر که سفر عرب و عجم کرد و در هر زمین که رسید انوار مودت
 به بیعت شدند دوم سید روح الدوا و در خدمت سید زمانی در اماند و صاحب خوارق و کرا با بود و این
 را بر تنگه سیم می الید و در آتش می انداخت تنگه زرمی شد تا این خبر بحضرت سید رسید طلب فرمود یاران را
 گفت کلیم او بگیرد و گفت اینجا مباحش و به بلاد فرنگ اقامت کن و اینجا تا بیزرست نتهی خوشالین
 بو علی قلندر پانی تپی از خلفای سید بکری قلندر است و بر وایتی مرید حضرت سید خضر رومی قلندر است
 و بر وایتی سلسله ایشان بحضرت امیر المومنین اسد الدن الفالب علی بن ابی طالب کیم الله وجهه بطریق السید
 و ملاقات روحانی میرسد صاحب سفینه الاولیا گوید که شیخ خرن الدین پانی تپی کنیت ایشان ابوعلی و لقب
 قلندر است از عقلائے مجانبین و بزرگان این طائفه و کبار مشائخ هند و علم تصوف و توحید یگانه روزگار

بود و او ایام وقت را رجوع ایشان بود و از معاصران سلطان نظام الدین اولیا قدس سرہ اند عالم بودند
 بعلم ظاہری و باطنی و ممتاز در ریاضت و مجاہدہ علمائے ظاہر از تصور فہم خود بر ایشان انکار دہشتہ اند
 نسبت ارادت و استفادہ ایشان بمولانا شمس الدین تبریزی و مولانا جلال الدین رومی قدس سرہاست
 چنانچہ در بعضی از مکتوبات خود نوشتہ اند کہ در روم بمولانا شمس الدین تبریزی و مولانا جلال الدین رومی
 رسیدہ ام و از ایشان نوازش یافتہ بپانی پت آمدہ گشتم و قبر ایشان در پانی پت مشہور و معروف است
 یزار و مینبر بہ و قبرے کہ در کربلاست اصلی نذر فقیر بکر بزیارت رسید و بر من کشوف شدہ کہ ایشان ان قبر
 آسودہ اند این باعی از دست آوازہ عشق باہر خانہ رسید در دہل باخوش و بیگانہ رسید
 از دست غم عشق تو بہر جا کہ بروم گویند ز راہ و در دیوانہ رسید و صاحب مراد المریدین نقل مکنند
 کہ شرف الدین بوعلی قلندر بعد تحصیل تکمیل علم ظاہر نعمت باطن از حضرت قطب الدن خواجہ قطب الدین بختیار
 اوشی یافتہ و مرشد و مولانا شمس الدین غوث الدین قلندر اند و شیخ عبدالحق محدث در اخبار الانجاگو
 کہ شرف الدین بانی پتی اورا بوعلی قلندر نیز گویند از مشاہیر مجاہدین اولیاست گویند کہ در او اہل حال تحصیل
 علم کرد و طریق مجاہدہ و ریاضت سلوک نمود و در آخر مجاہدہ شد و کتاہار در آب انداخت نسبت ارادت
 او بیک از مشائخ مشہور نیست بعضی گویند بہ نظام الدین اولیا ارادت داشت و بعضی گویند بخواجہ
 قطب الدین بختیار اوشی و هیچ یک ازین دو نقل لصحت نرسیدہ است اورا مکتوب است بزبان عشق و
 محبت مشتمل بر معارف و حقائق توحید و ترک دنیا و طلب آخرت و محبت مولی و جلہ آن بنام ختیار الدین
 می گویند و در سالہ دیگر در عوام الناس شہرت دارد کہ اورا حکماء شیخ شرف الدین می گویند ظاہر نیست
 اگر آن از مخترعات عوام الناس است و اند علم انتہی۔

ذکر سلطان التابعین برہمان العارفین مہم قواعد لطیفہ العالیہ صوفیہ
 اساس سلسلہ قلندریشیخ عبدعزیز بنی المعروف عبد اللہ علیہ السلام قلندر قدس سرہ

بدانکہ این خانوادہ علیہ قلندر بنسب بحضرت ایشان است و بہر کہ نسبت ارادت باین خاندان دارد اورا

قلندری گویند حضرت ایشان از اصحاب صفه و از بناکر همت صلح علیه السلام اند قبل از بعثت پیغمبر صلی الله علیه و سلم منتظر ظهور نبوی بودند چون ظهور آنحضرت شد بشرف اسلام مشرف شده داخل جماعت اصحاب صفه که عاشقان جمال جهان آرای نبوی بودند شدند و در بانی حجره شریفه را سعادت دارین انکاشته از کونین روگردانیده بکاری دیگر روی آوردند و در سفر و حضر جز خدمتگذاری شغله دیگری نداشتند در سال آخر حیات است که لوکان بیده احواء النبی صلی الله علیه و سلم و ازین وجه لقب بعلمدار شدند و نبودن نام ایشان در اسما الرجال منافی این امر نمی تواند شد زیرا که بسیاری از اصحاب اند که ذکر آنها در اسما الرجال نیست و در اسما الرجال ذکر آنهاست که از روایات حدیث بوده اند در مراد المردین گویند که زمان عیسی علیه السلام در آن کرده اند و عالم و مقتدر دین نصاری بودند و بصحبت سید الانبیاء علیه التحیه و الثناء مشرف شده اخذ فیوض و برکات و اسرار شریعت و طریقت و حقیقت نموده امام و قدوة اهل اسلام گشتند قبله است ایشان جز حق و کعبه توجه ایشان غیر ذات مطلق نیست و مختار منتسبان ایشان همین روش است و کمال تکمیل در همین طریق دیده و دانسته از شیخ و تکلف و تصنع و در ماندن خودی و خود نمائی را مانع و حصول مقصود فرموده اند

از اهدار راه به رند نبرد معذور است

حضرت مرشدی میسر باید

خدای دیدن خدای گفتن بگو و فکر خدای ماندن

و اتباع شریعت هر حال منظور ایشان است

عشق کار است که موقوف به ایت باشد

ترا بارتق همیشه خواهد حفظ شرع و طریق حمید

و بدانکه حضرت عبدالعزیز مکی شخص واحد است متعدد در موقوفه بندگان نظام الدین ساکن اطمینانی که چشتی اند و جامع آن شاه عبدالدین شاه عبدالرزاق بن مخدوم شیخ خاصه خداست می نویسد که منشأ این سلسله یعنی قلندریه شیخ عبدالعزیز مکی عبدالعلیم دار پیغمبر اند که معروف به شیخ عبدالعزیز هستند انتهی و بعد ازین اختلاف روایات است از بعضی کتب چنان معلوم می شود که بهر جایار ذوی الاقتدار معیت کردند و از بعض چنان معلوم می شود که بعد تشریف باسلام و اختیار رجعت و صحبت سید الانام در سفری از اسفار در رکاب آن سرور حاضر بودند و مراقبه چنان استغراق واقع شد که از انجا نقل و حرکت افتادند و در زمانه حیدر که اسد الغالب حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه بهوش آمدند و مشرف بخجرت

و بیعت این خلیفه بر حق شدند و از اینجا است که در کتب اکابر قلندریه رضوان الله علیهم اجمعین سلسله نقلیه
را در پنج می نویسنند قلندر یکم که بلا واسطه دیگر بسرو انبیا صلی الله علیه و سلم میرسد و قلندر یکم علویه
که بلا واسطه حضرت علی مرتضی سلام الله علیه می پیوند و چند بیت از کتاب رباط المشایخ که از تصانیف علامه
مولانا عبدالحق در جوپوری است و توضیح این مقصد است می نگارم ذهن و اکمل

خواجہ عبدالحق بن عبدالحق	آن علمدار مصطفی از سپاه	بابی بود در سفر بوفاق
در کمانه گرفت استغراق	تازمانه که حدیث در	سوی صفین اند با شکر
شعب لشکرش گداز سید	با فاقه در آمد و بدوید	گفت که مصطفی و شکر او
من فدای غلام چاکر او	قوم گفتند رفت از دنیا	و ز پس او سه مرد از خلفا
این وصی و یست و شیر خدا	اکنون علی مرتضی امیر ما	تا بدولت با جناب رسید
بعیثش کرد و خدمتش برگزید	هر که فهمید سر مرتضوی	خواند ما را قلندر علوی

و ازین واضح شد که بعد از عزیزی از جناب رسالت مآب بلا واسطه فیض و بیعت دارند و هم بلا واسطه
شیر خدا علی مرتضی اکرم الله وجهه و نبودن وساطت جناب امیر را مستبعد نباید انگاشت سلسله نقلیه
را در کتب ایشان ببینید که بلا واسطه جناب ابوبکر صدیق رضی الله عنه هم میرسد و بلا واسطه جناب امیر کریم
نیز پس وساطت جناب امیر در یک پنج نیست و در پنج دیگرست و اعتماد درین امور بر کتب قوم بیاید نه
بر اقوال فقرا زمان که از حلیه علم و عمل عاری اند اگر تفصیل احوال این اکابر منظور است طلاب باید
که موقوفات قلندریه را که محبوب و مفصل اند مطالعه کنند فاشلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون باینست
که در عمر حضرت ایشان اختلاف است و درین اختلاف دو قول اند در یک قول هزار سال و در قول دیگر
شش صد سال و مشهور همین قول ثانی است و طول عمر و بقای ایشان جائز است بعد از نیست حافظ
ابن حجر عسقلانی در اصابه فی تمیز الصحابه در ترجمه سلمان فارسی می نویسنند که سلمان فارسی دریافت
حضرت عیسی علیه السلام را و می گویند که دریافت وحی عیسی را و در جامع الاصول گوید که می گویند
ایل علم که عمر سلمان فارسی سه صد و پنجاه سال بود بعضی گویند دو صد و پنجاه سال و شیخ محمد طافه

در مجمع النجار که بطور شرح صحاح سته حدیث ست می نویسد که قس بن ساعده ایمان آورد با آنحضرت پیش از بعثت آنحضرت و بنات داد بر بعثت او در آنجا و نصحاے عرب بود و گویند عمراد هفت صد سال بود و چون خضر و الیاس و صحاب گفت پیش از زمان آنسر و صلی الله علیه و سلم و بقاے شان الآن خود ثابت و محقق ست شیخ محی السنه البغوی در معالم التنزیل می گوید اربعه من الانبیاء فی الاحیاء اثان فی الارض الخضر و الیاس اثان فی السماء و دلیس و عیسی علیه السلام و قصه رتن هندی که در سته شش صد ظاهر شد و دعوی لقائے آنحضرت کرد در نفحات الانس مذکور ست علامه محمد الدین شیرازی صاحب قاموس اور از صحابه میدانند و سید اشرف جهاگیر سمنانی در لطائف الشرفیه رسیدن خود بملاقات رتن هندی می نویسد و بان قحری نمایند و نسبت اخذ خرقه از او شان ثابت می کنند و مولانا بحر العلوم شیخ عبد علی محمد در شرح مسلم الشیخ می فرماید که ینبغی ان لا یدکر الیون بالشک و احتمال الصحه حدیث عن الوقوع فی الکبیره و نیز می نویسد که ثمر مثل الیون و الیاء القلندریه البرق الکرام صحبتته عبد الله و یلقونه بعلم بردار و ینسبون خرقه الیه یدعون اسنادا متصلا و یحکون حکایه عجیبه و یدعون لقاءه قریب من ست مائه و لا جمال لنسبه الکنز الیهم فانه اولیاء الله صاحب الکرامات محفوظ عن الله تعالی و الله اعلم انھه پس تردد در بقا و طول عمر ایشان کسی از شیعه که قائل بوجود همدی ندونی که قائل بوجود انبیا اند نخواهند کرد و القصه آنحضرت آخر الامر در مکان پٹن که مشهور به پیران پٹن ست آمدند بمردمان گفتند که من در سردابه درمی آیم شما از بالای آن گنج بند کنید همچنان کرده شتی در آن سردابه بودند چون چند روز برلے برآمدن آنحضرت از سردابه باقی مانده بود شیخ الاسلام بهاء الدین ذکر یاملتانی و شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سره را برلے حل عقدہ که این هر دو عارفان را مانده بود از جناب قطب الهند جو اجسم معین الدین چشتی قدس سره حکم شد که شما هر دو کسان در پٹن رفته از محاسن خود خاک و خاشاک گزیده را به حضرت شاه عبد العزیز کی روئیده باشید که چند روز برلے برآمدن او شان باقی ست برآمده آن عقدہ را حل خواهند کرد پس این هر دو بزرگان بچنین کردند تا آنکه حضرت قلندر رضی الله عنه از سردابه برآمد و عقدہ این هر دو بزرگان را حل کرد و حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سره زمین برلے قبر خود درخواست کردند

آنحضرت رحمت فرمودند و بها بنما قرشیخ فزید الدین گنج شکر قدس سره است وفات شیخ فزید الدین گنج شکر در عمر
نود و هشت سال است در سینه شش صد و هفتاد و وفات شیخ بهاء الدین ذکریا قدس سره در سینه شش صد و شش
هجری وقوع یافته بعد از حضرت قلندر رضی فرمودند که من الحال باز در سرباز در می آیم کسی بالائے سرباز باز نکند مگر
آنکه در زمان مهدی موعود علیه السلام خواهم برآمد و بتاریخ دوازدهم ذی الحجه روپوش شدند جهان نور عرس
آنحضرت است اینچنین شان قلندری و درین طریقه با اینهمه سکر و غلبه حال نکتہ از شریعت فرو گذشت نشد
حضرت شاه مجتبی معروف به شاه مجا قلندر لاهور پوری که سر حلقه این خانواده بوده اند در مکتوبی می فرماید که صوفی
قدم از دائر متابعت سرور انبیا صلی الله علیه و سلم بیرون نمی آید **بودم در آنکه از سبب تسمی**
کتاب با خواجگی کار غلامی زیرا که صوفی را مرتبه صفا بوجهی متابعت حاصل شده است و آنکه
گردن خود از رتبه اتباع شریعت حق برآورده و ازین اوصاف مذکور بیگانه اند نام صوفی و قلندری بر او شان
عاریت است ^{حلقه دین} حقیقت شیخ احمد علای صاحب الذوات شرح عوارف می فرماید که قوم فقهیم الشیطان ^{عل}
صورة القلندریة او غیرها سمو انفسهم ملائمتیه و لبسوا البسة الصوفیة لتلبس العوام الذین لا خبیره
لهم بانهم الصوفیة و ما هم من الصوفیة بوجه من الوجوه انهم و مولانا عید الدیاب شعرانی در اشراط ^{الطیبه}
و المریدین می گوید که در دراز خود را از مصاحبت این لباسیان که خود را بنام مشائخ آوازمی دهانند یا خود را
از اتباع شان می گویند ملائمتیه و قلندریه و حیدریه و بسطامیه و غیرهم زیرا که اکثر در پی اخلافت با مشائخ
است در جمله امور چه که منقول از مشائخ تفقید است کتاب و سنت حتی که بود سیدی عبدالقادر الجیلی رضی عنه
که باصحاب خود می فرماید که لازم گردانید بر خود تمقید گردانید خود را به کتاب و سنت و پیر سیزده از بزرگان و زن
بدعتها در دین اینقدر اشارت از شیخ است و عبارت از من -

ذكر اصل الاصول السلسلة التي صلها ثابت وفرعها في السهام الملائمة
باب مدينة العلم والحكمة فاتح ختم سلفه من خاتم النبوة خاتم الولاية
الكبير سيد الاولياء الشهير حامل الراية المحمدية في الدنيا والاخرة سيد المحبين

والمجوبين الذي فتدور دفيه تضيضاً وتخصيضاً بحسب الله ورسوله
 وحسب الله ورسوله بل احب الخلق الى الله بعد سيد العالمين واهل بيته
 في ملكوت السموات على المتوطنين في اعالى المقامات المنتهى اليه خيرة كل
 طالب مطلوب كل اغرب قطب دائرة المقاصد المطالب مولانا مولانا
 سيدنا ابو تراب ابی الحسن و بحسين سیدی علی بن ابی طالب کرم الله وجهه

کنیت ایشان ابو الحسن و ابو تراب است و لقب مر قنوی و اسد الدین ابی طالب بن عبد المطلب بن هاشم
 بن عبد مناف و نام مادر ایشان فاطمة بنت اسد بن هاشم بن عبد مناف و ولادت ایشان در مکة معظمه بوده است
 درون خانه کعبه روز جمعه سیزدهم ماه رجب المرجب بعد از واقعه قبل بسی سال و بعضی گفته که ولادت در خانه کعبه
 بود در سال اول بعثت آنحضرت صلی الله علیه و سلم یازده ساله بودند و بعضی سیزده ساله می گویند و اول کسی که
 از صبیان ایمان آورده ایشان بودند و در سی و پنجم یا ششم علی اختلاف القولین از هجرت بر سرند خلافت شستند
 مدت خلافت ایشان پنج سال و سه ماه و بقولے چار سال و نه ماه بوده و وجه کنی او ابی تراب مسلم از سلم بن
 سعد روایت می کند که علی بسیار دوست می داشت که او را ابو تراب گفتندی و وجه تسمیه او آن بود که روئے
 پیغمبر صلی الله علیه و سلم در خاد فاطمة علی را یافت فرمود این ابن عمک گفت میان من و او گردی واقع شد
 غضب کرد و بیرون رفت پیغمبر صلی الله علیه و سلم با شخصه فرمود بین من و علی کجاست آن شخص باز گشته گفت
 یا رسول الله در مسجد بنجاب است پیغمبر صلی الله علیه و سلم آمد و علی مر قنوی هنوز در خواب بود و از وجدان شده بود
 و خاک باور سیده پیغمبر صلی الله علیه و سلم او را از خاک پاک کرد و فرمود قمه یا اباتراب مولانا و مہر مایه
 خاک شو خاک تا بروید گل که بجز خاک نیست منظر کل وفات حضرت ایشان شنبه و شنبه

بست و یکم ماه رمضان سال چهل هجری و بقولے ہفتم ماہ مذکور رونمود و ابن سعد گوید کہ ہفتم ہم روز جمعہ
 زخم خورد و در شب یک شنبہ وفات فرمود و متابعت کرد ہمین را مولانا جلال الدین سیوطی در تاریخ الخلفاء ابن
 حجر مکی در صواعق محرقہ و ابن ابی شیبہ گوید کہ مقتول شد آنحضرت روز جمعہ ہفتم بست و یکم و وفات یافت روز شنبہ
 و بقول زید بن وہب و شعبی گوید کہ مقتول شد وی رضی اللہ عنہ ہمزہم و وفات یافت در اول شب از
 عشرہ اخیرہ و عبدالرحمن بن ابی لیلی و شرجیل بن سعد گویند کہ مقتول شد در روز جمعہ ہفتم ہم و مدت عمر شریف
 شصت و سہ سال یا پنچ سال و مزار مبارک در نجف است در شواہد النبوت مست کہ امیر المومنین علی امام
 حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما را وصیت فرمودہ بود نہ کہ چون میرم برابر سر پے بنید و بخت بسایید آنجا سنگی
 سفید خواہد یافت کہ از نور درخشان است آن را بکنید و آنجا مردفن کنید و ملا عبد الغفور لاری گفتہ اند کہ قبر حضرت
 امیر علیہ السلام در پنج دست در موضعیکہ مشہور است آنحضرت امیر المومنین است و درین باب جہتہا آورده بخش
 بر آنند کہ دفن کردہ شد آنحضرت در قصر الامارت کوہ میاد خانہ خورشید و ابو بکر عیسیٰ س گوید کہ پنهان شد زرارہ
 تا از کن پیدن خارج علیہم علیہم محفوظ ماند و شریک گوید کہ نقل فرمود جبہ شریف را حضرت امام بسوے مدینہ
 و دیگر اقوال اند کہ نقل آنها طول بہ محل است و اللہ اعلم بالصواب فضائل حضرت خابج از حد و حصانہ و قبحی
 آنحضرت فضل ناس اند و علم و عمل و شجاعت چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلی در حسن البقیدہ فرمودہ و نظر
 متقی اگر باہر لبیب نظر نماید بر بیند کہ روئے این یک فضل حضرت ایشان کہ انا و علی من شجرۃ واحد
 است فضل و فضیلت جلد دیگران نمیرسد زیرا کہ دیگر ہر جا کہ ہست اطہار فضیلت و بزرگی است و درین بحث
 نسبت حضرت امیر اطہار یکتائی و یکجہتی و لایخفی ما بینہما من الفرق بدانکہ مودت حضرت امیر بر جمیع مومنین
 بمودے فل لا استلک علیہ جلا الا المودۃ فی القربی واجب لازم است محب حضرت ایشان بیان

از مہر علی سیکہ یا بد عرفان	نامش ہمہ دم نقش کند بر دل و جان	این نکتہ کثرہ بین کہ را باب کمال
یا بند ز بنیات نامش ایمان	ہو ہمین محبت را از لرغیہ مفاخرت و حسن خاتمت خود میدانم	
بس کہ تا بد مہر حیدر ہر دم از سیماے من	آسمان را سرفرازی باشد از بالاے من	
چون سخن گویم ز معراجش کہ آن دوش نبی است	پائے در دامن کشد فکر تلک پیاسے من	

تاگرد و غیردشمن ظاہر از اعضاے من	بہر وصفاتی او سترتافتم گشتم زبان
ابر گوہر بار جوید نیض از دریائے من	طبع من پاک ست چون دریا ز فیض من
طعمہ می کردی مرا این نفس از دریاے من	اگر نبودی ز لطف تار مرا و در دست دل
نیک دیدم من سرین بر دیدہ بیناے من	خاک را ہمیش در دو چشم من بجائے سر نہ بہت
غیر ازین ہرگز کسے نشیندہ از آباے من	نہ من تنہا بدشمن سرفرازی می کنم
بعد مردن چون من در زیر زمیں اعضاے من	لے صبا در گردنت خالم بر سوئے بجفت

مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب می نویسند کہ فرقہ اہل سنت کہ شیعہ خاص جناب مرتضوی اند و بدل جان فدائے خاندان نبوی اندا جماع دارند بر آنکہ محبت اہل بیت کلمہ بر ہر مسلم و مسلمہ فرض و لازم ست و داخل ارکان ایمان ست اتہی و از حضرت ولی نعمت طاب ثراہ در محبت و اعتقاد با فضیلت اہل بیت اطہار و تسک با قول احوال ایشان واستداز از ادراج طیبہ ایشان ہر چہ دیدہ ایم اگر تو لیسیم در دفتر ہام گنجائش از ہر فیاض

جہان میں خاک شفا اسکی خاک کیون نہ بنے	جو دل سے ورد کرے شاہ بو تراب کا نام
تشنہ کامی سے تراب اپنے تو کیون کھاتا ہر غم	پہونچی ہو فریاد تیری ساتی کو شرتلک
چھپر تو اے تراب علی کا کرم ہی نہت	پشتی یہ ہو ہمیشہ ترے شاہ مجتبیٰ
تراب البتہ تجھ کو وان یلین گے جام کوثر کے	اگر تیرا جد اعلیٰ حیدر کر رسانی ہر

وصل باید دانست کہ احادیث فضائل جناب امیر زیادہ از ان ست کہ احصائے آن در مقدمہ و آید۔
 اخر جمہ الحاکم عن احمد بن حنبل قال ما جاء لاحد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من فضائل ما جاء لعلي بن ابي طالب رضي الله عنه وسبب ابن معنی اجتماع دو سبب ست یکی رسول خدا و دو سابق اسلام و دو قرب قرابت او با حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و آنجناب اوصل ناس بارحام و اعرف ناس بحق مراتب بود و نیاز چون عنایت الہی مسادت نمود حضرت امیر را در کنار بیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انداخت مرتبہ قرابت دو بالا شد و کرامت دیگر در کار او کرد و نیاز چون حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا را در عقدا و دادند مزین فضیلت با و یار شد و اسخیل قاضی و لسانی و ابوعلی گوید کہ نہ وارد شد و فضیلت صحابہ

با سائید حسان اکثر از آنچه وارد شد در فضل علی و بعضی از متأخرین گویند که چون از ذریت علی الهیبت نبوی آمد
 سبب این فضائل همین است حضرت مولانا شاه ولی الله دهلوی در اتمه الخفا در باب فضائل جناب امیر مومنان
 که ضمن المتواترات معنی بمنزله هارون من موسی روی ذلک عن سعد بن ابی وقاص و اسماء بنت
 عمیس و علی بن ابیطالب و عبد الله بن عباس من المتواتر حدیث انما من علی و علی من الله و الله و الله و الله
 من و الله و عاد من عاداه رواه زید بن ارقم و بريدة و عمران بن حصین و عمرو بن اشاس من المتواتر
 حدیث ما نزلت انما یرید الله الخ و دعا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم لواء الخ و دعا رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم
 سعد و ام سلمة و واثلة و عبد الله بن جعفر و انس بن مالک و من المتواتر انما اعطاه الراية يوم
 فتح الخیبر و قال لا تعطین الراية رجالا یحب الله و رسوله و یحب الله و رسوله مرواه عمر
 و ابو هريرة و غیرهم و مسلم از عامر بن سعد بن ابی وقاص او از پدر خویش روایت می کند که امر کرد معاویه بن
 ابی سفیان سعد را پس گفت چه چیز مانع است ترا از دشنام دادن علی گفت سعد تا یاد دارم سه حدیث را که
 فرموده است رسول الله هرگز دشنام نخواهم داد علی را زیرا که هر یکی از ان سه دوست اند مرا از تو اگر نمی شنیدم
 رسول الله را که گفته بود آنحضرت علی را در بعض غزوات بر زنان پس التماس کرده بود علی از رسول ص
 که یا رسول الله مرا می گذاری بر زنان و گوید کان پس فرمود آنحضرت صلی الله علیه و آله سلم یا علی خوش نمی نویی باینکه
 باشی تو از من چون هارون بموسی مگر تحقیق نبوت نیست بعد من و شنیده ام رسول الله را که می فرمود
 در خیر بر آینه خواهم داد این را برایت را بر من که دوست میدارد الله و رسول را تا آخر قصه و چون نازل شد
 قل تعالوا الی خواند رسول الله صلی الله علیه و آله سلم فاطمة علی حسن و حسین او فرمود اللهم هؤلاء اهل
 ترمذی و حاکم از بریده می آرد که فرمود رسول الله که به تحقیق حق سبحانه تعالی امر کرد مرا بدوستی چهار چیز
 و خبر داد مرا اینکه حق دوست میدارد آن چهار را گفته شد یا رسول الله نام بگیر فرمود یکی علی از آنهاست
 و ترمذی از این عباس و ابن عمری آرد که عقد مواخات فرمود رسول الله علیه و سلم در میان صحاب پس
 آمد علی چو کر آلوده چشمان پس عرض داشت که یا رسول الله مواخات کرده ای در میان صحاب خویش و عفت
 مواخات نه بستی در میان من و کسی فرمود آنحضرت انت اخي فلا دنیا و الاخرة و ترمذی از ابی سعید

روایت می کند که ما منافقان را بعلامت بغض علی می شناختیم طبرانی و حاکم از ابن مسعود روایت می کنند که
 بود رسول الله صلی الله علیه و سلم هرگاه که غصه می شد جزأت نمی شد کسی را که با و کلام کند مگر علی طبرانی و حاکم
 از ابن مسعود روایت می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم که نظر بر علی عبادت است و اسناد این حدیث
 حسن اند ابوعلی و بزار از سعد بن ابی وقاص روایت می کنند که فرمود آنحضرت هر که ایذا رساند علی را پس
 به تحقیق ایذا رسانید و طبرانی به سند حسن از ام سلمه روایت می کنند که فرمود آنحضرت هر که دست داشت
 علی را پس دست داشت مراد هر که دست داشت مراد دست داشت حق را و هر که بغض داشت علی را
 بغض داشت با من و هر که بغض داشت بمن بغض داشت بحق و نیز ام سلمه روایت می کند که شنیده ام رسول
 را که می فرمود هر که دشنام داد علی او دشنام داد مرا و از عائشه صدیقه رضی الله عنها مروی است که فرمود آنحضرت
 بهترین اخوان علی است و بهترین اعمام حمزه و ذکر علی عبادت است و خطیب از انس روایت می کند که
 فرمود آنحضرت عنوان صحیفه مؤمن حب علی بن ابی طالب است و تریذی و نسائی روایت می کنند که فرمود
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم که هر آینه جنت مشتاق است بکسان علی و عمار و سلمان و آیین عباس است و
 می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم من کنت مولاه فاعلم مولاه ام عطیه روایت می کنند که فرستاد
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم سریه که در آن علی بود آنحضرت را شنیدیم که می فرمود بار خدایا نمیرانی مرا تا نهائی
 علی را ام سلمه روایت می کند که میفرمود آنحضرت لا یحب علیاً من افاق ولا یغضده مؤمن هذا
 و باقی از مصداق محقر ابن حجر و از ائمه آنحضرت شاه ولی الله محدث دهلوی قاروقی و دیگر کتب باید دید
 مجمل اینکه حضرت علی رضی و فضائل او را باعث آنست که در اصل جبلت اخلاق قویه که فحول جلال
 می باشند او می داشت از شجاعت قوت و حمیت و قایلین حج و آبی آن همه اخلاق او در ضیاع خویش صریح

و ذکر خاتم الانبیاء و المرسلین سید الاولین و الاخرین مع لانا و مولی
 الثقلین محبوب المشرقین و المغربین شمس السالکین سراج
 العارفین مصباح المقربین محب الفقراء و الغریب و المساکین الذی

قال الله تعالى وتبارك في مدحه ومارسلناك لارحمته للعالمين

اوست ايجاج جهان اوسطه	در میان خلق خالق ابطه
شاهباز لاسکانی جان او	رحمة للعالمین در شان او

لا یکن شناؤه من العالمین بل من الملائکة المسترین
سیدنا ابوالقاسم محمد بن عبد الله صلی الله علیه وآله وسلم

جمهور اهل سیر و تواریخ متفق اند بر آنکه حضرت اسماعیل و ابراهیم و نوح و شیت علیهم السلام از اجداد
اکرام آنحضرت اند و اسمی گرامی آنحضرت بسیار اند از انجمله نود و نه نام مشهور اند و نام نامی آنحضرت
در تورات احمد و ضحک و در انجیل حامد و برویته و در تلمیذ او در آسمان احمد و محمد است و ولادت با سعادت
آنحضرت با اتفاق علماء اهل سیر بعد از طلوع صبح صادق پیش از طلوع آفتاب و زود و شنبه بود لیکن در
تعیین سال و ماه و تاریخ اختلاف است عامه اهل سیر و تواریخ بر آنند که آن سرور در سال قبل متولد شده
بعد از پنجاه و پنج یا چهل و زو و قول آنکه هر دو قصه در یک و زو واقع شدند و بر عزم بعضی ولادت آنحضرت
بعد سی سال از واقعه نبیل است و بگمان بعضی بعد از چهل سال و داده و قول اول صحیح است و عقیده
جمهور علماء آنست که تولد آن سرور در ماه ربیع الاول واقع شد و زعم طائفة آنکه در ماه رمضان واقع شد
مشهور آنست که دوازدهم ماه ربیع الاول واقع شد و در دوم و هشتم نیز گفته اند و بقول بعضی اول و شنبه
که از ماه مذکوره بوده و گویند که آن سرور در عهد نوشیروان تولد شده اند بعد از آنکه چهل و دو سال از حکومت
او گذشته بود صاحب جامع الاصول و غیره آورده که هشت صد و هشتاد و دو سال از وفات سکندر
رومی گذشته بود و برایت ابن عباس از زمان حضرت عیسی علیه السلام تا ولادت پیغمبر صلی الله علیه و آله وسلم

ششصد سال بوده و ابتدای نزول وحی بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم بقول اکثر اصحاب حدیث اهل سیر
 روز دوشنبه سوم یا هشتم ماه ربیع الاول سال چهل و یکم از ولادت آن سرور صلی الله علیه و سلم بود و نزد جمعی کثیر
 و ائمه سیر و تواریخ در ماه مبارک رمضان بود بعضی از متاخرین علماء حدیث گفته که ابتداء وحی
 بر آنحضرت صلی الله علیه و سلم در خواب بود در ماه ربیع الاول در ابتداء ماه رمضان و معجزاتی که آنسرور
 صلی الله علیه و سلم بظهور رسیده مثل نزول قرآن و شوق و سخن کردن طفل از اهل بیامه که بهان و تر
 متولد شده بود و سخن کردن آیه و گواهی دادن سوسار و سوسله این بسیار است و آن قدر مجزاتی
 که از آنحضرت ظاهر شده اند که از ان این پنج پیغمبر روز نموده و معراج آنحضرت بقول اکثر در ماه ربیع الاول
 سال دوازدهم نبوت و بقول شب بخت و پیغمبر حبیبی در سبت و هشتم ماه ربیع الآخر و نزد بعضی
 در سبت و هفتم ماه رمضان سال دوازدهم از بعثت واقع شده و هجرت آن سرور با حضرت صدیق کبیر
 در شب بخت و هفتم ماه صفر یا غره ربیع الاول سال سیزدهم یا چهاردهم از بعثت واقع شد اکثر اهل سیر
 بر آنند که بیرون رفتن ایشان از که روز دوشنبه بود و بعضی بر آنند که پنجشنبه بود و وجه جمع آنست که
 خروج از خانه حضرت ابو بکر رضی الله عنه پنجشنبه و خروج از خمار و توجیه نمودن بدین دوشنبه یا عکس بود و شاهد
 و الله علم و باتفاق اهل سیر آن روز که حضرت پیغمبر صلی الله علیه و سلم داخل مدینه منوره شدند روز دوشنبه بود
 از ماه ربیع الاول و در آن که چند ماه بود اختلاف است بعضی بر آنند که اول ماه و بقول دوازدهم و بقول
 سیزدهم بوده و واقعه وفات آنحضرت صلی الله علیه و سلم نیز چه بر اهل سیر بیگام یا ششصد و دوشنبه
 دوازدهم ربیع الاول سال یا دهم از هجرت و بقول دوم ماه مذکور واقع شده و شب چارشنبه هم بظهور
 بعضی روز دوشنبه در مدینه منظمه در حجره حضرت عائشه صدیق رضی الله تعالی عنهما در آن مکان قبض
 روح مقدس واقع شده و بهر آن آنحضرت را دفن کردند صلی الله علیه و سلم و سن شریف آنحضرت
 صلی الله علیه و سلم شصت و سه سال بود باقی از کتب سیر دیدنی است -

سلسله عالیہ قادریہ رضویہ

برآند این سلسله منسوب است بسید السادات حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه

و چون حضرات این سلسله تا حضرت سید نجم الدین غوث الدہر در سلسلہ علیہ قلمندریہ ذکر کردہ شدہ اند
آغاز این سلسلہ از ذکر حضرتانے کہ بعد حضرت سید صاحب اند کردہ می شود۔

ذکر سید السادات منبع فیض و الکرامات الابی سیدی حضرت نظام الدین غزنوی

منسوب بغزنین کہ ولایت معروفست حضرت ایشان خلیفہ رشید پدر خود اند و پدر حضرت سید
نجم الدین غوث الدہر قلمند راند و معاصر حضرت شیخ صدر الدین عارف سہروردی سنہ و تاریخ ولادت
و وفات ایشان بدیافت نرسید۔

ذکر شیخ الشیوخ فتوۃ الامجد و الاعالی سیدی سید نور الدین مبارک غزنوی

حضرت ایشان مرید و خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اند چون بوجود آمدند و الدامجد
ایشان بنجد مت شیخ الشیوخ بر نہ چنانکہ در حال حضرت سید نجم الدین غوث الدہر قلمند رنوشته شد
و مراد المریدینست کہ حضرت ایشان خواہر زادہ شیخ الشیوخ نیز اند بعد تربیت و ہدایت شیخ اور از خلفا
نمود گردانیدہ بغزنین بر اسے ہدایت و ارشاد فرستادند و بعد از ان بدہلی آمد چون باوصاف بہ تقوی
و دیانت و امانت موصوف بود سلطان شمس الدین قہر آشور شیخ الاسلام دہلی مقرر کرد و بمیر
دہلی اشتہار یافت از حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی منقولست کہ بزرگے بود نام شیخ اجل
شیرازی می گفتند کہ سید نور الدین مبارک بحالت خود سالی اول نعمت از ویافت و در آنوقت
بازرگانے بود از امریدان شیخ اجل رونے او بنجد مت شیخ آمد و عرض کرد کہ در خانہ بمن پسریست
شیرخوار نعمتے برلے او عطا فرماید فرمود نیکو باش چون من فردا نماز بامداد بگذارم پس خود را بیار
و از جانب راست در نظر من در آری از اتفاقات پدر سید نور الدین مبارک ہم در آن وقت حاضر بود

چون این حدیث از زبان شیخ اجل نشنید با خود گفت که من نیز پس خود را بیاورم چون وقت نماز باشد
شد باز گان در آمدن خود درنگ کرد و پرسید نورالدین مبارک برخواست و قبل از نماز پس خود را در سجده
و بعد از نماز از جانب است در نظر شیخ در آورد شیخ در س نظر کرد و نعمت دلالت بوی ایتار نمود چنانچه این همه
برکت و نعمت که بوی عطا شد از بکرت نظر شیخ اجل بود اگر چه باریک رسیده نورالدین بخدمت شیخ الشیوخ رفت
کار خود تکمیل رسانید و خود خلافت گرفت تاریخ وفات ایشان سیزدهم ربیع الثانی سنه ششصد و سی و دو
تقبل صاحب اخبار الاخیار و بقول ششصد و پهل و هفت اند و مقبره جانب شرقی حوض شمسی است
حضرت ایشان لجازت سلسله قادریه و سهروردیه هر دو از حضرت شیخ الشیوخ دارند

ذکر منبع عیون المجاہدہ مطلع انوار الریاضۃ سیدی شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی

سهروردی بضم سین الراء الاولی چنانچه در حجه الاسرار و حاشیه لمواهب بر شبر ملسی است از انساب
و در تاریخ ابن خلکان و غیره بفتح راست نسبت بسهروردی و بلده ایست نزدیک نجان از عراق عجم است
ایشان ابو حفص است و لقب شیخ الشیوخ و نام عربی محمد البکری پیرزگوارش شیخ محمد قریشی سهروردی
است نسب شریفش بحضرت صدیق اکبر منتهی میگردد و رضی الدعۃ قطب زمان و غوث آوان و عالم
حاصل و حاصل کامل و پیشوای وقت بوده اند و مذہب و امام شافعی میباشند در بغداد مشہورترین
متأخرین بودند از باب طریقت از دور و نزدیک متفقاے مسائل طریقت از س می کردند مرید خود شیخ
خضیا الدین ابوالنجیب سهروردی بودند و بصحبت حضرت غوث الاعظم سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ العزیز نیز مشرف گشته فوائد عظیم حاصل می نمودند حضرت غوث الاعظم اکثر مدعی فرمودے
که یا عمر انت آخر المشہودین فی العراق حضرت ایشان فرموده اند که در جوانی بعلم کلام مشغول بودم
و کتاب چند در آن یاد گرفتم عم من مر الا ان منع می کردند و نئے عم من بزیارت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
رضی الدعۃ آمد من باشے بودم مرا گفت حاضر باش که بر مرید می رویم که دل وی از خدا می تقالی

خبر میداد و منتظر باش برکات دیدار وی را چون ششم شبح ابو العجیب گفت یاسید این برادر زاده من
بعلم کلام مشغول است هر چند منع می کنم از آن باز نمی ایستد حضرت غوث الثقلین فرمودند ای عمر کدام کتاب
حفظ کرده گفتیم فلان کتاب و فلان کتاب او دست مبارک خود را بسینه من فرو داد و درو الله که یک لفظ
از آن کتب بر حفظ من نمانده بود و خدا می تعالی همه مسائل آنها بر خاطر من فراموش گردانید از علم دینی
مملو ساخت و فرمودند که آنچه یافته ام از برکت شبح عبدالقادر جیلانی است از خلفای ایشان حضرت
نورالدین مبارک غزنوی و حضرت بهاءالدین ذکریا ملتانی و شبح نجیب الدین علی برغش شیرازی و شبح
حمیدالدین ناگوری و از جمله سترشدان شبح مصلح الدین سعدی شیرازی و ولادت شبح ایشوخ در راه جب سنه
پانصد و سی و نه هجری است وفات ایشان در غره ماه محرم سنه ششصد و سی و دو و در مبارک مرقم شهر
بغداد است و عمر شریفش نود و سه سال بود حضرت ایشان تصانیف بسیار اندوده ترین آنها عوارف
المعارف است که تا حال متداول میان حضرات صوفیه است۔

ذکر شبح الاظم و المرحوم الاظم قطب الولايت نجم الهدى خلاصه
سلسله الامم و سلالة البركات الاحمدية شيخ الاسلام و المسلمين حضرت شيخ
محمي الدين ابو محمد عبد القادر الجيلاني الحسني الحسيني رضي الله تعالى عنه

حضرت ایشان مرید و خلیفه حضرت شبح ابو سعید مبارک مخزومی اند و ولادت با سعادت بقول صاحب
سفینه الاولیا و نفحات الانس اول شب ماه رمضان سال چارصد و هفتاد و بقول هفتاد و یک
هجری است و در مناقب الاصفیاء است که در راه ربیع الآخر سنه چارصد و هفتاد و یک هجری است و جنبلی
نزدیب بود و فتوی بر مذنب امام احمد بن حنبل شناسایی میدادند و کنیت آختاب ابو محمد است و سبب
لقب شدن بلقب محي الدين اینست که میفرمودند که بروز جمعه از بیرون بغداد در شهری آمدم ناگاه در
راه بر سر چاری نیفتد بدن متغیر اللون بگذشتم بیار لبوس من متوجه شد و گفت السلام علیک

یا عید القادر گفتیم و علیک سلام یا عید الله گفت نزدیک من آیی نزد من رفتم گفت مرا بشناسم
چون نشست فی الحال جسد او تازه و صورت او روشن گشت و رنگش صاف گردید گفت مرا می شناسی
گفتم نه گفت من دین چه تو ام پیش از تو ضعیف شده بودم و بسیار بحالت را چنانکه دیده حال را در اختیار
بیرکت وجود مسعود تو بار دیگر زنده گردانید و انت محی الدین پس او را گذارم و در مسجد جامع رفتم شخصی
تعلیل پیش پای من نهاد و گفت یا محی الدین چون نماز بگذارد مطلق از هر طرف بر من هجوم می کرد و دست
و پای مرا می پوشید و می گفت یا محی الدین و این لقب آجناب در زمین است و در آسمان لقب
و می باز اشهب و غوث الثقلین و تصرف آجناب برین و ملک انس بوده چنانچه آدمیان در مجلس وی
حاضر شده مستفیض می شدند جنیان نیز حاضری گشتند و اسلام می آوردند عمر شریف نو سال وفات
در شب جمعه بعد نماز عشاء از دهم ربیع الآخر بروایتی نهم سنه پانصد و شصت و یک یا پانصد و شصت و دو
باقی در کتب دیگر موجود است حاجت بیان نیست از خلفای حضرت ایشان شیخ شهاب الدین سهروردی
و شیخ ابو محمد یونس لقنصار الهاشمی و شیخ ابوالحسن علی بن جامع و غیرهم اند
فائده بدانکه آنحضرت را جمیلی از ان جنت می گویند که اصل شان از ولایت جیل است و ولادت با سقا
نیز در آنجا واقع شده و آن ملکی است و سلسله طبرستان که آن اخیلان و گیلان و گیل نیز گویند بعضی گفته اند
جیل موضع است بر کنار دجله یک وزه راه از بغداد بطرف واسط و نیز موضع است جیل نزدیک آن
بحسب نسبت این دو موضع هم گیلی و گیلانی و جیلانی می گویند اما جامع گفته که نسبت آنحضرت باین دو
موضع کرده اند از آنجمله یکی صاحب وضه النواظر است که از اکابر وقت بودند و قول ایشان سند است
نوشته اند که قول آنها غلط است و گفته اند می تواند بود که آنحضرت درین موضع چند روز اقامت نموده باشند
چنانچه در بیج عجمی اهل آنحضرت از ولایت گیلان است و صاحب عجم البلدان آنحضرت را به موضع شبر
که از مضافات گیلان است نسبت کرده و الله اعلم

ذکر امام الاولیاء و مقام الاصفیاء مرشد

غوث الثقلین حضرت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی

لفظ مخزومی بالزائد است یا بالراء المهملة منسوب به مخرم که محله در بغداد است و بر آن منسوب بقبیله است که در آن
مشهور است که قال مولانا الشاه ولی الله محدث در انتباه فی سلاسل اولیاء الله و فی لیکات الاثر علی
الاحادیث البحریة قال الحافظ ابن ناصر الدین ابی سعید بسکون العین تلمیذا الدال هو المبارک بن علی بن
الحسین بن بندار البغدادی المخزومی کافی رساله الخرقه للامام ابن العربی هو کسر المهملة المشددة تسببه
الی المخرم محله بغداد و شرقیاً بنظر البعض ولد یزید ابن المخرم و واقفم النجفی و الذهبی و الشمس بن البحر و بن
ناصر الدین و الیافعی و الرضا و او شیخ علی المتقی و مولانا عبد الحق دهلوی و لمجرأ الی نقاشاشی و الکرودی
و فی النسخات و حاشیته و هو المشهور المذکور فی الاسانید الجلیلیه بالبلا و الهندیه المخزومی کاتب المحروف میگوید
که قول فیصل سیمین است که اگر خوانده شود مخرم بر او محله پس منسوب بحله بغداد است و اگر بر او محله پس
منسوب به بنی مخروم قبیله عرب است چنانکه حضرت شاه صاحب فاده فرموده اند نام حضرت ایشان
مبارک بن علی بن حسین المخزومی است قدوة سالکان و قبله عارفان و سیرت لقیث واقف امر حقیقت
و صحبت دار خضر علیه السلام و جنلی المذهب اندر شیخ ابوالحسن علی بهکاری و پیر خرقه حضرت غوث الثقلین
بنامد رسته الاربع که حضرت غوث الثقلین منسوب است ایشان کرده اند و در حیات خود باو نشان داده بودند
چنانچه قبر شریف حضرت غوث الاعظم در همان رسته است و فات حضرت شیخ ابوسعید با اتفاق اهل قباخیخ در ماه محرم
سال الفصد و سیزده هجری است و باقوال بعضه در سال یا الفصد و هشت وقوع آمده -

ذکر سلطان الاولیاء برهان الاتقیاء و قده العارفین عمدة الاولیین حضرت شیخ ابوالحسن علی بهکاری

بدانکه ایشان ابوالحسن علی بن محمد بن جعفر القرشی بهکاری اند و جمهور مورخین و محدثین گویند که علی بن محمد
است و موافق اند جمهور را در او نقاشاشی و کرودی و شیخ اکبر و جامی و محقق دهلوی گویند که ابی الحسن علی

ابن محمد بن یوسف القرشی الاموی المکاری و ابن خلکان گوید که یفح با تشدید کاف بعد الف را اول
نسبت است بسوی قبیلۀ ازرا که در اطراف حائل و حصون قری من بلاد الموصل و در قاموس است
که بهکاریه مشدود ناحیه ایست فوق موصل حضرت مولانا شاه ولی الله محدث دہلوی در انتخابہ می فرماید
که بهکاری به تخفیف کاف نسبت است به بهکاری قبیلۀ ازرا که اقالہ شیخ ابرہیم الکوردی فی غیر ذلک الموضع
انتهی لا عبد الغفور لاری به تشدید کاف ضبط کرده اند در ترجمہ عدی ابن مسافر بهکاری پس اینچہ منسوب
به قبیلۀ ازرا است به تخفیف باید خواند و اینچہ منسوب به بهکاریہ کہ شہریت بنام به تشدید باید خواند ہذا ہو
بوجہ التعلیق و شیخ الاسلام ابو الحسن علی اموی قرشی منسوب بشہر بہکاریہ است کذا رآیۃ بخط العفصہ عم
لب الانساب غرض کہ حضرت ایشان بزرگان مشائخ و معتقدان صاحب خوارق و کرامات صائم الدہر
و قائم اللیل بودند گویند کہ بعد سہ روز لقمہ طعام خوردی و دو ختم قرآن بعد از نماز خفتن تا نماز تجد کردی
مرید و خلیفہ شیخ الشیخ ابو الفرج یوسف طرطوسی اندوفات ایشان در ماہ محرم سال چار صد و ہشتاد و شش
ہجری بوقوع آمدہ و نزد بعضی سال چار صد و ہشتاد و چار و پنج نیز است۔

ذکر سراج الاصفیا و نبراس الاولیا برہان الواصلین و حجۃ اللہ فی العالمین حضرت شیخ ابو الحسن ^{جماع} یوسف الطرطوسی

و در بعضی روایات طرسوسی نام آنحضرت در مناقب الاولیا خواجہ یوسف طرطوسی گفته و در سفینۃ الاولیا
مذکور است کہ شیخ ابو الفرج یوسف طرسوسی اصل ایشان از طرسوس است انتہی این نسبت بسوی طرسوس است
کہ بلدہ ایست در قاموس گوید کہ طرسوس ہر وزن خلرون بلدہ اسلامی است کہ بود براسے
ارمن و بعد از ان بار آمد دین ہنگام بمسلانان ایشان مرید ابو الفضل عبد الواحد قمی اند
قدوہ الاولیاء زمان و زبیدہ مشائخ ہمان صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمندہ بود و در کل
قدم حکم داشت و در تجرید و تفسیر بیگانہ وقت بود وفات ایشان در سال چار صد و چهل و ہفت
باتفاق اہل تواریخ است۔

ذکر قبلة الاولیاء و کعبه الاصفیاء نخبه العارفین و عمدة الواقفین حضرت شیخ ابوالفضل عبد الواحد قمی

و در بعضی روایات بمینی منسوب بر همین که شهرت مشهور و قسیمی منسوب بر بنی تمیم قبلیه عرب آنحضرت
مرید و خلیفه پدر خود حضرت شیخ عبدالعزیز قمی اندکیت ایشان ابوالفضل نام پدر ایشان عبدالعزیز بن حوث
بن اسد از بزرگان ابن طائفه علیه و خادم شریعت و سالک طریقت و اقامت حقیقت امام السنت و حجت
بود و در راه شریعت و طریقت قدم بر قدم پیروشن ضمیر خود داشتند و از کل مریدان و خلفای حضرت
شیخ ابوبکر شبلی بود و در محدث نجفی و شیخ اسحق الحارث الطبری و فقیه شعبی و حافظ بریان لعلی و فقیه الحان
عمر و حافظ شمس ابن الجوری و حافظ ابوالفتح الطائوسی و محدث ادویا فنی و غیر هم گویند که ایشان از ابوبکر شبلی حقیقت پوینده اند
و روایت کردند امام حافظ یونس العباسی صاحب امام ابن العربی و امام شهاب الدین بهروردی صاحب سطلانی و جمال
العسقلانی و امام جلال البخاری و امام الفقیه المحدث موافق الدین ابو محمد عبدالعزیز بن محمد بن محمد بن تادام و حافظ ابوالنظر
یوسف السمری حافظ شمس الدین ابو محمد بن ابی بکر الدمشقی الشهیر بابن ناصر الدین و حافظ زین الدین رضوان المقری
و حافظ شمس السخاوی و شیخ علی التقی و محدث قشاشی و غیر هم که ایشان خرقه پوشیده اند از پدر خود شیخ
عبدالعزیز می گویند و ضعیف که این مضائقه ندارد و زیرا که تعاصیر میان این حضرات متحقق است چنانکه
حضرت آنحضرت مرشدی و جد ابی شاه تراب علی قلندر قدس سره در کتاب مستطاب کشف التواری فی
احوال نظام الدین انقاری مؤلفه خود بصفحه ۱۰۸ میفرماید که بعضی خاندان قادریه در میان ابوالفضل
عبدالواحد قمی و ابوبکر شبلی واسطه شیخ عبدالعزیز می نویسند و بعضی خاندان فنی نویسند پس هر دو
صورت جائز است بدینوجه که شیخ ابوالفضل و شیخ عبدالعزیز هر دو را از شیخ ابوبکر شبلی رسیده است
پس ابوالفضل از طرف پدر خود شیخ عبدالعزیز هم مجاز بود و هم از طرف شیخ ابوبکر شبلی قدس سره است
وفات ایشان در ماه جمادی الاخری سنه چارصد و سبت و پنج هجری و بقول بعضی سبت و شش هجری
است و مزار در مقبره امام احمد بن حنبل رحمه الله علیه واقع بغداد است.

ذکر عمدة السلاک و عمدة الشیخ حضرت شیخ عبدالغفر بن محمد

عبادت کنند ۱۲

همچنین در نسبت ایشان یعنی ویمی هم اختلاف است حضرت ایشان از اعظم مریدان حضرت شیخ ابوبکر شبلی اند فضل و کامل و مقتدر زان و از کبار اولیاء الدین و سر حلقه صوفیان عالی مقام اند کمالات و کمالات و حالات ایشان از بیان مستغنی اند سال وفات ایشان بدریافت نرسید.

ذکر رأس القوم و رئیسهم فخر الاولیاء تاج الاصفیاء صاحب الکرامات العالیه عارف مقامات الالهیه حضرت شیخ ابوبکر شبلی

کنیت ایشان ابوبکر است و نام جعفر بن یونس صحیح دشت این را شیخ الاسلام هروی و تابع ندان را جامی و همین مکتوب است بر مرزا او سبلی و قشیری و ابوبکر کلا آبادی و جلالی و ابن خلکان و ذهبی باقی دلت ابن حجر گویند بعضی دلت ابن جعفر و حافظ طمی گویند که ابوبکر محمد بن خلف و کنیت کرده شده و دلت و رد او گویند که بر آند مشایخ ما و متابعت کرده اند او شان را قشاشی و کردی و سندی گویند که محمد بن دلت بضم ذال المهملة و فتح اللام بن خلف بن محمد بن حجر بفتح الحیم فملات بجعفر المحدث الفقیه المالکی المصری البغدادی المتوفی من اساع نیاروی الهروی و شبلی نسبت است بشیبه و این دبی است از دیهات اتریش از بلاد ماوراء النهر و مرید خاص حضرت شیخ جنید اند و خرقه نیز از ایشان دارند چنانچه میفرمود که هر قومی را تابعی است و تاج این قوم شبلی است مالکی المذهب بودند و لقبول اصل ایشان از موضع شبیه خراسان است و در طبقات سبلی مذکور است که خراسانی الاصل و بغدادی المولد و المنشأ اند و بقول مولد ایشان سامره است و اصل از سرشته که از توابع فرغانه است وفات ایشان در شب جمعه است و هفتم از ذی الحجه سال سه صد و سی و چار هجری بوز و مدت عمر شریف هشتاد و هفت سال و قبر در بغداد است.

نقل است که از حضرت شیخ شبلی پرسیدند که اکرم الاکرمین که بود فرمود ندان بود که گناه آمرزنده یا هر کس را و بان گناه عذاب نکند که این گناه است که من فلان دوست و بنده خود را آمرزیدم و در مناقب الاولیاء

مسطور است که ابو بکر شبلی خلیفه رشید حضرت جنید بغدادیست و جنید گفت بچشمی که یکدگر را می نگرید شبلی میگوید
فانه عین من عیون الله اصلش از فرغانه و نشود نماز بخواند یا قنوت در ابتدا و در ابتدا حال در مجلس خیریناج توبه کرد
و بخدمت جنید میرفت.

نقل است که شبلی در بار گذشت خیار فروشی می گفت ده خیار بدانگی شبلی گفت هرگاه که ده خیار
بدانگی فروخته باشند حال شهرار چه باشد.

نقل است که شبلی در مرض الموت دوش میدی گرفته مسجد میزفت مردی در راهش آمد گفت که مرافدا
با این مرد کار است چون بخانه آمد همان شب وفات یافت گفتند در فلان موضع نیکو عشا لیست خادم گفت
بله از وقت از چه دهنستی گفت این را بزرگ گفته بود که مرافدا با این مرد کار است مقالات گفت ازادی کنی
دل مست نه آزادی تن گفت عجب ترا کنه هر که خدا را شناسد و عصیان نکند گفت یاران سرایه وقت نگذارید
در آنگاه نندیدید که مرافدا را شناسا بود.

ذکر قرة المقربین ذررة ارباب الیقین صفوة اصحاب الصحو
و التکمین باسط الایادی حضرت خواجه ابوالقاسم جنید بغدادی

گفت ایشان ابوالقاسم و لقب سید الطائفه و طائوس العلماء و قواریری و زجاج و خراز زجاج از ان گفتند که
پدر ایشان محمد بن جنید ابگینه فروش بودند و خراز و الفتح خاں معجمه و تشدید زاول بعد الف ناله ثانیه کسی که لعل خراز
مشغول باشد و قواریری و الفتح خاں و بعد الف ناله کسوره بعد از ان یاسه تخانیه ساکنه و پس از ناله ران
برای آن گویند که پدرش قواریری بود و والد حضرت ایشان از نهان و ند بوده اند و مولد و منشأ سید الطائفه بغداد
بود و همین است نام او پیش از آنکه متقین و معانی و سبکی و غیر هم و در قاموس است که جنید کزیر لقب ابوالقاسم
ابن عبید سلطان الطائفه الصوفیه میرد کامل و خواهر زاده کسری قطعی از مبع مشایخ کبار و مطلع سادات باعتبار
بحر الحقائق و الاسرار سلطان طریقت پیشوا اهل حقیقت مقتدران جهان و اوقات زمان از ان سادات این قوم
بوده اند و به حارث محاسبه و محمد تصاب قدس سر صحبت داشته اند و در ویم و ابوالحسن نوری و شبلی خراز و غیره

مشائخ سلسله نسبت خود را ایشان درست می کنند و متسوبان ایشان را جنیدیه خوانند و ازین جهت ایشان را
 سید الطائفه و امام الائمه گویند سخن ایشان در طریقت حجت است و هیچ کس از مشائخ متقدمین متاخرین ظاهرین
 ایشان انگشت نمی توانست نهاد و قبول همه بوده بنا بر طریقه ایشان بر صحو و سکرت چنانچه صاحب کشف المحجوب بیان کرده اند
 روزی از سنی قطی قدس سره پرسیدند که هیچ مرد را درجه بلند تر از پیر شده است گفت بل درجه جنید فوق درجه من است خلیفه بغلام
 رویم را گفت ای بی ادب و کم گفت من بے ادب نباشم که نیم و از جنید صحبت داشته ام یعنی هر کس نیم روز با جنید صحبت
 داشته باشد از وی بی نیاید و شیخ ابو جعفر حدیث گفته اند اگر عقل یعنی وی بصورت جنید بودی گویند که حضرت شیخ جنید سی سال ناخفتن
 گذارده بر پای پنهانی هیچ احدی ندانست زبانی فرموده اند که از وی فرمودند که خداوند تعالی سی سال زبان جنید با جنید
 سخن گفت و جنید در میان مذوق را خبر و نیز می فرمودند که یک روز دلم گم شده بود گفتم آگهی
 دلم باز ده ندانستیم که جنید ما دل بیان بوده ایم تا با ما بجایی تو باز می خواهی که تا با غیر ما بجایی
نقل است که یک روز برزگان رسول الله صلی الله علیه و سلم را خواب دید شصت و پنج جنید حاضر فتوی
 آورد رسول الله صلی الله علیه و سلم فرمودند که بر جنید ده گفت یا رسول الله تو حاضری فتوی دیگری چون هم
 فرموده چند انکسار ابراهیم است خود میبایست بود مرا بر جنید میبایست حضرت شیخ بطاهر باطنی شرح فرموده اند
نقل است که روزی سخن می گفتند مریدی نعره زد و او را از آن منع کردند و برنجانیدند و فرمودند که اگر بار دیگر
 نعره زنی ترا بچون خواهم کرد بعد از آن باز سخن شنیدن این جوان خود را نگار داشت تا حال بجائی رسید که کفایت
 بنامند هلاک شد رفته او را دیده در میان لوق خاکستر شده بود.

نقل است که در بغداد روزی دزدی را آویختند بودند و رفتند و پائے دزد را بوسیدند مردم از آن حال
 اگر ندید گفتند هزار رحمت بروی باد که در کار خود مرد بوده است و چنان آن کار را کمال ساینده که سرور سر آن کار
 کرد و وفات ایشان در شنبه سبت و بیستم ماه رجب سال دصد و نود و هفت هجری بود و در تاریخ یا فعی است
 سال دصد و نود و هفت و قمری دصد و نود و نه هجری بوده و قول اول اصح است گویند چون وفات ایشان
 نزدیک سید تسبیح می گفتند با انگشت عقده می گرفتند یا چهار انگشت بستند و انگشت بیسجرا را گذاشتند
 و بسم الله الرحمن الرحیم گفتند و چشم پوشیده بر حجت حق پرستند چون غسل خواست که آب بخیم ساند

با تفتی آورداد که دست از دیده دوست مایا که چشمی که بنام مایا بسته باشد جز بقای ماکشاید پس خواست که انگشت مقدره را بکشاید و از آنکه انگشتی که بنام مایا بسته شد جز بفرمان ماکشاده نگردد و فرار ایشان در بغداد دست

ذکر بیان الکاشفین و سلطان العاشقین الصادقین منبع الفیوضات الابدی حضرت خواجہ سری ابن مغلس سقظلی

کنیت ایشان ابو الحسین است و در حضرت معروف کرخی اند و خال حضرت جنید ابن خلکان گوید که سری مغلس بضم لم و فتح الغین المعجمه و کسر اللام المشدده و بعد با سین المهمله بمعنی مصلی الفجر فی الغلس و غلس بمعنی تاریکی اکثر شب که از آنی منتخب و سقظلی نسبت است بسوئے فروخت سقظای متاع ردی که زانی القاموس ایشان مقتدای زمان و شیخ وقت و امام اهل تصوف بوده اند و اول کسیکه در بغداد سخن حقائق گفت و بود اکثر اولیای عراق مریدا و بودند در مبادی حال سقظا فروش بودند از بیعت معروف سقظلی شدند و در آن سالی که حال بیکان خویش پس برده بهزار رکعت میخواندند مردی گفت که ظان بزرگ از کوه لکام ترا سلام رسانید گفت در کوه بودن کاس نبود مرد باید که در بازار بچین مشغول باشد روزی گفتند که بازار بغداد بسوخت گفت من نیز فارغ شدم چون دکان خویش مسلم دیدم گفتند الحمد لله و همه کالای فقراد و دنگوشه گرفتند گفت پیچاه سال است که استغفار کنم اذان شکر می کردم که چرخ خود را بهتر از مسلمانان خواستم حضرت جنید میفرماید که روزی سری سقظلی می گریست از خیال پرسید گفت که کوزه برهوا و ختم تا آب سرد شود حوئے زیبا دیدم گفتم تو آن کیستی گفت آن کسیکه کوزه در رهوا ندارد و فوات او سنده و صد و پیچاه و سه سوم رمضان شریف و ز شنبه بعد الفجر و بقول سنده و صد و پیچاه و در فون شدند در بغداد یا شونیزه بغداد

ذکر امام الهام و فقیه المحدث الامام هبیط الفیوض السری حضرت شیخ معروف کرخی

کنیت ایشان ابو محفوظ و نام پدر ایشان فیروز و لقب فیروزان و بعضی نگارند که معروف بن علی الکرمی منسوب بکرمخ که محل بغداد است ابن خلکان گوید که کرخی بفتح الکاف و سکون الراء و بعد با خاز معجمه نه النسبه الی الکرمی

و هو اسم لشعة مواضع ذکر لیا قوت الحموی فی کتابہ و اشہر ما کرخ بغداد و الصبح ان معروف الکرخی منہ انتہی و حقا
 حدیث در مناقب ایشان کہتہا نگاشتنہ انچنانچہ از او شان ابو نعیم اصبہانی ست و ابن جوزی در صفحہ ۱۵۶
 گوید کہ ابراہیم حربی گفت کہ قبر معروف کرخی تریاق محرب ست برے قضائے حاجات و اجابت دعوات و تجویز
 کردہ انداین را اہل معرفت و ثقہ و مجتہدین نقل کردہ سنی و قشیری و ہر وی و ابن خلکان و یافعی و سبکی و ابن الجوزی
 و شعرانی و امثالہم و ابن جان در ثقات می گوید کہ اہل عراق بسیار حکایات در کرامات و استجابات نقل کردہ اند
 و علامہ شبّر المسی در حاشیہ مواہب از شیخ الاسلام ذکر یافعی در شرح رسالہ قشیری نقل می آرد کہ ابو عبد اللہ حسن
 زہری گفت کہ ہر کہ پیش قبر امام معروف کرخی قل ہو اللہ یک صمد بار خواندہ حاجتہ کہ داشتہ باشد بخوابد و اگر درو
 و مجتہدین منقول ست کہ خواندن این عمل در رد اگر دانیدن حاجت پیش قبر شہب و ابن قاسم صاحبی مالک
 انتہی غرض کہ حضرت معروف کرخی با والدین بر دین ترسایو بند و بردست امام علی موسی رضا مسلمان شدند حضرت
 امام را با ایشان کمال محبت و عنایت بود و انچہ یافتہ اند از تربیت و برکت امام بودہ و در بانی امام مسک کردند
 در فخر الحسن ست نقل عن الصواعق المحرقة فی ترجمہ امام علی موسی رضا کہ از موالی امام حضرت معروف کرخی
 استاد سری سقطی است انتہی و شیخ عبد الوہاب شعرانی در طبقات خود در ترجمہ معروف می گوید کہ موسی موالی علی بن
 موسی الرضا صاحب اؤد الطائی و سنادی ذکر کردہ کہ موسی رضا اور از موالای او گرفتہ بود و معنی مولی مولی
 الحق نیست بلکہ مولی الاسلام کہ الیہم من حدیث اطبرانی و ابن عدی و الدارقطنی و البہقی و غیرہم عن ابی امامہ
 من اسم علی یدایہ رجلا فلہ ولاء و بخاری در تاریخ خود و ابی داؤد و طحاوی از تیمم داری آوردہ کہ سواہ
 اريد بالولاء ولاء الارث او ولاء المولات فلا منافات و این مثل قول ابن جہان ست
 در بیان نصرانی کہ با کرام سر امام حسین الشہید مشرف شدہ بود پس از و کہ استہ دیدہ اسلام آورد و گردید مولی حسین
 اسی بمنزلہ بنندگان و گویا تا بعد از خادم و معنی مولی ولی و سید نیز آمدہ کہما قال للعلامة المحرابی و المولی
 هو الولی اللازم الولاية القائم بها الدائم علیہا ذکرہ الفاضل المنادی فی شرح الجامع الصغير فی بحث
 من کنت مولاہ و تمام این قصہ حضوری حضرت معروف با والدین اسلام آوردن در آقا بھتان بنو ہر
 است و نیز امام قشیری از شیخ خود امام المجتہد فی الآفاق القاری صحیح البخاری نقل کردہ و ہم ابن خلکان را تحقیق

کاتب الحروف باید دانست که لفظ مولی مستعمل است بر چند معنی یکی معنی اولی چنانچه در قرآن مجید در حق منافقین
 ما اولکم الناس مولی ککم دوم بمعنی ناصر چنانکه در قرآن مجید است ان الکافرین لامولی لهم سوم بمعنی ارث
 چنانکه در قرآن مجید است وکل جعلناه مولى فما ترک الوالدان ولا اقربون چهارم بمعنی عصبه قال الله
 وان حقت المولى بنجم بمعنی صدیق قال الله تعالى يوم لا یغنی عنک مولی ولا شیء منکم بمعنی سید
 وحق صاحب تذکره الاولیاء گوید که اگر معروف نبودی عارت نبودی صاحب کشف المحجوب گوید که معروف کنی
 را مناقب فضائل بسیار است اندغنون علم مقتدای قوم بود و حضرت شیخ معروف فرموده اند که علامات
 جان مردان سه چیز بود یکی دقای بخلاف دیگر سپاسهای نعمت و دیگر عطای بے سوال ایشان خفی المنة
 بودند وفات ایشان در دوم محرم سال ۷۵۷ هجری ر و داد و قبر در بغداد است۔

ذکر امام الهام علم الاعلام المحدث الفقیه والمحقق المدق الثبیه سیدی ابوالحسن علی الرضا

کبیر الراوی فتح المجمع کما فی تقریب غیره ولادت ایشان در مدینه منوره بوده روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر
 سال یکصد و پنجاه و سه هجری بعد از وفات جد ایشان امام جعفر صادق پنج سال و بقول بعضی هشت
 شوال و بقول بعضی هفتم و بقول ششم و نزد بعضی در سال یکصد و پنجاه و شش هجری بوده مادر ایشان
 ام ولد بودند که ایشان را نجمه نام البین نیز گفته اند و ایشان کنیزک حمیده مادر امام موسی کاظم بوده اند
 آورده اند که حمیده بنیمبر صلی الله علیه وسلم را در خواب دید که فرمودند که کنیز خود را موسی پس خود بخوش نه و بدین
 که از منی فرزندی بوجود آید که بهترین اهل زمین باشد و از امام الرضا روایت می کنند که چون برضا حامله
 شدم هرگز در خود ثقل حل نیافتم و در خواب از شکم خود آواز شنیدم و تهلل می شنیدم و زمانه که رضا بوجود
 آمد دست خود بر زمین نهاد و یسے آسمان کرد و لهای مبارک می جنبانید چنانچه کسی سخن گوید و مناجات
 کند مدت عمر شریف ایشان چهل و نه سال بود و بقول پنجاه سال و وفات ایشان در ولایت طوس
 واقع شده در قریر سناباد از رشتاق نوقان روز جمعه سبت و یکم و یانهم ماه رمضان سال ۷۵۷ هجری
 ۱۲

ابن جبان گوید که مات علی بن موسی الرضا بطوس من شریته سقاها لایاه المامون فمات من ساعته وذلك
 من یوم السبت آخر سنة ثلاث و اربعین و سماعی و الساب گوید که وفات یافت آخر روز از سنة دو صد و هجری
 در نه روزه شد باب انگور و ابن خلکان گوید که وفات امام در آخر صفر سنة دو صد و دویست و بعضی گویند پنجم
 ذی الحجة و نزد بعضی سیزدهم ذی قعدة سنة دو صد و سه هجری ذکر کرده است یا نفعی و نزد بعضی وفات امام خیم
 یا کیم رمضان و نزد بعضی چاردهم ذی قعدة و نزد بعضی هفتم صفر سنة دو صد و دو و علی اختلاف الاقوال
 و در سفینة الاولیاء است که قبر ایشان در قبة قبر بارون رشید است بقریه که مشهور بسیرة حمید بن خطیبة لطائی
 است و آن قبر امروز عموره کلان است و به مشهور است که دارد و در مناقب الاولیاء است که حضرت امام علی رضا
 در مدینه روز پنجشنبه یازدهم ربیع الآخر سنة ثلاث و خمیس و بانه متولد شد و بر روز و شنبه نهم ماه رمضان سنة
 دو صد و یک بر ولایت و شریعت شهادت چشید و در حد و طوس در مشهد مقدس مخون گردید و پانزدهم
 بوده اند امام محمد تقی و جعفر و حسین و علی و حسن -

ذکر امام العالم و ارث الکمال المحمدی عارف اطوار الوصال الاحمدی سلمة السادات الاعظم ابی الحسن ابی ابراهیم موسی اکاظم رضی

امام شافعی گوید که قبر امام تریاق محب است و است که این را بسیاری از کسان که مذکور علامته تنقیح العارفین
 المعروف بزروق المغربي و در صواعق محرقه است که موسی کاظم را کاظم ازان گویند که بود کثیر العفو و الحکم و اعدایان
 و اعلم و اسخا زناس و در سفینة الاولیاء است که ایشان ابن جعفر صادق اند و در مناقب الاولیاء مذکور است که چون
 امام جعفر صادق بیست و شش سالگی رسید موسی کاظم در مدینه و قیل در البوادریا شنبه هفتم صفر سنة یک صد و نه
 هجری متولد گردید و در جمیع سبب و چهارم صفر سنة یک صد و هشتاد و سه در بغداد وفات یافت و بقوس بسیر
 یک صد و شصت و سه که ذانی طبقات شعرانی -

نقل است که چون حضرت کاظم را یحیی بن خالد در طلب بموجب فرموده بارون رشید و ایشان بعد
 تناول زهر فرمود که امروز معاندان الملیت رسول الله از هر داده اند و فردا بدن من رخاوار شد و پس فردا

نصف رخ و نصف سیاه خواهد داشت آنگاه من ازین جهان فدا بار البقا رحلت خواهم کرد پس همچنان شد که فرموده بودم از این تبرک در محله کرج است و مادرش حمیده ام و ولد بود است و هشت دختر گذشت و سی و یک است این قدر است مختصر آمدت عمر شریف ایشان پنجاه و چهار سال و بقوله پنجاه و پنج سال بود.

و کشفوة المجتهدین الاعلام و فتوة المحدثین الانام المتوکل علی الله الخالق ابی عبد الله جعفر صادق

کنیت ایشان ابو عبد الله ابو اسمعيل و لقب صادق و نام جعفر و موالین محمد بن علی بن حسین بن علی رضی عنهم نام مادر ایشان فخره بنت القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق و ولادت ایشان در مدینه در سال هشتاد و هجری و بقوله هشتاد و سه در روز و شنبه هفتم ربیع الاول بود مدت عمر شریف شصت و هشت سال و بقوله شصت و پنج سال وفات ایشان نیز در مدینه بوده است روز و شنبه پانزدهم شهر رجب سال یک صد و چهل و هشت هجری و قبر ایشان در بقع است در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام جعفر صادق تولدش در مدینه در روز و شنبه سیزدهم ربیع الاول در سنه هشتاد و سه هجری بود امام جامع علوم ظاهری و باطنی بود جمیع ازاہل طریقت بخد مت امام استفاده نموده اند از آنجمله بایزید بسطامی اند.

نقل است که امام چنگاه عزلت گزید سیفیان ثوری بر در رسید گفت مردم از انقاس متبرک کن تو محروم اند فرمود قد الزمان و تغیر الاخوان.

نقل است که مردی امام را گفت که اہل فضیلت است و لیکن متکبر فرمود از کبر خود برآمد این کبر کبرائی است دیگر خود نمائی **مقالات** میفرمودند که بسیار معصیت که بنده را بخدا نزدیک کند و بساطاعت که دور کند که مطیع اعجب عاصی است و عاصی بامت مطیع و گفت خدا را در دنیا هم بهشت است و هم دوزخ بهشت دنیا عافیت است و دوزخ بلا عافیت آنست که کار خود بخدا گذاری و بلا آنکه کار خدا بنفس گذاری و گفت اگر اولیا را صحبت اعدا مضر بودی آسید رضی الله عنہا را از فرعون ضرر رسیدی و اگر اعدا را از اولیا منفعت بودی پس لرح علیہ السلام و لرح لوط علیہ السلام را نجات میسر شدی در پانزدهم ماه رجب سنه

یک صد و چهل و هشت هجری روز دوشنبه وفات یافت و خلفت گذشت امام موسی کاظم و عبدالله قطع و
اسمعیل را در بقیع دفن نموده شدند

ذکر امام الهام الجبار المقام وارث برکات حید لصفه امام محمد الباقر رضی

کنیت ایشان ابو جعفر و لقب باقر و نام محمد ولادت ایشان در مدینه مطهره پیش از قتل امیر المومنین حسین چهار سال
بود روز جمعه سوم ماه صفر سال پنجاه و هفت هجری و نام مادر ایشان ام عبدالله بود بنت امیر المومنین حسن بن
علی مرتضی رضی الله عنهم و پیغمبر صلی الله علیه و سلم با ایشان سلام رسانیده اند چنانچه در کتب سیر اوجابرین مشهور است
گفت روزی بار رسول الله صلی الله علیه و سلم بودم مرا فرمود که ای جابر رضی الله عنه که تو بانی آن وقت که ملاقات
کنی با یکی از فرزندان من که وی را محمد بن علی بن حسین گویند خدای تعالی وی را نور و حکمت خواهد داد و مرا
از من سلام رسان بدت عمر شریف ایشان پنجاه و هفت سال و بقول شخصت سال و بقول بعضی هشتاد و سه
و در تاریخ بخاری از امام جعفر صادق منقول است که عمر ایشان پنجاه و هشت سال و وفات ایشان در ربیع الاول
در سال یکصد و سیزده هجری بوده و بقول محبی بن معین در سال یکصد و هیزده هجری و بقول ابی یحیی
و مفسده و قبر ایشان در بقیع است نزد مزار امام زین العابدین و در مناقب الاولیا مسطور است که حضرت امام محمد
ولادتش روز جمعه ششم ماه صفر سنه شخصت و پنج هجری بود و مادرش فاطمه بنت امام حسن بود و عمر امام پنجاه و دو
سال و دوازده روز بود و روز دوشنبه ماه رجب سنه یکصد و هشت هجری وفات یافت و قبر بقیع است
شش سیر گذشت امام جعفر صادق علی و عبدالله و ابراهیم و احمد و حسین

ذکر سادات منبع الفیض و البرکات قدوة الزاهدین العابدین حضرت امام زین العابدین

کنیت ایشان ابو محمد است نام علی اوسط در سفینه الاولیا مسطور است که کنیت ایشان ابو محمد است ابو الحسن نیز
گفته اند و لقب سجاد و زین العابدین و هو ابن حسین بن علی المرتضی رضی الله عنهم ایشان امام چهارم از اولاد

ایشان بمدینه منوره بوده است پنجم شعبان روز شنبه در سال سی و سه از هجرت و بقول سی و هشت ایستاد
 و نام مادر ایشان شهر بانوست دختر یزید و چون از اولاد نو شیران عادل بوده یا سلافه نام مدت عمر ایشان شصت و یک
 سال یا شصت و دو سال بوده و بقول پنج و هشت سال بقول پنج و هفت سال بقول پنج و پنج
 سال وفات ایشان در شب پانجم یا ششم سال نو و چهار هجری یا نو و پنج یا نو و سه رومی نموده قبر ایشان
 نزد قبر حضرت امام حسن در جنبه البقیع واقع مدینه منوره است رضی الله عنه و در مناقب الاولیا مسطور است
 که حضرت امام زین العابدین رضی الله عنه تولدش بمدینه روز دوشنبه ماه شعبان سنه ست و اربعین بوده در
 پانزده سالگی امام را یزید حبس نمود بعد خلاصی از ان بمدینه استقامت ورزید

نقل است که هرگاه امام وضوی کرد و میبارک ایشان زردی شد ازین حال پرسید گفت که
 بی و انید که پیش که خواهم ایستاد

نقل است که یزید در سنه شصت و سه هجری مسلم بن عقیله را با دوازده هزار سوار بمدینه فرستاد که از
 اهل مدینه بیعت ستانند و گردن قتل و تاراج کنند اهل مدینه بر سر خندق جنگ کرده غالب آمدند چون فوج بکر
 مروان درون مدینه درآمد عبداللہ بن زبیر که بعد از امام حسین مردم با او گردیده بودند بکر سخت ده هزار مردم مدینه
 کشته شدند بقیه بیعت قبول کردند و بعضی گریختند

نقل است که مسلم بن عقیله امام زین العابدین رضی الله عنه را بچشم تمام طلب نمود چون امام در رسید مسلم
 برخاست و تعظیم نمود و گفت بفرما هر چه فرمائی امام در حق هر که شفاعت میفرمود قبول می نمود چون امام بخواه
 آمد مسلم را پرسید چه سلوک کردی گفت باختیار من نبود که دلم از خوف و صلاحت نبود و امام را پرسید
 چه لبهامی جنبانیدی فرمود می خواندم اللهم حدث السنوات السبع تا آخر مسلم بعد از فتح مدینه بطلب
 عبداللہ بن زبیر بطرف مکہ روان گشت در آن راه بکیم رفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمود من اذابه اهل المذنبه
 بسوء اذابه كما تذويع الملع في الملاء آخر وقت حصین را نائب خود ساخت حصین که را حاضر نموده
 منجیق نهاد ناگاه دغره بر سج الاخر خبر رسید که در نصف رجب الاول سنه شصت و چهار هجری بادشاه و کازا
 ذات الحجب ازین عالم رفت بعد مروان خارجی بر تخت نشست و در ان زمان امام مرقده ساله بنو چون زده سالگی

رضی الله عنه بمحربا قمر متولد گردید و هرگاه بیسی و هفت سالگی رسید امام جعفر صادق رضی الله عنه بخواه امام محربا قمر
رضی الله عنه متولد گشت و عمرا ام چهل و هشت سال و نه ماه بود که روز دوشنبه بیستم ذی الحجه سنه نو و چهار هجری
وفات یافت قبر وی در بقع ست هشت پسر گزاشت امام محربا قمر و عبد الله و زید علی و حسن و حسین و عمر
جعید الله رضی الله عنهم در مقبلة الاولیاء است که قبر ایشان نزدیک قبر امام حسن است رضی الله عنه.

ذکر سید شهید و سید سعد افندة کبیر البتول الضیقة قلب الرسول سلطان دارین
شیراز نشاتین سیدنا و مولانا ابی عبد الله اسمی من عند الله حسین الله
پاره جگر ۱۱ پاره کشت ۱۲

مختصر حال خیر آل حضرت ایشان اینکه کنیت ایشان ابو عبد الله است و لقب سید و رشید و امام سوم اندازند و گفته اند
ایشان در مدینه بود و در شنبه چهارم شعبان و بقول پنج سال تمام از هجرت بقول و از دهم رمضان و در پنجشنبه
و بقول آخر ماه ربیع الاول سنه سوم مدت حمل ایشان ده ماه و چند روز بوده میان امیر المؤمنین حسن رضی الله عنه
و علوق حضرت فاطمه زهرا رضی الله عنها یا امام حسین رضی الله عنه پنجاه روز بوده است و رسول الله صلی الله علیه
علیه وسلم ایشان را حسین نام نهاده اند ایشان را جمالی بوده که چون در تاریکی می نشستند از نور حسین مسبین تمام
مکان روشن می شد گویند حسین و حسن رضی الله عنهما پیش رسول الله صلی الله علیه وسلم گشتی می گرفتند
و رسول الله صلی الله علیه وسلم حسن رضی الله عنه را فرمود که بگو حسین یا فاطمه رضی الله عنهما گفتند یا رسول الله بزرگ
رامی گویی که خرد را بگیر رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که اینک جبریل علیه السلام حسین را همچنین می گوید
مدت عمر شریف ایشان پنجاه و شش سال و پنج ماه و پنج روز بوده و بقول پنجاه و چهار سال و شش ماه
و بقول پنجاه و هفت سال و بقول پنجاه و هشت سال بوده و شهادت ایشان در کربلا و در نذبه عاشورا
وقت نماز پیشین و بقول روز جمعه وقت نماز جمعه سال شصت و یک هجری روداده آورده اند که روز
قتل امام حسین در بیت المقدس بیچ سنگی را بر انداختند که در زیر آن خون تازه نیافتند و بعضی گویند که در آن
روز خون از آسمان بارید قبر ایشان در کربلاست و در مناقب الاولیاء مسطور است که حضرت امام حسین
رضی الله عنه سیطادوم حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم بود و خلیفه دوم حضرت علی رضی الله عنه صاحب مقام

و جامع کمالات اجتناباً سلسله چشتیه مخصوص با دست و سلسله قادریه هم بواسطه حضرت امام علی رضا متوسل با دست
و حضرت امام در خیم شجیان سنه اربع متولد شده حضرت علی کرم الله وجهه روایت نموده اند که روزی پیغمبر صلی الله علیه
و سلم بچانه افتاد و فرمود قدح شیر و خرپزه حاضر بود و همه با آنحضرت خوردیم آب و وضو طلبید و وضو کنایم
متصل قبله بعدا مشغول گشت که از گریه زمین رسید پرسیدن نتوانستم حسن می نگریست فرمود ای زن
مرا می نگری گفت یا جدی ترا گریان دیدم فرمود امروز بشمار یاده تر مسرور شدیم ناگاه حیرل در رسید و گفت همه
ایشان شهید شوند و در مضایح متفرق گریه تمام و دوا بخیر و عافیت کردم.

نقل است که چون یزید در راه رجب سنه شصت هجری بخت شست حضرت امام حسین رضی الله عنه
از دین منوره بکافه عظمه نقل فرمود اهل مدینه و کوفه بر بیعت نکردند اهل کوفه نوشتند که اگر امام توجه فرماید ما همه
بیعت کنیم قریش گفتند که دارالامان و وطن آبائی شماست نگذارید امام فرمود من برای امر دین میروم و از
تقدیر نمی گذرم حاضری شوم یا شهادت می یابم هر که اشتهادت مطلوب باشد همراه آید هرگاه امام جماعت
مومنان تا اگر باز رسیدند فوجهای یزید سواره شدند امیر لشکر عربین سعد بن ابی وقاص عبید الله بن زیاد که نائب
یزید بود هشتم و نهم محرم جنگ کرده و هم محرم سنه شصت و یکم هجری حضرت امام سبعی شمر و دی الجوشن شربت شهادت
چشیدند و کافه مومنان نیز شربت شهادت چشیدند یزیدیان سر امام را بریده و عیال و اطفال را مع حضرت
امام زین العابدین رضی الله عنه قید کرده پیش یزید بشوق بردند و در وقت ملاقات یزید امام زین العابدین گفت
ما ذا اتقوا لو ان اذ قال النبی لکم وماذا قلتم و انصحا خیر الامم
بعد از چند روز مجوسان را گذاشتند که به دین منوره واپس آیدند حضرت امام شش سپهر شربت امام زین العابدین
و علی اکبر و علی صغیر و عبید الله و علی اوسط و محمد جعفر و دو دختر گدازت سکینه و زینب رضوان الله علیهم این

سلسله علییه چشتیه

بدانکه حضرت سید خضر رومی قلندر را اجازت این سلسله از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
رحمۃ الله علیه رسید چونکه ذکر این سلسله تا حضرت سید صاحب موصوف و سلسله حلیه قلندر

گذشتہ لہذا بزرگانے کہ بعد حضرت سید صاحب بودہ اند مذکور می شوند۔

ذکر سلطان الطريقة برہان الشریعۃ الذی قتل بحسب الجبار القوی قطب الملتہ والدین بختیار الاوشی

نام ایشان بختیار بن احمد بن موسی ست مولد و منتشر ایشان از اوش فرغانہ است آن قصہ است
از توابع انجان و کاکی از ان بہت گویند کہ خواجہ را بقالے بود ہمسایہ در او اکل از و ام کردے و او گفتے
کہ و ام تو چون سی صد درم شود زیادہ ازان نہ ہی چون فتوح رسیدی ہم ازان ادا کردی بعدہ با خود
جزم کرد کہ بعد ازین و ام کنم بعدہ از فضل خدای عزوجل یک قرض نیرم صلاے او پیدا شدے کہ
ہمہ خانہ را بسپارے بودی بقال و انت مگر خدمت شیخ از من ناخوش ست کہ و ام نمی ستانے بخوای خود را
بہت تفحص حال بر جرم شیخ فرستاد جرم شیخ حال بوی کشف کرد بعد ازان کا کہ پیدانش از شیخ نظام الدین
نقل ست کہ می فرمود کہ شیخ معین الدین تا پانصد درم شیخ قطب الدین را اذن کردہ بود کہ قرض کند
چون کار بکمال رسید ازان نیز دست برداشت و شیخ محمد نور بخش در سلسلہ الذہب ذکر او چنین کرد ہست

بختیار الاوشی کان من اولیاء السالکین المتراضین بالخلوۃ والغرۃ و قلة الطعام و قلة
المنام و قلة الکلام والذکر بالذکر و ام فی کلا ربعینات ولہ فی احوال الباطن شأن کبیر و فی خفیہ
بزرگ خواجہ معین الدین چہی ست از اکابر اولیاء واجلہ اصفیاست قبولے عظیم داشت و بغایت ترک و
تجرید و فقر و فاقہ موصوف بود و نہایت استغراق داشت در یاد مولی و چون کسی بزیارت او آمدی دمانے
بایستی تا بخود باز آمدی آنکاہ آئینہ مشغول شدی از حال خود یا حال آئینہ چیزی بگفتندی بعدہ گفتے مرا
معذور دارید و باز بحق مشغول شدی و اگر یکے از اولاد او برے اورا ازان خبر شدی مگر بعد ازان بزمانے
و در سیر الاقطاب می گوید کہ اول دیرا بختیار نام کردہ بودند ہمان زمان از حضرت حق سبحانہ مخاطب بخطاب
قطب الدین گشت ولیکن و در آت الاسرار می آرد کہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ اورا از راہ ہرباتی اکثر
قطب الدین بختیار فرمودی ازان وقت دیرا لقب بختیار شد و نسب وی قدس سرہ صاحب سیر الاقطاب

حضرت امام حسین بن حضرت علی کرم الله وجهه بدین طریق رسانیده است که قطب الاقطاب اجماع قطب الدین
 بختیار راوشی قدس سره ابن سید موسی بن سید احمد اوشتی بن سید کمال الدین بن سید محمد بن سید احمد بن
 سید اسحاق حسن بن سید معروف بن سید احمد شیبی بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن سید شید الدین
 بن سید جعفر بن امیر المؤمنین حضرت امام محمد تقی الجواد تا حضرت علی مرتضی شیرازی رضی الله عنهم و آنحضرت قصبه
 اوشتی بوقت نیم شب متولد شد در آن هنگام چندان نور ظاهرا گشت که تمام خانه را فرو گرفت و درش پنداشت
 که آفتاب طلوع کرده است باقی حال از سنابل و سیر الاقطاب و خیر الجالس سیر الاولیا و مرآت الاسرار و قبا الاقطاب
 و اسرار السالکین و سیر العارفين و شجرة الانوار و ان جست -

نقل است که در خانه شیخ علی سجری صحبت بود خواجہ ہم در اینجا حاضر بود و قال ابن بیت شیخ احمد جام خواجہ
 گشتگان خنجر تسلیم را هر زمان از غیب جانے دیگر است

خواجہ را این بیت در گرفت چار شبانه روز در تحیر مانده به شب پنجم رحلت کرد و فات حضرت خواجہ روز و شنبه
 و نر و صاحب مرآت الاسرار شب و شنبه چهاردهم ماه ربیع الاول سنه ششصد و سی و سه و بر و ایستای شیخ
 در زمان سلطان شمس الدین محمد شریف ایشان پنجاه سال و بقوله پنجاه و دو سال بر و ایستای فقید و چار
 سال علی اختلاف الاقوال قبر شریف در دهلی متصل حوض شمسی است و در مناقب اولیا سبط است که شیخ احمد
 شیخ محمد لیسران حضرت خواجہ بودند و از جمله خلفایش مجد الدین جرجانی و شیخ ضیاء الدین رمی و شیخ حسن دلو
 و سید خضر رمی اندانتهی و از غلم و اشراف خلفاء ایشان حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر است نام ایشان سید
 ابن عزالدین محمود است سلطان و اعلان حق و برهان فائزین ذات مطلق بودند و در طریق تصوف شانه
 بزرگ آئے سترگ و اشتیاق جمیع مشائخ بکمال عشق و عرفان و محبت و وجدان ایشان متفق اند و آن وقت
 ریاضات شاقه و تجرید و فقر و شوق ایشان که می داشتند بی هیچ یک از این طائفه میسر نشد و در کشف کرامات
 و وجد و حال و هیبت و شجاعت عظیم المثال بودند و جمیع علوم متبحر و محبوب ترین خلفاء خواجہ قطب الدین
 بختیار کاکی اند حضرت خواجہ معین الدین در باب ایشان فرموده بودند که بختیار شاه بازمی غطیم را البصید آورده
 است که جز به سده لمبتهی آشیانه نگیرد این شمع است که عالم را منور سازد و هر از عالم ارتفاع و شفاعت

خواهند یافت و ذات حضرت شیخ فرید روز شنبه پنجم ماه محرم سنه شش صد و شصت و چار هجری بقولش شصت نه
دبر ولایت نود و زمان سلطان غیاث الدین بلبن و داده مدت عمر ایشان نود و پنج سال و بقولے نود و سه سال
و قبر و تضرع جود هن عرف پاک بن کما از توابع لمتان ست در حجره خاص واقع شد.

ذکر بدر العارفین شمس الواصلین کاسر اصنام الغیر و الغیری
ناصر خیام الوحدة والاحدیة مهبط تجلیات الشهود
محور کرة الوجود قطب الاقطاب معین الحق والدین حسن
ابن اسید غیاث الدین حسن الحسینی الرضوی السجری

مولد و اصل ایشان سجستان ست و نشو و نما در دیار خراسان سجری بفتح السین و کسر یاء سکون الحمیم و زاء الحجر
حضرت شاه ولی السجدت دهلوی در انتباه فی سلاسل اولیاء الدمی فرماید که نسبت بیستان بیستانی را
بیزبان عربی سجستانی و سجری گویند و این تقریب ست و تقلید کرده اند شاه صاحب مجد و این خلکان ابن
ما کوله را و آنها تقلید کرده اند جهری را و همچنین ست و معجم البلدان و فی جامع الاصول منسوب الی السجری
لسجستان و منه البودا و لسجستانی صاحب السین و البوسعید عثمان بن سعد الدارمی و ابن جبار عبد الاول
و جماعة از حفاظ المکافی القاموس و المصراح و در شرح فخر الحسن ست که قال الشيخ عبد الغزیز الدهلوی فی بیستان
المحدثین فی ترجمة البودا و وقع لابن خلکان مع کمال علمه بالتاریخ و تصحیح الانساب فی هذه النسبة غلط قال النسبة
الی سجستان او سجستانیة قرية من قرى البصرة قال الشيخ تاج الدین السبکی بعد نقل هذه العبارة و هذا هو المصوب
ان النسبة الی الاقلیم المعروف ببلاد الهند انتهى و لفظ السبکی من سجستان الاقلیم المعروف ببلاد الهند و هم ابن خلکان
قال سجستان قرية من قرى البصرة قلت هذا عجیب منها فان عبارة ابن خلکان فیما رأیت من غیر واحد من
النسخة ایضا تکرر و هو ان هذه النسبة الی سجستان الاقلیم مشهور و قبل بل نسبة الی سجستان او سجستانیة قرية من قرى
البصرة و اند علم و نیز شاه صاحب می فرماید که ان منسوب ست لسجستان خلاف قیاس انتهى فی تهذیب اللسان

وبقال لابی و دلسجستانی و سنجری و سنجری سحستان انتی و در شترک یا قوت حموی ست که سحستان کبیر سین معل
 و جیم و سکون سین ثانیه بعد از ان تاسی مشناه قوتانیه و الف و نون شهر لیت در میان خراسان و مکران و سهند
 و مکران انتی و ابن حوقل تفصیل این شهر به بیان حدود نوشته است و در باب ست که نسبت بسجستان سنجری
 کبیر سین معل و سکون جیم و زلسی بحیره بر خلاف قیاس ست و سحستانی نیز نسبت آیده انتی حضرت ایشان میر
 حضرت خواجہ عثمان ہارونی اند و در ہندوستان بر حلقہ چشتیان ولادت با سعادت وی بقصبہ بھڑ سال
 پانصد و سی و ہفت و بقول شش صد و سی و در خراسان نشو و نما یافتہ ایشان از سادات صحیح النسب اند
 کہ بر وازدہ واسطہ بابیر اللومین علی مرتضی میرند حال تفصیلی حضرت ایشان از مافیہ چشتیہ عموماً و کتاب
 انیس الارواح ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کہ حضرت خواجہ در بہشت و بہشت مجلس جمیع کردہ اند
 و تحقیقہ الراغبین خصوصاً باید دریافت مدت عمر نو و ہفت سال و بقول یک صد و ہفت سال و فات
 روز و شنبہ ششم رجب در سہ شش صد و سی و دو و بروایتی روز و شنبہ ششم رجب سہ شش صد و
 ست و ہفت بقول صاحب کلمات الصادقین دزد و بعضی سی و سہ و بروایتی سوم ذی الحجہ سال مذکور
 در زمان سلطان شمس الدین التمش واقع شدہ قول اول اصح ست و عرس ایشان در دیار ہند و ستان و ششم
 رجب می کنند و از آفتاب ملک ہند تاریخ وفات وی برمی آید و قبر در دارالاسلام اجمیر شریف بھڑو چمن
 بودہ و اجمیر شہر لیت پرفیض و پرنور متصل شہر تالابی ست عظیم و نام آن ساگر تالاب شدہ و وجہ تسمیہ اجمیر
 آنکہ آجہارام راجہ بود از راجہ ہاس ہندوی تاجہ غزنین ملک داشت و نیز آقا آفتاب را گویند میر پور
 ہند کوہ را گویند و در تاریخ نامہ ہاس ہندو نوشته اند کہ اول دیوار سے کہ بر سر کوہ و در ہندوستان بنیاد نہادہ نام
 ہمین دیوار ہاست کہ بالاسے کوہ اجمیر ست و اول حوضے کہ بر سرے زمین در ملک ہند کافتند چکر آ
 از اجمیر چہار کردہ کہ ہندو آن را می پرستند و در ہر سال شش روز وقت تحویل عقرب جمع می شوند
 و غسل می کنند و آنہا کہ از ایشان قائل قیامت اند می گویند کہ قیامت از ہمین حوض شروع خواہ شد
 و آن راجہ آجہارام از ہم ہندو کہ این ملک داشتند پیشتر بود و پتھور اہلترین آنہا بود کہ سلطان بھلال دین
 سام بہد باطن خواجہ آن ملک از گرفت و شہر را گور آباد کردہ پتھور است

ذکر انام النمام قدوة الاولیاء العظام مقتدای اہل العرفان حجتہ الحق علی الخلق قطب الارشاد شیخ عثمان ہارونی

موجودہ المجاہد حضرت حمید قلندر صاحب نصیر الدین چراغ دہلی می نو لید کہ اس کلمہ ہرونی ست منسوب بہ رون
قریبیہ و مسکن شیخ و در ملفوظ حضرت خواجہ است کہ قصبہ ہارون در لواحق نیشاپور در ملک خراسان ست حضرت
شاہ ولی اللہ محدث دہوی در الفتاویٰ می فرماید کہ ظاہر نزدیک فقیر آنست کہ نام وطن حضرت خواجہ عثمان ہارونی
است و ہارونی نسبت باوست بخلاف قیاس الداعلم ایشان مرید جامی شریف زندنی اند قطب وقت
و یکجا عصر بودند و صحبت بسیاری از اکابر و بزرگان رسیدہ اند از حضرت خواجہ معین الدین حینتی منقول است
کہ رونے شیخ عثمان در ایام سیاحت بجائے رسیدند کہ مسکن مغان بود آنجا آتشکدہ بود کہ رونے بیست ہاروی
ہمزمہ در انجامی انداختند و آتش آن ہرگز نمی مرد ازین معنی پرسیدند کہ پرستیدن این آتش چه فائدہ دارد چرا خدا کی را
نمی پرستید کہ آتش مخلوق است جواب اند کہ دیکش با آتش را بسیار بزرگ داشتند شیخ فرمودند کہ تو انی دست دیا
خود را در آتش اندازی جواب داد کہ خاصیت آن سوختن ست کہ قدرت باشد کہ نزدیک آن تو اندرف حضرت
شیخ طفلی کہ در کنار مغ بود گرفتند و بسم اللہ الرحمن الرحیم قلنا یا ناد الخ گفتہ در آتش انداخت او چارست
دران ماندہ بر کہ بیچ آیسید بر و رسیدہ بود از مشاہدہ این کرامت جمیع مغان بر قدم شیخ سر نہادند و ہمہ بشرف
اسلام شرف شدند آن پیر مع پسر از جلا و لیائے روزگار شدند از حضرت خواجہ خواجگان نیز منقول است
می فرمودند کہ وقتے ہمراہ پیر دستگیر خود خواجہ عثمان ہارونی در سفر بودم رونے بکنار و جلا رسیدیم کہ دران وقت کشتی
حاضر نبود حضرت پیر فرمود چشم پیش کن فرمان بجا آوردم باز فرمود چشم بکشا کہ نام خود را خواجہ خود را بکنار
آن سوے دیدم زمین بوس نمودم و ہم خواجہ معین الدین فرمودند کہ حضرت خواجہ عثمان می فرمودند کہ حق تعالی
را دوستان اند کہ اگر یک ساعت در دنیا از و محبوب مانند نا بود گرد و نیز فرمودند کہ در ہر کہ این سہ غصلت بود
اود دست حق ست سخاوت چون سخاوت دریا و شفقت چون شفقت آفتاب و تواضع چون تواضع زمین
وفات ایشان شانزدہم ماہ شوال و بر دایے پنجم ماہ مذکور و قبر در کجہم ست در ساقب الالیاست تاجی و

او هفتاد و نهم ماه شوال سنه شش صد و هفده هجری بوده و هزار و در حین لعلی است نزد و یک سال عمر داشت .

ذکر برهان الاولیاحجه الاصفیا طائف کعبه اصفاف از ائمه
المصطفی منزله عن النقایص الدنیاء الدنی حضرت حاجی شریف زندی

در طبقات بسکی است که حاجی بلغت عجم منسوب است بسوی کسی که حج کرده است زندی بدو نون مشهور است و در
سطح المعجید زندی بغیر نون است و فی القاموس آن بلده است به بخارا و منه ثوب زنجی و حیل بخارا زنده بلده
آخری به بخارا و زنده بلده بالروم انتهی حضرت ایشان خلیفه عظیم خواجه مسعود و چشتی اندچیل سال در گنایمی و غیر
در صحرا گذران نمودند که اوقات برگ درختان می خوردند و از نخل الطلح خلق تغذوا شدند چون فاقه شدی صد
از کعبت نماز شکرانه ادا کردند و گفته که فقر و فاقه طریقه انبیا و اولیا است بیچاره حاجی را که آن عنایت شود در خود
چگونه بگذرد و شکرانه بیجا و چاره نماید تا این خرقه ایشان که پوشیده است فردا میان درویشان شمرنده نگردد و حشر
ببینان ایشان یابد شخصی سلطان سنجر را بخواب دید پرسید که خدای تعالی یا تو چه کردی گفت اولاً لغو شکران جانب
حکم کرد که مراد و زنج بر تدرین اثنا حکم رسید که قلان روز در جامع دمشق سعادت ملازمت حاجی شریف زندی دریا
از برکت آن پیام زیدیم وفات می نمود جب مروی است و هم سنه شش صد و دوازده هجری واقع شده و در آن عمر شریف
یک صد و نوبست سال بود و قبر شریف در زنده است در سفینه الاولیا است که خواجه حاجی شریف مرید خواجه مؤدود
اند وفات ایشان در ششم جب و در سیر الاقطاب است که مرقد منوره آنحضرت در شهر قنوج بر کنار دریا متصل شهر
جانب شمال واقع است اگر چه تشریف آوردن ایشان در هندوستان در بجای حلت فرمودن اصلاً و طلقاً از هیچ
کعب سیر و مشایخ ثابت نیست لیکن اندران شهر و بزرگان شهرت تمام دارند بسبب توافق صلیح سیرالافغان
غالباً شیهه برداشته که دانی اقتباس الانوار -

ذکر اسوة اهل الکشف و الشهادة ارباب العرفان الوجودی حضرت خواجه مسعود و چشتی

منسوب به چشت که بزرگوار معجبه و سکون الشین المعجبه و فی آخره آثار المشاة القوانیه که دانی حاشیه النفقات

لما عبد الغفور الاری علیه رحمة الله الباری و آنچه در آتیه است که مشهور بر السیاحه کبر جمیع است و ضبط کرده است
 ملا عبد الغفور الاری بفتح کاتب الحروف گوید که این در نسخه بنویخته است و پشت و اندکی بلده ایست از بلاد
 خراسان بنا حیره است و درین زمان ورا بوشا قلعه می گویند شهر سیت بر دره کوه دو منزل است از بهرات دیگر قریه
 ایست باین اچه و ملتان در هندوستان حضرت ایشان در سن هفت سالگی قرآن مجید حفظ نموده بانفیلان و سکیان
 هم صحبت بوده جامه نو هرگز نپوشیدی وی را کشف قلوب و کشف قبور و کشف ارواح بسیار حاضر الوقت بود
 کسی که بخندش آمدی احوال دلش یک سیکت زبان می آورد و بر قبر کسی که داشت حالتش بیان می فرمود
 چون بسن بست و شش سالگی رسیدند والد ماجد ایشان خواجه یوسف چشتی وفات فرمودند بموجب وصیت
 به تمام مقام پیر گشتند در علم ظاهر و باطن به نظیر وقت بودند و جمله شایخ آن نامه حلقه گویش می بودند لقب
 شریف می قطب الدین است وفاتش در ذره ماه رجب سنه الف و ست و هفت هجری در زمانه سلطان
 معز الدین بخیری واقع شده بچشت در جوار آب است کلام خود آسوده اند مدت عمر شریف بود و هفت سال بود.

و ذکر شمع نجم اسرار پر وانه روی لدا مستغرق بر صدای کن فیکون معز
 در زمره انی اعلم لا تعلمون خواجه ناصر الدین ابویوسف چشتی ابن محمد سمعان

خواهر زاده و مرید و تربیت یافته خواجه محمد بن خواجه احمد چشتی اند گویند که خواجه محمد همشیره داشتند که سن او
 پهل سال رسیده بود و بجهت خدمت برادر اراده ترویج نداشتند و بطاعت و عبادت حق مصروف بودند شب
 خواجه محمد بزرگوار خود خواجه ابوالاحمد را بخواب دیدند که فرمود در ولایت شام طایان مرویست محمد سمعان نام
 تحصیل علوم کرده و صالح است خواهر خود را با عقد کن خواجه او را طلب داشته همشیره را با عقد کرد خواجه
 یوسف در چشت از ایشان متولد شدند که احوال ظاهر و کمالات باهر داشت و علم اکمل و عمل افضل در ذات با کائنات
 آفریدگار آفریده خرقه فقر و ارادت از خال خود حجه ایشان حضرت شیخ ابو محمد چشتی پوشیده در آخر عمر سکر و حیرت حال
 غلبه کرده بود گاه بودی که خادم آب وضو بر دست ایشان ریختی ایشان در آناسه وضو غائب می شدند
 و ساعتی در آن غیبت می ماندند و باز حاضر می شدند و وضو را با تمام می رسانیدند وفات ایشان چارم بیع الاخر

و بقولے سوم ماہ رجب سنہ چار صد و پنجاه و نہ ہجری رو داده و مدت عمر ایشان ہشتاد و چار سال بوذہ و قبر ایشان در حشت ست۔

ذکر مطلق از زبان درویش دوست ام خرم و شادان زبده الواصلین
و عمدة الکاملین گوہرکان حق و راستی شیخ ابو محمد حشتی

ایشان خرقہ خلافت از دست پدر خود خواجه ابو احمد حشتی دارند در ہمہ اطوار شائستہ و با انواع کرامات و صفات آراستہ ولی مادر زاد بوذہ شائستہ و در تہ بلند داشتند لقب ایشان ناصح الدین ست در سیر الاولیاء است کہ ما در صراطہ آنحضرت گفت وقتیکہ خواجه ابو محمد چار ماہہ در کم سن بود صدای کلمہ طیب گویم فتادی با پدرش گفتیم فرمود بشارت باد ترا کہ فرزند سعادت مند و ولی از لطن قبول جوید خواہد آمد و منے پدرش شستہ بود و دیوسے حل نمود و گفت کہ السلام علیک یا ولی احمد خلیفتی آوائے آمد از کم کہ کسی مفہوم نکرد ما در ایشان گفت معلوم نیست کہ در کم دختر است یا پسر تو و همچنین میفرمائی حضرت خواہد فرمود کہ الہ جل شانہ بمن بشارت داده است و در لوح محفوظ نیز خواندہ ام کہ مرا فرزندے ولی مادر زاد خواہد آمد گویند کہ در غزوہ سومنات ہمراہ محمود سبکتگین بوزند و برکت قدم مبارک ایشان سومنات فتح گشت ولادت ایشان در شب عاشورہ بود و عمر شریف ایشان ہفتاد سال بود و در سنہ چار صد و بہشت و یک ہجری بتاریخ چارم ربیع الثانی و بقولے غہ رجب سنہ چار صد و یازدہ ہجری و بقولے چارم ربیع الاول و مزار شریف در حشت و قصہ رفتن ایشان در سومنات در نفحات مسطور ست۔

ذکر سراج الاتقیاتاج الاصفیا لسان
الغیب مقبول حضرت الاحد خواجه ابو احمد حشتی

حضرت ایشان با انواع حالات و کمالات آراستہ و در قنای حدیث گم گشتہ و بیچ سرے از اسرار حق بیرون ندادہ و خرقہ فقر و ارادت از دست حضرت خواجه ابو اسحق پوشیدہ در سیر الاقطاب می نویسید کہ خواجه ابو احمد کہ لقب بہ صدقہ الدین ست پسر سلطان فرسنا فہ کبیر فہ اورا و سکول سین حملہ و نون مفتوح و فہا

در لغت بمعنی نوروز از شرق است و چشت و امیران ولایت بود وی قدس سره صحیح النسب از سادات حسنی است و نسب او بحسن مشنی میرسد.

منقول است که روزی آنحضرت به جلد رسید و مقتاد و نه نفر همراه دشت گشتی موجود بود فرمود که بایست هر سه حلقه گیریم و در گوئیم پس همچنان کردند و سلامت از دجله برگزشتند چنانکه پایی کسی هم تر نشد در آن وقت بخت و چارتن کاfran هم حاضر بودند همه مسلمان شدند و همچنان از آب نهانیز در گذشتند و در آنک ایام شیخ کامل شدند **نقل است** که آنحضرت سی سال خواب نکرد و هم سی سال مضولیش جز بیکه توفیق شکست و گاهی آب سیر نخورد چون سه و چهار فاقه شدی یکسے اظهار کردند و شکرا از نوئے و بعد هفت روز بطعام افطار کردند مدت عمر شریف وی نو و پنج سال بود در زمان خلافت معتصم بالله که خلیفه بیستم از خلفای عباسیست بتایخ سوم ماه جمادی الثانی سنه و صد و شصت هجری و بقول ششم ماه رمضان المبارک سنه مذکور و متولد شدند در زمان خلافت ابو بکر عبدالکریم بن مطیع که است چارمی خلیفه بود از خلفای بنی عباس در یکم جمادی الاخری و بقول او هم سال سه صد و پنجاه و پنج هجری و وفات فرموده از مبارک در قصبه چشت کسی کرده از میراث است واقع است

ذکر ملک المشایخ بالاتفاق استاد ائمه الافاق مقتدا الوقت بالاستحقاق حضرت خواجه ابواسحق الشامی العسکری

منسوب بعسکری به تسمیه کاف نام موی است که او را عسک بن عثمان ثنائی مثلث بن عبد الدین ازو شاید این نسبت بسوی همین کس است و اما آنچه که صاحب صحاح عسک بن عدنان برادر معد بنون پنداشته آن خطاست و شهره در شام و نسبت شیخ بسوی همین شهر بوده ایشان از کبار مشایخ زمان در و ساسی او یکا دوران خود بودند و در کثرت و کرامات آپته از آیات الله بودند بار جال الغیب صحبت می داشتند و لقب شریفش خریف الدین است و خرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه مشاء علو دینوری پوشیدند و در طاعت اشرفی است که می بوجب امر الهی بنیت بیعت از ملک شام در لغت او بخیر است حضرت خواجه مشاء رسید مرید شد حضرت خواجه پرسید که چه نام داری گفت ابواسحق شامی خواجه فرمود که از امر و تر ابواسحق خشی خندانند

که خطای چشت از تو هایت یا بند و هر که بتو پیوندا رادت نماید و را نیز تا قیامت چشتی خوانند پس از تربیت
 ابواسحق چشتی / اخرت ارادت پوشانیده چشت فرستاد از ان و ز خواجگان چشت پیداشند -

منقول است که چون آنحضرت سوی اهل دنیا دیدی فرمودی اقب من کل المعاصی للمحظی و غیر
منقول است که آنحضرت هرگاه خواسته که جائی سفر کند در طواف العین بدانجا رسیدی هر چند که آن مقام دور
 بودی زودتر رفتی و فات وی در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه صد و پهل سه هجری است بقول صاحب خزینه صفیا
 و مرقد منوره او در حلقه لفتح عین و کاف مشدود که بلده ایست از بلاد شام گویند که از سنگام حلت هر شنبه انجری بزرگ
 از غیب بر سر مرادش تا دم صبح روشن می ماند و هیچ باد و غبار و باران آسب بدو نمی رسد آری
 اگر گیت سحر با گیت چرخ مقبلان هرگز نمیرد

ذکر شمس الفقرا بدر العرفا ماحی سوم لبشری حضرت خواجه ممشاد علوی بنوری

علو بنیمین تشدید او چنانکه کور است از خیر الحیا پس آنچه در انتباه است که آن کسب فکون پس آن بنوری
 دیگرست چنانکه مجد دین خلکان گفته اند و ابن اثیر کسب دال جمله نوشته و سمعی گوید بفتح دال و این صحیح نیست قاله
 ابن خلکان در ملفوظ حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی مرقوم است که در سوال تحقیق همین ملفوظ شاه صاحب
 ارشاد فرموده اند که علو بنوری کسب عین و سکون لام و وقت و او و بفتح دال جمله و سکون یا بمعنی بزرگ سر
 اکثر می گویند و هر که بزرگ می انگارند به همین القاب و از می دهند انتهی با جمله و بنور شهرست از شهرهای جلیل
 قریب از بهمان و در بغداد نشو و نمایافته و هم شریف او خواجه علو است و لقب می کریم الدین از بزرگان مشایخ
 عراق اند و در علم ظاهری و باطنی و کرامات یگانه آفاق و خرقه فقر و ارادت از دست خواجه همیره بصری پوست نید
 ایشان سی سال در مجاهده و ریاضت بسر بردند و بعد از هفت روز افطار کردی چنانچه بکبت دفع خشکی همین
 اند که آب خوردی و بیک خرافقهاعت کردی و این کاتب الحروف از اکثر کتب تواریخ چنان معلوم کرده که حضرت
 علو بنوری همان ممشاد بنوری است و از سیران خود نیز چنین استماع دارد لیکن صاحب مرآة الاسرار
 علو بنوری را جدا بر حضرت خواجه ابواسحق شامی نوشته و ممشاد بنوری را بزرگ دیگر قرار داده و نزد فقیر

روایت صاحب مآثر الاسرار خالی از ضعف نیست و اسد علم تحقیق الحال -

منقول است که شخصی از آنحضرت پرسید که دل خود را چون می بینی گفت سی سال است که دل خودم کرم کرده
از آنچه جمله صدیقان درین حالت دل خود کرم کرده و نیافته اند من چگونه بایم و هم گفتم که اسد تعالی عارف آئینه
داده است در سر که هرگاه در آن گرد خدا بیند و نیز گفته که چهل سال است که بهشت را با هر چه که در دست برین عمر
می کنند گوشه چشم بعاریت بدو داده ام وفات ایشان در چاردهم ماه محرم الحرام سنه دویست و نهم هجری قمری افتاد

ذکر سلیمان ملک لایزال سر حلقه شادان لایبالی فائز بکمالات لفهت فخری خواجه هبیره البصری

هبیره روزن فیه البصری با فتح باب موصوفه و سکون تحقیق و فتح رله جمله است حضرت ایشان پیشوای علما
و اولیای وقت بودند و در معرفت میان شاخ کبار معروف و مشهور درجات رفیع و مقامات عالی داشتند و خرقه
فقرو ارادت از دست حضرت خواجه حلیه عرشی پوشیده بودند ایشان را ریاضات شاقه و کرامات عالی بسیار
بوده است در تربیت مریدان دست قوی و قبولیت تمام داشتند و از بس که در حفاظت اسرار امین بود و لقب
باین الدین گشتند و در مآثر الاسرار است که حضرت خواجه صاحب خانواده بود و در پدانش خود را هبیره باین می نامیدند
ایشان یکصد و بیست سال عمر داشتند و در هفتاد و سه سالگی دانشمند بنحوی شدند و در چند سال حفظ کلام ربانی
نمودند چنانکه بفرموده دو ختم قرآن کردند و هیچگاه و ضلوعش جز بمتن و ضلوعش و تاسی سال بکرم مشغول
بود و مجاهده و ریاضت شاقه می نمود -

نقل است که وقتی آنحضرت می گریست می گفت که آهی هبیره بیچاره غریب است اگر حساب از من
پرسی طاقت ندارد که حساب بر تو آسان کردم و آمرزیدم و ترا در بهشت در آرام پس کالایشان بجائی
رسید که هر کس از من محبت و ارادت بخدایت بایرکت او رسید نهمت به غایت مشرف شده و توجیه باطن
هر چه خواست میسر شد در سیر الاقطاب می آرد که آنحضرت بعد پنج و شش روز افطاری کرد و چندان میگفت
که مردم گمان می برند که میباید اهلک شود تا که بعضی اوقات خون از چشم مبارکش می چکید و فانی ایشان میفهم

ماه شوال سنه دو صد و هشتاد و هفت بر و ایستیم هیز دهم ماه شوال و مدت عمر یک صد و بیست سال و بر و ایستیم
صد و سی سال بود و قبر بزرگ است در بصره است.

اذکر قمری شاخسار احدیت بلبل مرغزار صمدیت سرست جام پاک بغمشی حضرت خواجه خذیفه قمرشی

ایشان از کبار مشائخ روزگار و پیشوای صاحب اسرار بودند و در زهد و طریق و ترک و تجربه و نظیر وقت و در
علم سلوک تصانیف بسیار دارند و زن نمی داشتند و بعد از سه چهار روز و گاهی بعد از پنج و شش روز افطار
می کردند و آن وقت هم زیاده از سه لقمه تناول نمی فرمودند و می فرمودند که عندی درویش ذکر است و میرویش
که شکم پر کرده بخورد خام است و بعد بطن بخورند و خود پرست اگر چه او را مقته خوانند لیکن از صحبت او باید که سخت
القباب ایشان سید الدین است خرقه کفیه و ارادت از سلطان ابراهیم بن ابراهیم پوشیده و هر نعمتی و امانتی
که خواجہ ابراهیم از حضرت خضر و امام محمد باقر و خواجہ فضیل بن عیاض یافته بود در آخر حیات تمامی بوی داده
خلیفه و جانشین خود گردانید و از وی تا حال همان امانت بطریق سلسله صحیح در سلسله چشتیه معمول است
و سبب ارادت او خواجہ ابراهیم در کتب معتبره چنان است که روزی حضرت پیشوای آمد و گفت که اگر قرار بر بی
باید صحبت ابراهیم بن ابراهیم اختیار کن این سخن درویش موثر آمد پیش خواجہ ابراهیم آمد سر بر زمین نهاد حضرت
خواجہ تواضع بسیار کرد و بر خاست و در کنار گرفت و فرمود که خاطر جمع دار بعد چند روز کار تو می کشاید پس
خواجہ خذیفه مرید شده گوشه گرفت و بخیال مشغول شد حضرت ایشان درس شانزده سال عالم علم اللهی گشتند
و شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت مرتب ساخته و همیشه پلاس پوشید می و خلوت گزیدی و دائم البکا
بود و اخلاقی می پر سید یا خواجہ گریه دائمی بصیت فرمود از آن است که نمی دانم که در کدام فرقہ ام فریاد فی الحقیقه
و فریاد فی السعیر فرموده است شخصی گفت چون این نمیدانی که در کدام فرقہ هستی پس بصیت
جرامی کنی حضرت خواجہ لغوه زده بهیوش گردید چون بهوش آمد با لفت آواز داد چنانکه همه حاضران شنیدند
که ای خذیفه من ترا دوست دارم و برگزیده ام و برابر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در بهشت آرام

در آن مجلس سه صد کس از کفار اسلام قبول کردند.

نقل است که قریب هفتاد سال از سجاد پائے مبارک آنحضرت برخاسته بود و حاجیان هر سال می گفتند که حضرت خواجه ادریس المدو بیت المقدس دیده ام و حضرت خواجه در سفر و حضر همیشه با سلطان ابراهیم می بودند و جمیع مشایخ وقت را دیده بودند کرامات و خوارق ایشان بسیار اندام عبدالی یافعی در روضه الراحین اکثر حکایات احوال کمالات ایشان ذکر کرده اند وفات ایشان چاردهم شوال و بقولے بسمت و چارم سنه دو صد و پنجاه و دو هجری است و بقولے سنه دو صد و هفتاد و شمش و مرعش بفتح میم و سکون را و فتح عین ضعی است از نواحی دمشق و در انتباه است که کبیر شین شهر بسمت از ذوالحج شام.

ذکر سلطان التارکین برهان الواصلین حضرت

خواجه ابراهیم بن ادیم بن سلیمان بن منصور

کنیت ایشان ابی اسحق است کما فی النفعات و فی التہذیب و مختصرات ادیم بن منصور بن یزید بن جابر و قال الحافظ ابو عبد الله بن منہ جابر بن ثعلبہ بن سعد بن حلام بن غزیه بن أسامہ بن ربیعہ بن ضبیعہ بن عجل بن نعم نسب ابراهیم بن یعقوب عن محمد بن کنانہ از ابناے ملوک بلخ اندر خرقہ خلافت از دست فضیل بن عیاض یافته و آنچه کبر زبان عوام مشہور است کہ ایشان از اولاد حضرت عمر فاروق اند این امر غیر محقق است صلی نذر اسب ترک او سلطنت اطرق بسیار اند و تذکرۃ الاولیاء نفعات و لطائف اشرفی باختلاف مذکور اند کہ خواہد آنجا بنگرد بخیاں طوالت اینجا نوشته نشدند باجمہ حضرت ابراهیم در آخر از نظر زمان پنهان شد ند معلوم نیست کہ قبر ایشان کجاست بعضی در بغداد بہ پیلوے امام احمد بن حنبل کہ گویند بعضی در شام آنجا کہ قبر لوطیہ غیر نیست و نفعات گویند کہ دفاتش در شام در سنہ یک صد و شصت و یک بر ریائے دو صد و ہشتاد و بر ویائے در سنہ یک صد و شصت و دو ہجری و بقولے در سنہ یک صد و شصت و شمش ہجری و بر ویائے غرہ ماہ شوال و نذر بعضی ششم جمادی الاولی در زمان خلافت ابو عبد الله محمد بن عبد الله و انقی کہ خلیفہ سوم بود از بنی عباس واقع شد و بقول صاحب سیر الاقطاب بسمت و شمش جمادی الاولی سنه دو صد و ہشتاد و ہجری.

وذكر حجة اهل زمانه فيما قاله ائمة او انه قدوة اهل الرواية والكتابة
فرو زمانه في العبادة كما ذكر الذهبى ثم السيوطى قطب دائرة الولاية
صاحب الجود والكرم الفياض ابى على الفضيل بن عياض

كبير العين كان جامع الاصول وغيره ابن مسعود بن بشروى ثقات ابن جبان عياض بن منصور رتبهم ثم الليث بن
الحجر اسانى المروزي الكوفي ثم المكي وقد افرد مناقبه خلق منهم ابن الجوزي في مجلد جود و يروي عن منسوب است يروي عن ابن
حنبل بن مالك البجلي من تميم منهم بن نورية الصحابي وكنت ايشان ابو علي ست وابو الفياض فير گفته اند
و اصل اذ گفته اند بعض گفته اند خراسان اذ ناحيه مرو و برخي بر آنکه تولد ايشان در سمرقندست و نشو و نما يابود و
آنکه برين که بخاري الاصل اند و مرید و خليفه خواجه عبد الواحد بن زيد وفات ايشان در سوم ربيع الاول و مرید
د راه محرم سنه يك صد و هشتاد و هفت هجری و مرقد او نزدیک بیت الاحرام ست در جنبت المعلى قريب و منه حضرت
عبدية الكبرى و ابن معين و ابن المديني و ابو عبيد و ابن غير البخاري و ابن سعد گویند که مات بکة سنه سبع و ثمانين ا و
بعضهم فی اول المحرم و حکایت ست از هشام بن عمار گفته و قایمست آنحضرت روز عاشوره که فی تهذيب الکمال مود
طبقات شعرا فی ست که در محرم شریف در راه محرم وفات یافت و دفن کرده شد بهلوی ابن عیینیه و در ترجمه ابن عیینیه
است که دفن کرده شد در باب المعلى بهلوی الفضيل بن عياض و ابو القاسم قشیری و یافعی اند و گفته اند که وفات
ايشان در محرم کجا کتب حتی که در طبقات هروی مسطورست و همچنین ست در سير الاولیاء و نفحات ابن قدر کفایت ارد
زیاده اگر حال ايشان خواهی در کتب سير و ملا فی نظر کن -

وذكر الفائز بکاشفات توحید الوجود مصداق انحسبهم القاطا و هم
رقد صاحب التمجيد والتفريد خواجه عبد الواحد بن زيد البصري
حضرت ايشان از اعظم خلفاء حضرت خواجه حسن بصری بودند و از دست حضرت خواجه کبيل بن زیاد

نیز خرقه خلافت پوشیده کمالات و خوارق عادات بسیار داشت و ریاضات و مجاہدات و در ترک تجرید ذوق مشوق
و عشق در عهد خود نظیری نداشت و همیشه صائم می بود و بعد سه روز افطاری می کرد و زیاده از سه لقمه نمی خورد و
اکثر می گریست و تحصیل علوم از خدمت حضرت علی مرتضیٰ انموده و از حضرت امام حسن نیز و همیشه از خلایق
متنفذ بودی و با کسی نیا میخفت و لیکن بر سر زیارت مردان خدا از راه دور میرفتی و ملاقات کردی و هرگز
بیدی در سلام سبقت نمودی و دینار بدست نگرفتی و میفرمود که حاشا و کلاد ویش نینار بدست گیر و از روی
پیران شرمندہ شود و رویش تہدست و تنی شکم و تنی کیسه می باید و اگر چنین نباشد مبتدی و کم بہت است
و در جماعت درویشان نباید شمر و قنیکہ حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ ارادت آورد و مجرد گشت از خلایق
پیوندد بگست از جنس نقد و متاع و عقار و ضیاع آنچه داشت ہمہ را بدرویشان ایتار کرد و باز هیچ چیز از
متاع دنیوی دست نبالوده بست و ہفتم ماہ صفر سنہ یک صد و ہفتاد و ہفت و ہر و اب تہ ہفتاد و شش
ہجری در بصرہ وفات یافت۔

ذکر رئیس التابعین امام العارفین مصدر جمیع السلاسل بانہا المنکورة مظہر فیض الابدی سیدی خواجہ حسن البصری

نام ایشان ابوعلی الحسین بن الحسن بصری ست ایشان گوہر فروش بودہ اند ازین بہت حسن بولونی نیز می گفتند
و بعضے گویند کہ از غایت حسن و جمال ظاہری مخاطب بخطاب حسن بولونی گردید کنیت ایشان ابو سعید و ابو محمد
است او کبار تابعین اند و صدوسی کس از اصحاب دیدہ اند و ایشان از مولای ام سلمہ بود۔

نقل ست کہ از ایشان سوال کردند کہ مسلمان چہیت و مسلمان کیست گفت مسلمان در کتاب مسلمان
در گوردیکہ پرسیدند کہ ای شیخ دلہاے ما خفتہ است سخن تو در ان اثر نمی کند چہ کنیم فرمودند کہ کاشکے خفتہ بودی
کہ چون او را بیدار کنی و بجنبانی بیدار شود دلہاے شامدہ اند کہ ہر چہ بجنبانی بیدار نشوند ولادت ایشان
در سال بست و یک ہجری قبل ایشان در بصرہ کہ سابق آباد بود نزدیک بصرہ کہ الحال آبادست واقع شدہ و در
منامہ الاولیاست کہ چون مادر ایشان یکایک مشغول می بود ایشان می گریستند حضرت ام سلمہ پستان خود

در دہانش می نهاد و شیر نازل می شد حسن می کید ام سلمہ دعا کرد کہ
گشت کرامات و مقامات بسیار و فضائل بسیار از غیر از نصاب و پند سخن نغمه بودی و در اتباع سنت بجان کوشیدی
و جذب قلوب بجدی داشت کہ اگر فاقی یا قاجری در محفل وی حاضر شدی تا بگشتی چهارم محرم و بقولے خیم
و بقولے غرہ رجب سنہ یکصد و دہ و بقولے یازدہ وفات یافت قال حافظ المزی فی ترجمہ ابن سیرین قال
احمد بن دیدیات الحسن فی اول یوم من الرجب سنہ عشر وائتہ و صلیت علیہ و ابن خلکان گوید کہ توفی فی البصرہ
ستہ رجب سنہ عشر وائتہ و کانت جنازہ مشہودہ و حمید الطویل گوید توفی الحسن عشتہ بخمیس الی آخر قصہ
و قیل توفی فی اربعہ الحرم قبر شریف در بصرہ است و عمر شریف ہشتاد و دو سال باقی حال از کتب دیگر مع ما لا اعلیہ
ویدنی است و ذکر حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم چون در سلسلہ نقلند رسید
گذشتہ است لہذا در اینجا حاجت مکرر بیان کردن نیست۔

سلسلہ عالیہ سہروردیہ

بنا کہ حضرت شیخ قطب الدین بینا دل قلند رجب پوری را اجازت این سلسلہ از حضرت شیخ شمس الدین طہن
ظفر آبادی بطریق اہل رسیدہ چنانکہ قصہ آن التفصیل در کتاب مستطاب اصول المقصود مسطور است ذکر آن حضرت
کہ آن حضرت بینا دل قلند را نہ بالا گذشت الحال تذکرہ حضرات مابعد قلند صاحب کردہ می شود۔

و ذکر شیخ الطریقۃ فی آوانہ مصدر الفیوض الالامیۃ فی زمانہ منظر انوار
اجلی و انخی حضرت شمس الحق والدین عرف بڈھن ظفر آبادی

ایشان خلف رشید حضرت شیخ رکن الدین ابو الفتح مسکین ابن حضرت مخدوم حاجی صدر الدین چراغ ہند
ظفر آبادی بودند ولادت ایشان در سال ہفت صد و ہفتاد و چہار ہجری است ذات بابر کا تش منظر انوار تجلیات
و واقف اسرار الکیات بودند از ہوتقی و عاشق زار عشق آبی روز و شب بجز تعلیم و تلقین باطنی کاری نمی کردند
قصہ ولادت ایشان چنین منقول است کہ حسب عاص حضرت مخدوم چراغ ہند جد ایشان حمل فرایفت نہ روز

در تولد باقی مانده بود که جدش حضرت مخدوم در حجره ششست با بش بند فرمود چون ایشان پیدا شدند و دو سه روز
مزید گذشت و فتح الباب حجره نشد مردمان و خادمان منتشر شدند و آخر کار در حجره شکستند اندر رفتند دیدند که حضرت
مخدوم سرسجده نهاده جان بجان آفرین سپرد کرده اند و بر طاق حجره یک پارچه کاغذ یافتند که بران این مصرع نوشته
قلم خاص حضرت مخدوم بود **طلوع شمس مغلوب چراغ هست بدینچه نام ایشان شمس الحق الدین**
نهاده شد گویند که ولی مادر زاد و طم کرده مقامات لاهوت و جبروت و اسوت پیدا شده بودند از ششم و زوالات
بسال هفت صد و هفتاد و چهار هجری شمله شیخ و برگزیدگی و حاج سجادگی حضرت مخدوم چراغ هندی بر سرش
نهاده شد و پنجاب از حضرت مخدوم چراغ هندی بعیت اویسی نموده خلافت یافت مزارش بخت اندر خریم روضه
حضرت مخدوم چراغ هندی ملحق از قبر پدر خویش بجانب غرب بگنبد ثانی ست سال وفاتش بدیافت رسید
عرش از یک صد سال متجاوز بود.

ذکر شرف الاسلام و المسلمین نجبة اعلیاء و المتصفین حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح مسکین ظفر آبادی

ایشان عالم علوم صوری و معنوی شیخ قریشی سدی و خلف رشید حضرت مخدوم صدر الدین حاجی چراغ هندی
بودند پدر بزرگوارش بتابعیت نام پیر خود موسوم نمود و در جمیع علوم عقلی و نقلی تجرأ و داشتند بعد تکمیل
علوم چندین در دروس و تدیس اشتغال ورزیده بودند که یکایک دست افشانند و بعیت ارادت بخدمت
والد ماجد خود کردند و مصلای استقامت گسترده بجا هدایت نفس کوشیدند چندین سال بر همین منوال گذشت
آخر کار در وصول و ایصال سبب منزل معارف و حقائق شناسی عظیم یافتند و مسائل فقهیه مستحضر شدند و بکار
تصرف و وحدت الوجود را بجد و بستان تحقیق انکاشند اکثر عوارق عادات از ایشان بطور رسید
نازیستند یک ساعت غفلت نور زیدند مدام با خلق بیگانه و با حق بیگانه مانند وفات ایشان بتاریخ نهم
محرم الحرام سال هفتصد و نود و شش هجری است قبرش بخت اندر گنبد مقبره برادر حضرت مخدوم چراغ هندی
پیر خود بجانب راست در ظفر آباد است.

و ذکر قطب الاقطاب غوث الافراد ذوالکبریا فیض الابدی حضرت
مخدوم شیخ صدرالدین الحاجی ظهیر آبادی ملقب به چراغ مہند

ایشان شیخ قریشی اندلسی آبا بانی حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ و اہماتی سلسلہ حضرت شیخ بہا الدین
ذکر الایمانی می پریند سنہ ولادت ایشان ہفت صد و پینچ ہجریست ایشان از اعظم خلفائے برادر خال زادین
حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی اند صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند بود بعد حصول خرقہ خلافت از
پیر روشن ضمیر خویش بولایت ظفر آباد امور شد در جوین پور و اکثر جاہا مقام چلگاہ ایشان موجود است ایشان
شیرینی معرفت و یکہ از میدان طریقت بود در آخر حالت جذب مستغرق بمشتر طاری شد و بجز سنگام آدم
نماز هیچک خبری از خویش و یکجا نہ داشت علاوہ فضائل علوم صوری و معنوی حافظ کلام الہی و نہایت بار
سناک حج را پیادہ پا ادا ساختند و ہموارہ جامہ سیاہ می پوشیدند باین وجہ حاجی الحرمین شہرت داشتند
قصہ مطارحہ ایشان کہ با مخدوم اشرف بہا نگیر سمنانی واقع شدہ مشہور است وفات بتاریخ ہشتمہ ذی القعدہ
سال ہفت صد و ہفتاد و چار ہجری و بقول ہفت و نود ہجری است اما بقول صاحب خزینۃ الاصفیاء
سال ہفتصد و ہفتاد و چار ہجری است مزارش در ظفر آباد بجلہ شیخوارہ اند حریم نجیہ واقع است صاحب خجہ خا
می نویسند کہ مزارش امروز حاجت روائے خلایق آن یار است بروز عید قرآن خلایق بر مرقش جمع آمدہ گذر
روندہ او می گردند و از غایت اعتقاد ارکان حج بجامی آرند رحمۃ اللہ علیہ انتہی۔

و ذکر شیخ المشائخ فتوۃ ارباب الطریق زبدۃ اصحاب تحقیق
حضرت شیخ رکن الدین رکن عالم ابوالفتح السہروردی الملتانی

کنیت ایشان ابوالفتح و لقب فضل اللہ خلع و خلیفہ دم پر رشید پدر خویش شیخ صدرالدین محمد بن شیخ
بہا الدین ذکر الایمانی اند پنجاد و دو سال بر سجادہ پرور شد سستہ بار شاو طالبان قیام داشتند صاحب
علوم ظاہر و باطن و کشف و کرامات بودند۔

نقل است کہ در حضرت شیخ بہار الدین ذکر الملتانی بر چارپائی نگہ زدہ نشستہ دستا مبارک ہم پائی
 پلنگ نہادہ بود شیخ صدر الدین بر شیب فرش بدوزانوسہ اوب شستہ و شیخ رکن الدین بچہ چار سال
 بازو ہائے چارپائی گرفتہ می گشت و بازی مشغول بود ناگاہ بمقتضای عالم طفولیت دستار جید بزرگوار از آن
 پایہ چارپائی برداشتہ بر سر نہاد شیخ صدر الدین بوقوع این حال بانگ نہ دو گفت با اوب باش حضرت شیخ بزرگ
 فرمود کہ منعی مکن کہ تھار دستارست و این دستار بوسہ عطا کردیم چنانچہ آن دستار از ہمان روز در صندوقی
 نہادہ و بعد وفات پدر عالی قدر چون شیخ رکن الدین بر سجادہ شریف شہت ہمان دستار بر سر نہاد
 و خرقہ عالمیہ کہ بچہ امجدی از پیشگاہ شیخ الشیوخ عطا شدہ بود در بر کرد و رفتی افزای سجادہ عالمیہ گشت
 ذات بابر کا تشدریائے بود از فیض آہی ہر کس بہر حاجت کہ بخدمت مے آئے دامن خود پُر از گوہر مراد
 یافتہ چنانچہ خلق اورا قبلہ سحاجات می گفتند در لطائف اشرفی ست کہ ولادت ایشان در یوم جمعہ سنہ
 شش صد و پچہل و ہفت و ہجرت سجادہ نشینی بعد از پدر خود پنجاہ و دو سال انتہی وفات ایشان بتاریخ نم
 جمادی الاولی و بقول بعضی شانزدہم رجب المرجب سال ہفت صد و سی و پنج روز پنجشنبہ بود و ادب و
 عمر شہادہ و شہت سال و قبر ایشان نیز در ملتان متصل قبر پدر و جد خود است۔

ذکر فریدالدین ہر وید العصر قطب الوقت حضرت شیخ صدر الدین عارف بن حضرت شیخ بہار الدین ذکر الملتانی

ایشان خلف رشید و خلیفہ و صاحب سجادہ پدر خود حضرت شیخ بہار الدین ذکر الملتانی اندکنیت ایشان
 ابوالمغانم ست جامع بودند میان علوم ظاہری و باطنی کمالات صوری و معنوی و سخاوت و شجاعت و
 حلم و خلق نیک مقتدرای زمانہ بود و شیخ صدر الدین عارف مشہور گشت در ملتان بجا نقاہ و الدین بزرگوار خود
 تا ہمزہ سال ہر سندر شاد و تربیت شست بسایہ اولیاد رسلک اہل ایشان منسلک گردید و بسایہ
 طالبان و مریدان را بدرجہ تکمیل رسانید حضرت ایشان را وصایای مفیدہ اندک آنہا را یکے از مریدان ایشان
 خواجہ ضیاء الدین در ملفوظات ایشان کہ کنوز القوائد نام دارد جمع کردہ است اکثر وصایای ایشان حضرت

شیخ عبدالحق محدث دہلوی در اخبار الاخیار نقل کرده اند کہ امات و خوارق ایشان بسیار اند صاحب تاریخ فرشتہ ہم در تاریخ مذکور احوال ایشان بوضاحت نوشتہ است ولادت وی در شب جمعہ سہشش صد و یازدہ و ہجرت ہفتاد و سہ سال وفات ایشان بتاریخ نسبت و سوم ذی الحجہ روز سہشنبہ سال شش صد و ہشتاد و چار ہجری بودہ و در تاریخ فرشتہ سہ ہفت صد و ہفتاد و شش نوشتہ قبرا ایشان در ملتان نزد قبر پیر بزرگوار ایشان است۔

ذکر العارف باللہ رب العالمین حضرت شیخ الاسلام خواجہ بہاء الدین ابو محمد ذکر یا ملتانی القرشی الاسدی

خلیفہ شیخ الشیوخ شہاب الدین السہروردی ایشان از عظامہ مشائخ سہروردیہ و اکابر اولیائے ہند است صاحب کرامات ظاہر و مقامات باہر و برکات شامہ بود کینست ایشان ابو محمد و ابو البرکات است نام پدر ایشان وجیہ الدین بن کمال الدین علی شاہ قرشی و اصل از ملتان اند در علوم ظاہر و باطن فقہ و حدیث و اصول و فروع عالم و کامل و قطب مغرب و وقت در عہد خویش بی نظیر و زکا بود نہ حنفی نہ شیعہ بودہ اند تحصیل علوم ظاہرہ و بحکیم کن کردہ بعد از آنکہ مدت پانزدہ سال بدرس و افادہ علوم مشغول بودہ و ہر روز ہفتاد تن از علما و فضلا استفادہ می کردند عزیمت حج کردہ و در وقت مراجعت از سفر در بغداد رسیدہ شیخ الشیوخ را دریافتہ مرید شدند و برخصت حضرت مرشد ملتان آئدہ متوطن شدہ بارشاہ طالبان مشغول شد نہ خلق بسیار بدولت ایشان بدایت سید حسینی سادات صاحب زہدہ الارواح و شیخ فخر الدین عراقی صاحب لمعات بکلازمت اور رسیدہ و تربیت یافتہ اند گویند کہ میان او و شیخ فرید الدین قدس سرہا موافقہ عظیم بود سالہا با ہم بودند و چنین نیز گویند کہ پسر خالہ یک دیگر بودند ولادت ایشان در شب جمعہ شب قدر ماہ رمضان المبارک در سال پانصد و شصت و شش ہجری و بقولے پانصد و ہفتاد و ہشت در قلندر کوٹ و وفات روز پنجشنبہ بعد از اداے نماز ظہر ہفتم ماہ صفر و بقولے ہفت دہم صفر سہ شش صد و شصت و شش ہجری بودہ مدت عمر یک صد سال و قبر ایشان در ملتان است۔
بمصارف تدیم۔

ذکر شیخ اشیر شهاب الدین سهروردی

کنیت ایشان ابو حفص و نام عربی البکری السهروردی از اولاد حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه ایشان مرید عم خود حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی اند ولادت با هایت ایشان در ماه رجب سنه پانصد و سی و نه و وفات در غره محرم سال شش صد و سی و دو هجری است و قبر ایشان در بغداد است درون شهر باقی دیگر احوال ایشان بالا گذرشته.

ذکر شیخ الاعظم و القطب الاکرم شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب السهروردی

نام ایشان عبد القاهر است و لقب ضیاء الدین نسب ایشان بدوازده واسطه بحضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه میرسد نسبت ارادت ایشان بدو جانب است یکی شیخ احمد غزالی و دیگر شیخ جلال الدین عم خویش و در جمیع علوم کامل بود تصنیفات بسیار دارند و صحبت حضرت قطب بانی سیدی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی الله عنه گشته بشرف ارادت و خلافت معزز شدند در وقت خود امام شریعت و یگانه حقیقت بودند وفات ایشان در شب شنبه دوازدهم جمادی الاخری سال پانصد و شصت سه هجری بوده قبر شریف بغداد است

ذکر العارف بالله الفائز بکمالات اسرمدی

شیخ وجیه الدین ابو حفص اسرمدی

ایشان از اجله مشائخ و اعظم اولیای صاحب کشف و کرامات و خوارق عادات بودند نسبت ارادت ایشان بدو طرف است دانه در طرف سید الطائفه حضرت جنید بغدادی میرسد یکی از شیخ عموی بهمشاد دینوری و از ایشان بحضرت سید الطائفه و دیگر از انخی فرج زنجانی بحضرت رویم و از اوشان بحضرت قطب جنید بغدادی و ایشان میر شیخ ابوالنجیب سهروردی اند وفات ایشان در سال پانصد و شصت و شش هجری است و قبر در بغداد است.

ذکر صدر فیوض الربانیة و مخزن انوار الالهیة شیخ محمد بن عبد الله المعروف بعمویہ

بفتح العین المهملة و تشدید المیم المضمومة و سکون الواو و فتح الیاء و المثناة من تحتها کذا فی تاریخ ابن خلکان و صنایع
 بیجة الاسرار از تار فؤادیه و در جامع الاصول در تحقیق راهبویه است که بفتح با و فتح واو و سکون یا و کسر واو آخر
 و در تاریخ ابن خلکان بسکون هر دو با نیز وارد است که راهبویه بضم یا و سکون واو و فتح یا و در سیوی بفتح یا و واو
 سکون یا و بعد آنها و این لغت فارسی است معنی آن در عربی را کلمه تفاح را گویند و لفظ این مثل لفظویه و عمویہ
 و غیر آن و عجمی گویند سیدویه بضم یا و موحده و سکون واو و فتح یا و زیر که پیش عرب وقوع وید در آخر کلمه کرده است
 چرا که این بر سر مذمبی باشد و در دستویه این ماکولاد کتاب الاعمال نوشته است بفتح دال و واو و قال
 علی الشیر المسی فی حاشیة المواهب فی ابن مردویه بفتح المیم و حکی ابن نفطه کسر باء عن بعض الاصحاب بنین الراء
 ساکنه و الدال المهملة مضمومه و الواو ساکنه و المثناة مفتوحة تیلیها با و کتاب الحروف گوید که همچنین است در عینی
 شرح بخاری در آخر کتاب النکاح با کلمه نام پدر شیخ عمویہ عبد الله است از اجله مشایخ زمانه خویش بودند و شیخ احمد
 اسود دینوری نام در وقت خود فرد و یگانه و استاد زمانه بسیاری خلق را با ارادت خود در آورده و سخن رسانید و فاته
 ایشان در سنه سه صد و هفتاد و سه هجری روداد.

ذکر شیخ مشایخ الوقت مقبول باب الاصل شیخ احمد اسود دینوری

نام پدر ایشان محمد است لیکن صاحب فینه الاولیا عطا نوشته اصل ایشان از دینور است بخوبی بود بغایت
 بزرگ و عالم بعلوم ظاهری و باطنی و در وقت خود مرشد کامل عالم قابل عابد زاهد متقی و صائم دائم و صحبت
 اهل دنیا متنفر بودند و از کبار مریدان حضرت عمشاد دینوری اند و سوله اذان از دیگر مشایخ عظام نیز فایده
 اند و فاته ایشان در ماه ذی الحجه سال سه صد و شصت و هفت هجری و مقبول صاحب فیهات الانس
 در سال سه صد و چهل هجری است باقی حال دیگر بزرگان از حضرت عمشاد دینوری تا حضرت جنید

تعدادی بالا گذشت -

سلسله پیغمبری

بدانکه این سلسله منسوب بحضرت طیفور شامی عرف بایزید بسطامی است و اجازت این سلسله حضرت سید خضر رومی قلندر را از حضرت میر جمال مجرد ساوجبی خلیفه حضرت طیفور شامی رسیده و او نشان را از امام جعفر صادق رضی الله عنه پس دین سلسله از بزرگان بحر میر جمال مجرد ساوجبی و حضرت طیفور شامی همه آنکه ذکر آنها پیشتر شد لهذا حضرت ذکر میر جمال مجرد ساوجبی کرده این سلسله را ختم می کنم و ذکر حضرت طیفور شامی در سلسله علیه نقشبندی خواهد آمد لهذا در اینجا مکرر ننوشتیم که خالی از طولالت کلام نیست -

ذکر سیدالساوات الاماجد الاعالی میر جمال مجرد ساوجبی

بدانکه ساوجبی منسوب است بساوه که دینی است نزدیک به آده و آن را اینانیز گنید از متعلقات طوس از هجانبه ابودشاعر مشهور سلمان ساوجبی ایشان در ابتدا مفتی شهر در مصر بودند و صریحان ایشان اکابر اخوان روان می گفتند هر که افتولے مشکل پیش می آمد از ایشان می پرسید ایشان به آنکه رجوع بکتاب کنند جواب شافی می دادند و رونقے حالتی روداد که تجربه کرد و در لیش را بار خود دانسته به تراشید و در مخاکه پنهان شد و چشم آسمان داشته مبهوت و از بشت چون این خبر شیوع گرفت دشمنندی فرمود تا از بزرگداشت در دهانش نخیند و سه هیچ از این حال برگشت گوئی آب سرد بود که در دهانش فرو رفت فضلا وقت بعوت بروفتند و گفتند که در لیش تراشیدن خلاف شرع نموده سرد خرقه فرو برد و با محاسن سفید بر آورد و آنانکه بعوت آمده بودند با اعتقاد و معذرت برگشتند در اراک المردین مرقوم است که در بعضی رسائل مسطور است که سید جمال الدین مجرد ساوجبی در سنه ششصد و چهار بر صدر حیات بودند و خلیفه حضرت خواجہ ابوبیرزید بسطامی انداختی اگر زیاد خواهی در کتاب مراد المردین میر العارفین و کرامات الاولیا و خیر المجالس نظر کن مقبول ایشان در منصبه نائن است که میان یزد و اردستان واقع است - سال و تاریخ ولادت و وفات بنظر نیامده -

سلسله دوسیه

بدانکه این سلسله منسوب است بشیخ ابو انجیب فردوسی و فردوسی منسوب لفردوس و آن موضعی است نزدیک
به مشتق متصل بحلب اجازت این سلسله حضرت شاه قطب الدین مینا دل قلندر از حضرت شیخ حسین
بن معز بلخی رسیده -

ذکر شیخ الاسلام و المسلمین عمده ارباب السلوک و یقین واقف اسرار الاهی حضرت شیخ حسین بن معز بلخی رح

مرید و خلیفه عم خود شیخ مظفر اندام از اداس کلام او چنان معلوم می شود که ارادت بشیخ شرف الدین یحیی میری داشت
و تربیت اخلافت از ارشاد از شیخ مظفر عم خود یافته و اهل حال در دلی به تعلیم و تعلم اشتغال داشت بعد از جاذبه
عنایت آبی که باعث بر سلوک طریقه فقرست سفر حجاز کرده بمدینه طیبیه رسید بعد از دریافت این سعادت بطن
اصلی خود توجه فرمود و لقب ایشان از حضرت شاه مدار سمندر توحید است چنانچه گویند که چون شیخ حسین بطن
بهار در چوپنور رسید و سبب آن بود که شیخ شرف الدین کتاب عوارن و النصفت خوانانیده بود که وفات یافت
شیخ حسین نهایت مضطرب شد حضرت شرف الدین چشم باز کرده گفتند که خاطر جمع دار بعد از چندی شیخ
برایع الدین مدار چوپنور خواهند آمد تو آنجا رفته کتاب تمام کرده گیر و ترا بر کاتبه شتر حمل خواهد شد لقمه ایشان
پیش شاه مدار رسیده نصف کتاب تمام کردند و خلافت و لقب سمندر توحید یافتند و از حضرت شاه
شرف الدین لقب نوشته توحید یافتند ایشان را مکاتیب القه اند که آنها را حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
در اخبار الاخیار نقل کرده در روی دربارست تاریخ و سنه و فاجات بر یافت نرسیده -

ذکر شیخ اکامل المکمل و الامام الفضل اکمل کاشف

لکن در کتاب مرآت المؤمنین سنه ولادت و وفات ایشان چنین در یافت شد سنه ولادت گشتیم هجری و وفات بخت و کرم
ذی الحجه گشتیم هجری و مدت عمر یکصد و پانزده سال و اصد اعلم ۱۱

الرموز السري حضرت شیخ مظفر بن شمس السبلی

مرید و خلیفہ شیخ شرف الدین بکھی انیری است بغایت درجہ مقبول و محبوب پیر خود بود و چنانچہ حضرت شیخ ایشان را در مکتوبات خود امام ظفر می نوشت آورده اند کہ حضرت ایشان مدت بست و پنج سال از واقعات حالات و معاملات خود بخند مت شیخ عراقی می نوشتند و شیخ آن را جوابات می نوشتند و ذیل بعض مکتوبات مسطور است کہ مکتوبات من ہمہ حل مشکلات آن برادر است باید کہ کسی را ندانید کہ موجب افتخار سرریز بودیت گردد و چون وقت وفات ایشان نزدیک رسید بست و یک روز طعام نخورد و نہ با کس سخن گفت و بوقت آخرین امانت پیران عظام بالعمت خلافت شیخ حسین برادرزادہ خود عطا کردہ بسیار نفعت صد و ہشتاد و ہشت کہ معظمہ بر حمت حق پیوست و بعد وفات پیر خود پشش سال در قید حیات بود و مزارش در عدن است۔

ذکر شرف الاولیاء حضرت الاصفیاء صاحب المقام العالی حضرت شیخ شرف الدین احمد بکھی نسیری

از مشاہیر مشائخ ہندوستان است چہ احتیاج کہ کہے ذکر مناقب او کند و او تصانیف عالی ست مکتوبات مشہور ترین لطیف ترین تصانیف اوست بسیارے از آداب طریقت اسرار حقیقت در آنجا اندراج یافته و ملفوظات او را نیز یکی از متقدمان او جمع کردہ اما لطافت مکتوبات بیشتر است گویند کہ بر آداب المریدین نیز شرح دارد و مرید خواجہ نجیب الدین فردوسی است گویند کہ شیخ شرف الدین بشوق ملاقات بندگی شیخ نظام الدین اولیاء بلی آمد قضا را پیش از آنکہ او بلی برسد شیخ نظام الدین بریاض ضوان خرامیدہ بود شیخ نجیب الدین فردوسی آنجا بود چون بلا مدت او رسید فردود در ویش سالہا است کہ منتظر تو نشسته است اما نہ کہ دارد و بہتر سپردنی ست مرید شد و نعمتے کہ برے او نہادہ بودند گرفت و بوطن اصلی خود رجوع کرد و گویند کہ ویرا چند سال در بیابانے کہ در راہ اگرہ واقع است توقف واقع شد ہم در بیابان می بود و عبادت می کرد و بعد از بسیار ہا بطن رسید قبر او در شہر ہارست و منیر قرہ ایست از بہار در سالہ فارسی کہ کسی در بیان چہارہ خانوادہ نوشتہ می نویسد

که ابتدا سلسله فردوسی از سهروردی دست شیخ نجم الدین کبری فردوسی و شیخ علاء الدین طوسی قریب یک دیگر
بوده اند و مجاهده و ریاضت بسجده کمال رسیده بعد یک هفته افطار صوم می کردند و آن هم به گیاره جنگلی با چون
و سهروردی بزرگ بخدمت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی آمدند و گفتند عمر بسرامد و کار بر نیامد ریاضت مجاهده
بسیار کشیدیم اما هیچ روزه مقصود ندیدیم شیخ ابوالنجیب فرمود برادران! این زمین داغ مبتلا میسبیل است
که مرید شویم هر سه بزرگ بخدمت شیخ وحید الدین ابوحض بن عمر بن عمرویه آمدند و شیخ وحید الدین بعد از مدتی
به شیخ ضیاء الدین و شیخ علاء الدین خلافت داد و وداع کرد و شیخ نجم الدین را به شیخ ابوالنجیب سپرد و گفت
این را بر خود گیر بعد از هفت ماه شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما مشایخ فردوسی آید
از ان روز فردوسیان پیدا آمدند رحمة الله علیهم اجمعین وفات شیخ شرف الدین در سال هفت صد و شصت و دو
هجری است که زمان سلطنت فیروز شاه بود تاریخ ششم ماه شوال قبری در بهارست بقعوله دهنیر.

ذکر نجیب الاولیا و تقیب الاصفیاء معدن فیوض لم یزلی شیخ نجیب الدین فردوسی

مرید و خلیفه شیخ رکن الدین فردوسی است نام والد ماجدش خواجہ عماد الدین بود بعد وفات شیخ خود پیش
ارضا داشت و خلق اندر ابدایت نمود وفاتش در سال هفتصد و سی و سه هجری است قبر او جانب
مشرقی حوض شمس مدلی بر صفه عالی نزدیک قبر مولانا برهان الدین الحنجی است.

ذکر شیخ الاصاغر و الاکابر ذوالمجد و الشرف لهی رکن الملة والدین شیخ رکن الدین فردوسی

مرید و خلیفه شیخ بدر الدین سمرقندی است بعد از آنکه بر سجاده مشیخت نشست و سلسله فردوسی از آن در
هندوستان شائع گردید از خرد سال بخدمت شیخ بدر الدین سمرقندی تربیت و تکمیل یافت و در این
طریق مرتبه بزرگ و مقامی عالی بود و بقول عظیم در دل خلق و شمت انتشار و اظهار سلسله فردوسی هند

از و گردیده کسی که هست نسبت خود بسلسله نژاد و سید و ذوات می کند در دلی بود و چون سلطان عزالدین کعبا
در کلوکهری شهر بنکرودی هم از شهر آمده برکناره آنجا مقامی ساخت غالباً میان او و شیخ نظام الدین اولیا
چندان محبت و اخلاص نبود در سیر الاولیای نویسد که پسران شیخ رکن الدین که جوانان نوخاسته بودند و مردان
اوبار با در کشتی سوار می شدند و سماع گویان و رقص کنان از زیر خانه شیخ نظام الدین می گذشتند و روزه
هم برین حال می گذشتند چون نظر شیخ برین جماعت افتاد سر بر آورد و گفت سالهاست که یکی سخن خوار
و جان خود فدای این می کند و دیگران نوخاسته اند و می گویند که تو تکستی که ما را ایم و دست راستین آورد
و جانب ایشان اشارت کرد که ملا برده همین که پسران شیخ رکن الدین با آن غوغا زیر خانه خود رسیدند از کشتی فرود آمدند
خواستند که غسل بکنند که در آب در آمدند و فوراً غرق شدند و قاتل می در سال هفت صد و بیست و چهار
هجری است و مزارش در دلی.

ذکر بدر سماء الکمالات المهنوی حضرت شیخ بدر الدین سمرقندی

از ملفوظات شیخ شرف الدین یحیی منیری معلوم می شود که او مرید شیخ نجم الدین کبری است و در سیر الاولیا نوشته
است که او خلیفه شیخ سیف الدین باختری است و شیخ نجم الدین را دریافته بود و هم در سیر الاولیا می نویسد
که او بزرگ بود و صحبت شیخ نظام الدین اولیا سماع بشنیدی و بغایت خوب صورت و نیک سیرت بود و چون شیخ
بدر الدین سمرقندی بر حجت حق پیوستند او را در سنگوله دفن کردند و در سوم شیخ نظام الدین اولیا حاضر شد مجلس
خاسته بود و سماع در داده پستر رسید و شصت چون ایشان در سماع برخاستند شیخ نظام الدین نیز برخاست
بعضی گفتند که میان شما و ایشان بعد مسافت است بشنید فرمود موافقت شرط است و خزینه الاصفیا است
که چون بهندوستان آمد از صحبت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا نیز فائده برداشت از خلفای وی نیز شماع
گردید و قاتل ایشان در سال هفت صد و شانزده هجری است عمری در زیارت و در دلی سکونت و وزیر

ذکر محرم اسرار المشیه الاحیة حامل انوار الواحیه مرجع

سلسله الهندی دروسی حضرت شیخ سیف الدین خسنرزی

ایشان از کبار مردان شیخ نجم الدین اند بعد تحصیل تکمیل علوم ظاهری بخدمت شیخ آمد و تربیت یافت چنان
حضرت شیخ ایشان را در اوائل خلوت نشانید در اربعین دوم بدر خلوت وی آمد و گشت مبارک برد خلوت وی
زد و آواز داد که ای سیف الدین منم عاشق مرا غم ساز و راست تو معشوقی ترا با غم چه کار است
برخیز و بیرون آه انگاه دست بگرفت و از خلوت بیرون آورد و بطرف بخارا روان گردید آنجا
به مدت خلایق مشغول گشت وفات ایشان در سال شش صد و پنجاه و هشت هجری است
و مدت عمر هفتاد و سه سال و قبر در بخارا است.

ذکر شیخ الاسلام و المسلمین مرشد الطلبة و السالکین فی مختلفه

الکبری الشیخ نجم الدین احمد بن عمر بن محمد بن عبد الله الخوارزمی النجفی الشافعی المعروف عند الفقهاء بالکبری و ابی الجناح

و جناب الفتح اکبر قمی فزون شده و کبری علی صیغه فعلی کفعلی منم من میفید قول الکبر را جمع کبیر کنانی بملقات
الکبری للتاج الدین اسکی و این کنیت را به غیر صلی الله علیه و سلم در واقعه عطا فرموده بودند نام ایشان احمد بن
عمر است کبری ازین وجه لقب کردند که در او آن جوانی که تحصیل علم مشغول بود با هر که مناظره می کرد غالب می آمدند
بدین سبب بطایفه الکبری خطاب یافت بعد از آن لفظ طایفه بجهت کثرت استعمال حذف شد مناقب و صفات
ایشان نه چندان است که درین جزو مختصر گنجائش کند طالب را باید که رجوع بمطولات کند وفات ایشان در
دوم جمادی الاول سال شش صد و بیست و هجری واقع شد و من در بخارا زم و در لطافت شریفی
در ماه ربیع الآخر نوشته.

ذکر بقیه بزرگان این سلسله یعنی از حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سهروردی تا حضرت سید الطائفه بالله

سلسله مداریه

گویند که سلسله این سلسله امام عبدالعالم برادرش گریه می‌آورد اسطه حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه
بحضرت خاتم النبیین میرسد و برایت طائفه بوسیله حضرت علی مرتضی رضی الله عنه آن حضرت مستندی گردید
و بکارش بنی شاهی مدارایسی است صحاب این خانواده در بیان توحید کشف غلو دارند و اعتقاد وحدت وجود
را بنشیدی بلندی سرانیده و از منع ظاهر شریعت چندان نیندیشند سخن کوتاه برهنگی و بیجا بی بشری این طائفه
در نصف پسین مائه عاشق هجوم آورد و گریه در روزگار عرفان نثار شاه بدیع الدین مدار نهایت باز داشتند و
وحدت و غایت بیم ناکی از مخالفت ظاهر شریعت می‌قیم اندیشه با و هم در لها بود و طریقت موافقت بسوگ
سالکان مودب می‌کردند پوشیده نماند که چون درین سلسله تجربه صوری را شریطانیت و شطرا جارت و تقویض
ساختند و بیشتر بزرگان خلافت و دستگاه این خاندان بستر عورت و پیه طعاسیکه در آن روز خورده باشند خود را
نیازمند دانسته از جمیع اجناس بی‌شاک الوان خوراک مرقه خاطر میرمیدند و اوقات زندگی بیاد از ذوق العباد
ما موری داشتند و کلمه لکی یوم جدید در حق و تزلزل دنیا یوم و لنا فیها صوم از لوح کرد و خوشی می‌کردند
و سوائی با محتاج اگر معلومی آگاه جدید بدست وقت افتادی همان مخرای صفتی اوست گرفته از دست دل خود
بیرون انداخته باندازد آنکه بوجه نیاز دروازه کسی را ایشان آتشا نگرند از بیجا چندی از ارادت دران صلت تجربه
را دل نهاد و اصل طریقت پیشوایان خویش اندیشیده آنها که اغراق را درین شیوه بجان پسندیدند و احد
تجربه مختار صوفیه دوسه گام بالاتر خرامیده ابراز شروع را به رنگ چهار انگشت که تنها اندام نهائی تواند پوشید
بدل کردند شبانه گفتم آس آتش افروخته را طاف سرا ساخته سپیده دم خاکستر بجای پیوستن بدن بالیدند
و بدین شعار از دایره ادب مانند و من بعد حد الله بیرون آمدند و بدین اجتماع سوائی مواد این تقلید
که روز بروز بدست یاری از ایشان برقرار پایدی عموم شد هیچ بر نیامد مجروحان طریقت جاسختی و گرانند
بدین صفت که توانی بدین صفت نبند اجازت این سلسله حضرت شاه قطب الدین بنیاد قلندر را و حضرت
حاجی الحرمین حاجی یثمن رسیده و چونکه ذکر اکابر این سلسله حضرت قطب الدین بنیاد قلندر در سلسله

علیه قلم در یہ گذشت لهذا بساط سخن از ذکر آن حضرات در نویدہ حال بزرگان ذکر آنہا جلوہ طرازیافتہ می طارند

ذکر قطب الاقطاب حاجی البحرین الشرفین حضرت حاجی مٹھن ستمہ علیہ

ایشان اجازت و خلافت سلسلہ ہذا از شیخ ابو اسحق مسرت دارند تاریخ ولادت و وفات مع سستہ کتابت المعروف را بہ دریافت نرسید۔

ذکر قدوة السالکین زبدۃ العارفین حضرت شیخ ابو اسحق مسرت

بدانکہ ایشان فرزند رشید و مرید و خلیفہ و جانشین حضرت شیخ محمد علا المعروف بشاہ قاضی اصحاب خاق عادات و جذبات و حالات عالیہ بودند در نظر کیمیا اثرش حق تعالی چنان تاثیر بخشیدہ بود کہ بجانب ہر کسی کہ میدید دل وی از محبت دنیا فی الفور سرد می شد شاہ حمید حضور را گریہ مرید و الدماجد ایشان بودند اما از خوان یک کرم ایشان ہم فائدہ ہادر ہر بودہ بودند وفات ایشان در سستہ ہ صد و چہل و دو روز داد۔

ذکر مصدق الفیوضات الکرامات الشہیر

حضرت شاہ قاضی المعروف بقاضی منیر

ایشان اجازت و خلافت سلسلہ مداریہ از حضرت مولانا احسام الدین سلامتی دارند و در طریقہ شطاریہ خلیفہ شیخ عبدالہ شطرا ندرویشیہ بود با صفا و حق آگاہ و در علوم متعارفہ کامل و اکمل منظر کالات انسانی و مورد حالات و وجدانی بغایت تربیت و نہایت رفیع منزلت بود از مشاہیر خلفائے ایشان یکے میر سید علی قوام عاشقان و دیگرے شیخ ابو الفتح مسرت ہایت اللہ علیہ شید ایشان کہ بعد وفات والد ماجد خویش جلوہ افروز مسند ارشاد و تلقین شدند شیخ حمید ظہور حاجی حضور از خلفا و مریدان ایشان اند و فاش تاریخ سوم ماہ صفر سستہ ہشت صد و نوہ و دو واقع شد در ارش در چہنورست۔

در بحر خزانہ نام ایشان شیخ محمد اعلیٰ نوشہ ۱۲

ذکر غمہ العارفین و نخبۃ الکاملین و اقطاب اسرار الصوری المعنوی حضرت شاہ حسام الدین سلامتی

ایشان از علمائے متبحرین و فضلاء کاملین ہندوستان بودند اصل ایشان از اصفہان ست در عهد سلطان
ابراہیم شرقی جو پوری مرجع طلباب بودند و قتیکہ عشق و محبت و امنگیہ حال دی شد رجوع بحضرت شاہ
بریع الدین دارآورند و بانکہ مدت بمعارض عالی فائز گردیدہ از مقرران پیر خود شدند سلامتی ایشان از بیچ
می گویند کہ وقتی بے اختیار از غلبہ شوق دیوانہ وار و خلوت خانہ حضرت شاہ دارآورند کہ در آنجا کسے را از بریدان و خلفائے
شان را نہ نمود و آمدند بچہ در آمدن ایشان حضرت شاہ دار فرمودند کہ لے فلان بیچ بیا دی بچہ از رسیدہ ایشان
ہم چون وقت چند اشعار فی الفور تصنیف کردند کہ مضمونش بسیار اشتیاق آمیز بود و گفت کہ اگر من ادب کروی
از جمال الدہ محروم بودی اکنون کہ ترک ادب کردم بچہ رسیدم حضرت شاہ دار منبسط شدہ فرمود سلامتی سلامتی
این لقب را آن روز بر من مقرر گشت ایشان صاحب کرامات و خوارق عادات و صاحب سلسلہ بودند
اکثر خلفائے ایشان صاحب ارشاد شدند از انجلیکی شیخ محمد علاء المیری المعروف بشاہ قاضی ہستند فاش
در سلسلہ ہشت صد و چل ہجری بتاریخ نیم بیچ الاول واقع شدہ گزارش در جو پور ست۔

ذکر قطب الاقطاب غوث الافراد مخزن اسرار و معدن انوار حضرت شاہ بریع الدین قطب المدار

بدانکہ در بیان نسب و طرق سلسلہ آنحضرت احوال مختلفہ نقل می کنند اول اختلاف اقوال را نقل کردہ انجلیک
و مسائل تحقیق و صحیح معلوم می شود می نگارم ہا کہ نسب آنحضرت بعضی می گویند کہ آنحضرت سید بود و چنانکہ
دار الشکوۃ قادری در کتاب سنیۃ الاولیاء گفتہ حضرت سید قطب المدار بریع الدین قدس سرہ لقب ایشان را
ست و شاہ عزیز الدین شاہ حسین داری جو پوری در کتاب تحفۃ الابرار فی مناقب قطب الدار گفتہ کہ پدر
مے قاضی تہذیب الدین نام داشت از فرزندان خلیفہ ثانی و قیل الثالث و بر خے برانکہ سید زادہ است قولہ دی

در سده ثانی و قبل از ستمین بود موضع که منزل از رود نیل است زاگانه و سیت مت عبارت و بعضی می گویند
 که پدر آنحضرت علی حلی نام داشته چنانکه شاه حبیب الله قنوجی در کتاب مناقب الاولیا گفته که حضرت شاه کوئین
 شاه بدیع الدین در اقدس سره پدرش علی حلی و مادرش خاص ملک و شاه از خور و سالی حلب گذاشته بصحبت
 قهر اناناد و منی توجه بالقرع ریاضت نهاد و بخدمت طیفور شامی بایزید بطامی قدس سره استفاده پذیرفت و
 ایضا طریقه اویسیه از روحانیت پیغمبر صلی الله علیه و سلم نسیب یافت و کمالات و سیر و مقامات آن شاه در عالم ظاهر
 است احتیاج بیان ندارد و مت عبارت و منقول است از کتاب قیومی ای عزیزان بدانید که بعضی جاهلان حضرت
 شاه بدیع الدین مادر را از مادر پدر منسوب نمی کنند و می گویند که خود حضرت شاه مادر چیمان بی مادر و پدر بذات
 پاک از عجیب بر زمین آمدند بدانند که این طور غلط سراسری گویند و این نمی دانند که از گفتن این سخن بزرگوار میشوند
 ای عزیزان بدانید که نام پدر شاه مادر بدیگی شاه علی و نام مادر ایشان بی بی خاص ملک لقب بی بی حاضر بود
 شاه مادر ازال قریش بودند و تخلص حضرت شاه مادر در موضع چنار که در ولایت حلب واقع است چنانچه نام و نشان و مقبره
 در موضع مذکور ظاهر است و حضرت شاه مادر در صد و پنجاه سال در قید حیات بوده وصال نمودند بعضی جاهلان
 که می گویند که شاه مادر بی مادر و پدر بوده غلط است و نسب نامه آنحضرت اینست که حضرت شاه مادر بدیع الدین
 ابن شاه علی بن شاه طیفور بن شاه کا قور بن شاه قطب بن شاه اسمعیل بن شاه محمد بن شاه حسن بن شاه حسین
 بن شاه علی بن شاه طیموری بن شاه مصری بن شاه بهار الدین بن شاه عماد الدین بن شاه عبدالعظیم بن شاه
 شهاب الدین بن شاه طاهر بن شاه مطهر بن شاه عبدالرحمن بن ابهر بن صحابی رضی الله عنه و نسب نامه
 مادر ایشان این است خاص ملک که نام ایشان بی بی حاضر است بنت شیخ حافظ بن شیخ محمود بن شاه
 عبدالعزیز بن شاه عبدالکلام بن شاه احمد بن شاه آدم بن شاه محمد بن شاه طیفور و مت عبارت بدانکه
 ابهر بنیه صحابی معروف است از قبیل بنی دوس که قبیل است از قبائل عرب و شیخ عبداللطیف محدث بلوی
 در کتاب کمال فی اسماء الرجال در حروف با فصل فی الصحابه در ترجمه اسم ابهر بنیه گفته که اختلاف کرده اند
 مردان در رسم و نسب ابهر بنیه باختلاف کثیر و مشهور ترین اقوال اینست که در جاهلیت نام او عبد شمس
 یا عبد عمر بوده و در اسلام نامش عبداللہ یا عبدالرحمن و گفته است حاکم و ابوالاحد که اصح اقوال نزدین نام

ابو جبره عبد الرحمن بن حضرت و مشهور شده بکفایت خود ابو هریره بطوریکه گویا اسم ندارد اسلام آورد در سال فتح خیبر
 و در جنگ خیبر همراه رسول الله صلی الله علیه و سلم بودی گردید همراه آنحضرت هر جا که آنحضرت میرفت تجاری گفته که در آن
 کرده از روزیاده از هشت صد و اسی و پنج و ابوعبید از آنجمله عبد الله بن عباس و ابن عمر و جابر انصاری و انس بن
 مالک و وفات یافت در مدینه سنه پنجاه و هفت یا هشت یا نه هجری و عمر او هشتاد و هشت سال بود و نامش
 ابو هریره برای آن شده که یک گریه خورد همراه خودی دشت هر جا که می رفت می برد انستی و بعضی می گویند که
 پدر حضرت شاه مدار ابو اسحق شامی نام دشت از فرزندان حضرت بارون پیغمبر علیه السلام است و بر ملت موسوی
 یعنی یهودی بود حضرت شاه مدار از روح حضرت رسول صلی الله علیه و سلم در روح حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
 اکرم الله وجهه و جناب حضرت محمد مهدی بن حضرت امام حسن عسکری رضی الله عنهما که زنده و غائب است استفاده
 پذیرفته مراتب اسلام و ایام و کمالات معرفت و ولایت و رتبه قطب المدار حاصل کرده و این تعجب نیست چنانکه
 سلطان العارفین ابویزید بسطامی قدس سره که جدا آنحضرت گریه محوسی بود آنحضرت رتبه کمالات ولایت انجینا
 حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه حاصل نموده و چنانکه سر حلقه اولیا حضرت معروف کنخی قدس سره که پدر
 آنحضرت نصرانی بوده و آنحضرت اسلام آورد و مرتبه ولایت و عرفان از خدمت امام علی موسی رضا رضی الله عنه
 حاصل نموده چنانکه شیخ عبد الرحمن چشتی در کتاب مرآة مداری گفته که احوال حضرت شاه مدار قدس سره اکثر مردم
 اهل زمانه بطریق مختلف نقل می کنند بنا بر آن مائت و یک نفر شخص و تحسین این معنی بسیاری از کتب تاریخ و سیر
 و ملفوظات بزرگان هر دیار و تصانیف ارباب تحقیق مطالعه نمود و لیکن کما حقہ تشفی حاصل نمی شد آخر بعد از جستجو
 بسیار تمام رساله ایمان محمودی نام تصنیف قدوة العارفین حضرت قاضی محمد دکنوژی قدس سره که از بزرگترین
 خلفائے شاه مدار قدس سره بودند بمطالعہ درآمد از ابتدا تا انتها آنچه از زبان وحدت بیان آنحضرت شنیده
 و چشم خود دیده بود همه را بترتیب در رساله مندرج ساخته است و بعضی مقدمات غوث الوقت حضرت
 سید اشرف جهانگیر سمنانی قدس سره که معاصر و محرم اسرار حضرت شاه مدار قدس سره بودند نیز فرموده اند و از
 کمالات و مقامات و حالات آنحضرت که نقل متواتر و معتبر خود از زبان بعضی بزرگان صاحب دیانت
 و اهل الله شنیده و مکرر تحقیق نموده می خواست که تبرکات و تینا احوال آنحضرت و محلی ذکر خلفای و مریدان

صاحب راز آنحضرت درین مجموعہ کہ مرآت مداری نام نہادہ شد قرار واقعی انتخاب نموده مندرج سازید کہ درخیلا
و رقبہ متبرکہ لکن پور رسیدہ از روحانیت پاک حضرت شاہ دارالفتح شہا حاصل نمود چون وقت رحمت
بود در باب جمع نمودن این سالہ نیز درخواست کرد آنحضرت او کمال ذرہ پروری و مہربانی اجازت فرمود کہ بپس
سبارست در ہر جا کہ خلافت شما خواہد بود من از مزار واقع تر آگاہ خواہم ساخت بخاطر جمع قلم بہت گیر کہ ز بارگاہ
بسیار چہل خواہد شد الحال آدم بر سر طلب مقصود صاحب ایمان محمودی می نویسد کہ اجداد حضرت شاہ دارال
اولاد پاک تہا بنی اسرائیل بودند و پدر آنحضرت ابواسحق شامی نام داشت کہ وطن او در ملک شام واقع شدہ بود
و ولادت حضرت موسی علیہ السلام و از فرزندان صحیح النسب حضرت ہارون علیہ السلام بودہ است ہمیشہ حق پرستی
اوقات مصروف ساخت بہر فرزندے کہ در خانہ او متولد می شد در طفولیت می مرد از آنجہت نہایت مخموم
بود اکثر شہا بزیارت موسی و ہارون علیہما السلام میرفت و فرزندی میخواست تا اینکہ شبہ حضرت موسی از خواب
دید میفرمایند کہ ابو اسحق بخاطر جمع دارالبدلتعالی ترالپرسے بدیع عطا خواہد کرد کہ تصرف ولایت من و ظاہر
خواہد شد پس از چند مدت حضرت شاہ دارالمتولد شدند و موسوم باسم بدیع الدین گشتند و شاہ دارلقب
آنحضرت بوجہ آنست کہ در زمان خود قطب المدا بودہ و در کتاب بحر المعانی و دیگر کتب صوفیہ مذکورست کہ
قطب المدا چند نام دارد و قطب الاقطاب و قطب الارشاد و قطب عالم این ہمہ شخص واحد را گویند و
بقدر الحاح و در کتاب تحفۃ الابرار فی مناقب قطب المدا شاہ عزیز الدین مداری جوینوری گفت کہ آنحضرت حسب
کرامات ظاہرہ و مقامات باہرہ و مواہب جلیہ و مراتب علیہ و احوال احوال سنیہ است عیسوی اشہر بودہ
احیای اموات می نمود انتہی در لطائف اشرفی می آر کہ در آن وقت علم بر میا و سیمیا مثل شاہ یا کسی دیگر
نہند است و ہمدان ایام بمفاصلہ چند ماہ والدین آنحضرت رحلت نمودند بفرق آنہا خواست کہ از ولایت
شام برآید پیش استاد خود حنفیہ شامی رفتہ سوال نمود کہ ازین علوم کہ مرا تعلیم کردہ اید تصرف صوری بسیار
دست دادہ است اما اثر وصول ذات حق تعالی در من ظاہر نمی شود و در توفیق و انجیل تعلیم نمودہ اید
کہ از موسی و عیسی علیہما السلام یافت ذات حق بوسیلہ احمد میر خواہد شد آن احمد کجاست استاد گفت
کہ ازین عالم در گذشتہ اما تابعان او در کہ و مدینہ ہستند و مرا از احمد ذات سرو کائنات مست صلی اللہ علیہ وسلم

پس حضرت شاه مدار اطلب حق غالب گشت از وطن به محنت بسیار شوقش بشمارد که رسیدند و در چند
 مدت قرآن و احادیث خوانند بعضی کتب تصانیف مجتهدان مذاهب اهل سنت نیز خوانند چون این چیزها
 کشود دست نداد و خواستند که بجانب ولایت شام معاودت نمایند که ناگاه در طواف کعبه تنگ در گوش سپید
 که اگر طالب هستی و در بر مرقد حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در دیده برو که او در طلب تراء و انوار که در شاه مدار
 ازین فرود خوش شدند و بشرف آستان بوسی وضو مطهره مشرف گردیدند و بر وحایت پاک حضرت مصطفی صلی الله
 علیه و سلم صفای باطن و ارمیدگشت آنحضرت صلی الله علیه و سلم بجال مهربانی خود دست ایشان گرفته تلقین
 اسلام حقیقی فرمودند و بر وحایت حضرت مرتضی علی کرم الله وجهه سپردند پس شاه مدار حسب الحکم آنحضرت بیعت
 رفتند و کار خود تمام کرده باز بکام آمدند و بعد از چند روز بحکم باطن متوجه هندوستان گردیدند و باقی طول ست که با هم
 از لطائف لشرقی و مرآت مداری و ایام جمعی توان دریافت الغرض شاه مدار بر راه حمیر و اطراف جوانب سیرکنان
 در شهر کالپی رسیدند و در مسجدی که بر لب آب جو بوده فرود آمدند و در شهر کالپی شهر عظیم واقع شد شاه غریب
 ابن شاه حسین مداری چون پوری در کتاب تحفه الابرار فی مناقب قطب المدا را گفته که شیخ عبدالرحمن محدث اوسلی
 در اخبار را الاخبار آورده که شاه مدار بمواریه سیر ملازمی نمود در یک سفر که با امیر سید انشرف جهان گیر بوده از بگرام
 بطرف هندوستان عبور نموده در کالپی در زمان حکومت قادر خان ولد سلطان محمود که از بابر سلطان فیروز شاه دلی
 بود سکونت اختیار کردند بعد از آنکه چون والی کالپی بخدمت باریافت اظهار نمود که در شهر با ناستند شاه مدار
 رخت قامت بچون پور بسته فرمودند که قادر خان فکر خود کند بعد از آن بر اعضاے قادر خان آبلها پیدا گردیدند
 که از حرارت سوختن بدن بے طاقت شده شیخ سراج الدین سوخته رجوع آورد شیخ پیر امین خود بوی پوشانید
 آبلها از بدن وی دال شد تا لایک نشان آبل بر شکم ماند هر چند و اگر دو روز نشد مدت قامت ایشان چهارده سال
 و چند ماه ببرد و ایشان هفتاد و شصت قدر در یافتند هر که انظر بجمال و افتاد بے اختیار نایش کردی لهذا
 بر وی مبارک خود پیوسته برقع فرو بسته و گفته **ه** در ملک هند غم قامت نکرده ایم
 و در کرده ایم با بقیامت نکرده ایم - انتهی و آن زمان که شاه مدار در کالپی بود که ششخت محمد سراج الدین
 سوخته می توانست قادر خان والی سلطنت کالپی مید شیخ سراج الدین بود و از آن جهت بخدمت شاه مدار

چندان توجه نداشت و لیکن چون صحبت مکالات شاه مدار تمام هندوستان فراسید قادرخان نیز بر ابرام ملازمت
شد و در جائی که شاه مدار منزوی بود رسید خادمان گفتند که این وقت ملاقات نیست و با حکم نیست که در وقت خبر
شما کنم قادرخان رنجیده گشت و بخادمان گفت که بخندم خود بگوئید که در شهر مانا باشد و خود بدلا سلطنت رفت
چون این خبر بشاه مدار رسانیدند در ساعت برآمد و خادم را فرمود که تو اینجا منتظر باش و خبر او بسیار پس بمحرومان
شدن شاه مدار که بر تمام بدن قادرخان پدید آمدند از حرارت آن مضطرب گشته پیشین پی خود سراج الدین سوخته
رفت و اوشان پسرین خود بقادرخان پوشانیدند و آن بجال خود باز آمد و اکثری از آنها نماند خادم شاه مدار
انجیر بشاه مدار رسانید از را غیرت بر زبان ایشان گذشت که سراج الدین را چنان سوخته بمحرومان حکم بر اعضا
شیخ سراج الدین آنگاه ظاهر شدند و سوختن گرفت و خود را فدا کرد قادرخان که و پس از آن و زاد او سراج الدین سوخته
گویند و مرقد او در شهر کاپی مشهور است و در سلطنت قادرخان فتوح عظیم واقع شد که از طرف جنوب سلطان
ابراهم شمرقانی بجبهت تسخیر کاپی لشکر کشید و از آن طرف سلطان بهوشنگ بادشاه ولایت مالوه با عساکر رسید
قادرخان آواره گشت و شهر کاپی بتصرف سلطان بهوشنگ آمد و سلطان ابراهیم از راه بازگشت بمجنون
رفت چنانچه در تواریخ سلاطین هند مذکور و درین نقل مخدوم سراج الدین نیز مذکور است که ایشان در وقت
سوختن گفتند که ما نیز سلسله شمارا سوخته شاید مراد قلت رواج سلسله بداریه باشد و از ملفوظ شاه عبدالعزیز
دلوئی چنان معلوم می شود که سراج الدین سوخته رالقب سوخته خود از پیرش حضرت نصیر الدین چراغ
دلی عطاشده یعنی سوخته عشق و حضرت شاه مدار ایشان را سوخته اند بکلمه ناراض شده گفت که در اولاد تو
ولی نخواهد شد سوخته امی ولایت را منقطع کردم سراج الدین سوخته گفت که سلسله اتو سوخته الغرض بعد از آن شاه مدار
سیرکان بطرف جنوب رفت در آن اثنا قاضی شهاب الدین قدوائی که از قوم بنی اسرائیل بود و نهایت خوبصورتی
خدمت حق پرست شاه مدار رسید و دائم بخدمت آنحضرت سرگرم می بود محبوب ترین مریدان آنحضرت بود
چون آنحضرت قریب لکهنو رسید مبارک بمریدان آورد و فرمود که ازین شهر شمس حسدی آید در میان این
شهرنی دوم پس بیرون لکهنو در تقارب رود آمد حاجی الحزین الشریفین شیخ قوام الدین در آن ایام بر مسند شیخت
بود چون جمیع اهل شهر براه نیازمندی آمده ملاقات شاه مدار حاصل نمودند مخدوم نیز گفت که یک مجلس بدید

پس با جمیع ازمردان خود بخندش رسیده ملاقات نمود اما چون صفای در باطن او نبود شاه مدار نیز متوجه نشد
 مخدوم قوام الدین قاضی شهاب الدین آیدند که جوانی صاحب جمال در پس سر آنحضرت استاد گیس را می کند
 دیده گفت که این جوان هم بطلب حق خدمت می کند شاه مدار را این ادعا خوش نیامد فرمود که هر کس که پیش فقرا
 می آید موافق نیست خود نتیجه می یابد اصل کار موقوف بر نیت است پس شیخ قوام الدین رنگ مجلس دگر یافته برخاست
 و خضعت شده بخانه خود رفت پس از چند روز وفات یافت بعد از آن یک پیرزن پسر بیار خود را پیش حضرت
 شاه مدار آورده از کمال عجز و خواست دعا نمود آنحضرت از راه کرم بخشی فرمود که این امر و الله شاه میناشد است پسر
 خود را پیش او نشان بر کبر صحت این پسر برد عاقلی شان موقوف است آن پیرزن نمیدانست که شیخ محمد مینا
 چه کس است و یکجای می ماند در آن ایام مخدوم شیخ مینا خورده سال به نیابت پدر خود جارب و کشتی هزار مخدوم شیخ
 قوام الدین می نمود بعد از آن شاه مدار خواست که به تلافی رنج و ملائیکه میان شیخ قوام الدین واقع شده در حق
 مخدوم شاه مینا نوازش فرماید و بجای مخدوم شیخ قوام الدین نصب فرماید پس قاضی شهاب الدین اطلبید
 جائی که نماز خاص خواهد نمود فرمود که این اور فلان محله به برو شیخ محمد مینا که همراه طفلان بازمی کند و در آنجا
 من برسان و این جائی نمازیده و بموجب تعالی خدمت شهر لکهنو خواهد تو کرده است در حق پسر این ضعیفه
 که بر لای صحت پسر خود پیش مدار آمده بود دعا کن که شفای این بر عاقلی تو موقوف است قاضی شهاب الدین
 پیغام آنحضرت مع تبرک بشیخ مینا رسانید شیخ مینا سجد شکر بجا آورده جائی نماز را بر سر خود نهاد و دعا کرد
 در ساعت آن پسر شفایافت از آن روز شهرت کمالات شاه مینا در هندوستان شائع گشت این قدر است
 باقی از کتبهای بالا ذکر رفته توان دریافت وفات شاه مدار روز پنجشنبه بتاریخ هجری ۹۷۰ جمادی الاولی سنه
 هشت صد و چهل بوقت سلطنت سلطان ابراهیم شرقی در دیار هندوستان واقع شد و ولادت آنحضرت
 در سنه شش صد و پانزده در ولایت شام در صد و سب و پنج سال عمر داشت و بقول ولادت در شهر حلب
 بلک شام بر روز و شنبه بوقت صبح صادق یکم شوال سنه چار صد و چهل و دو هجری بعد از چند ایام عمارت
 روضه حسب الحکم سلطان ابراهیم شرقی با بهتمام پسر میر صدر جهان جوینوری با تمام رسید و قصبه کینور که از
 توابع قنوج است خلفای ایشان بسیار اند قاضی محمود میر و پسران شان و فرزندان شاه میران در شهر

بهاج و بعضی در قصبه لاهر پور و بعضی در شهر جوپور اند و اولاد شاه میثی ماسپس خردش همه در کنتور سکونت
دارند و قاضی مطهر که قبرشان در کالیپیست و حضرت شهاب الدین قدوائی که قبرشان در موضع جلالیست
و حضرت شاه آلا که در ولایت بنگال آسوده است و حضرت میر جمال الدین المشهور بسید جمن که در موضع بجله قریب
بهار مسکن گرفته و حضرت میر سید احمد بادپاک که در جنگل کهلوان نواحی شهر جوپور آرمگاه اوست و حضرت شاه
جوهر جمن که در شهر اوده مسکن گرفته و حضرت شیخ شمس تائب که در شهر کهنو آسوده است و حضرت شیخ محمد صدیقی
که در شهر نیدل قرارگاه اوست و شاه بهیکاک که در شهر قنوج شهرت دارد باقی ذکر حضرت طیفور شای بازید بطامی
که بر حضرت سید بریع الدین دار قدس سره اند و حضرت امیر المؤمنین سید ابوبکر الصدیق رضی الله عنه در سلسله
علیه نقشبندیها آمد مذکور حضرت شیخ عبدالعزیز بنی المعروف به عبد الله علم بردار قلندر در سلسله علیه قلندریه
بالا مذکور شد حاجت اعاده ندارد.

سلسله عالیہ نقشبندیہ

اجازت این سلسله که در سلسله سیم است حضرت عارف بالله لقب لغیب بصاحب بر شاه محمد کاظم قلندر
قدس سره را از حضرت مولوی احمدی نقشبندی ساکن کرسی رسیده و مختصر حال حضرات این سلسله تا مشی
شاه محمد کاظم قلندر بالا گذشتہ لهذا آغاز این سلسله از ذکر حضرت مولوی صاحب موصوف کرده می شود و تحقیق
لفظ نقشبند در رسم ساهی خواجہ بہار الدین نقشبندی آید انشاء اللہ تعالیٰ.

ذکر محمد بن فضل موبہی و مخزن کمال محمدی مولوی احمدی نقشبندی

خلف رشید قاضی محمد نعیم بن مولوی عبدالقادر قاضی شهر گورکھ پور تلمیذ خاص ملا احمد عرف جیون المیثوی
بودند جد اعلیٰ آنجناب از ایران بہندوستان آمدہ در عہد شایان دہلی بر عہدہ جلیہ ممتازانند و ہماچا مولوی صاحب
موصوف متولد شدہ در ظل عاطفت و رافت پدری پرورش یافتہ تحصیل علوم متعارفہ تفسیر و فقہ وحدیث
بر علماء مشاہیر دہلی کردہ و در نسبت و پنج سالگی تکمیل علوم کردہ بعدہ تفساے بنارس با موفقت ذات شرفش

جامع فضائل صوری و معنوی و عالم علوم ظاهری و باطنی صاحب بود و در عتقوی بود و مدام بخیر غفلت نداشت
و عبادت الهی کمال و دیگر کفر خفی المذهب و صوفی الشرب بود از صبح تا چاشت وقت خود تعلیم علوم عربیه فقه و
حدیث صرف می نمود و شب در افاضه فیوض باطنی باطالباان و مریدان می کوشید اکثر جنات هم بخیرتش ارادت
میداشتند و بسیار می نمود بر دست پاکش مشرف باسلام شدند قلیل الغذا بود و میفرمود که یاد آبی را شکم نمی یابد
گاه بی غذا و چرب و با فرغی خورد بلکه طعام چند با هم آمیخته نزد خود میداشت و وقت غلبه گرسنگی قدری از ان
میخورد بسا اوقات صائم می ماند و بر کس نفس فاقه می کشید سمیع است که اجانب با شاه وقت اکثر مواقع
بنام ایشان معاف بودند اما هر چه از قسم نقد و جنس که از ان وصول می گشت بر اعدا و اقربا تقسیم می کرد ظهار عجز
و بیچی خود چنان بود که شمار وظائف بر عقدا نامل می کرد و هیچ بدست نمی گرفت می فرمود که این هم از اعضا
جسمی هستند اینان را بجز اطاعت الهی محروم دارم و در تسبیح و شستن اندیشه زیاد سمع هم می باشد و سلسله عالم
نقشبندیه اجادت و خلافت از حضرت سید محمد عدل المعروف بشاه لعل بریلوی میداشت از عارفان بلند صاحب
حضرت شاه محمد کاظم قلندر کا کوری بسیار محبت اتحاد بود و اولاد حضرت صاحب موصوف و قصیده بود و بر یک
مولانا ذوالفقار علی ساکن میوه که او شان هم از خلفای حضرت شاه لعل بریلوی بودند ملاقات شده چنانکه
حضرت صاحب اظهار حالش در مکتوبی بفرادر خرد حضرت شاه میر محمد قلندر ره کرده اند ان بعد چنان
محبت و خلوص زیادتی پذیرفت که گاه حضرت صاحب بر ملاقات ایشان بکبر سیر می رفتند اکثر موقوفات
بکا کوری قدم رنج می فرمودند و بهین ارتباط و اختصاص حضرت صاحب و شان اجازت سلسله علییه قلندریه
نوشته دادند و خود از او شان اجازت سلسله نقشبندیه و اگر وقت حضرت مولوی صاحب مرض خود باطالباان
و مریدان خود گفته بودند که هر کس از من شوق بعیت ارادت باشد که کوری بخیر مت شاه محمد کاظم صاحب
رفته تسلی خود کند که نزد من هیچکس از مرد و زنی همچو او شان در بنوقت موجود نیست و یکس پر خود را نیز برای تربیت
حضرت صاحب سپرد کرده بودند عزرا شریفش در قصیده کرسی ضلع باره بکی واقع محل قاضی ثلوی از بزرگواران
زیارنگاه خلایق است هیچ گنبد چهار دیواری ندارد بلکه قبر نیم نخیه نیست و جهش از باطن گان آنجا چنین بنیده شده
که از اولاد ایشان کسی اراده بختگی مزار و احداث عمارت چهار دیواری و نیز عرس سلا نه ظاهر کرده بود اما ایشان

در عالم رویانغ شدند و اجابت عمارت و غیره نماند آکے الشجرة افته و الخمول راحتہ عمر شریف
بشخصیت و نہ سال رسیدہ تاریخ و سنہ ولادت و وفات بدریافت نرسید۔

ذکر گوہر اکیلیت و لایت و سرری و درۃ التاج خلافت و ربیری حضرت سید محمد عدل المعروف بشاہ علیوی

ایشان فرزند ارجمند حضرت سید محمد بن شاہ علیم السید علیوی انداز ابتدائے طفولیت تا ایام کمولت در آغوش
پدر عالی قدر رانده و براه اجتناب شافہ ترجمان حال و لسان مقال ایشان شدہ بودند و اہل حال در تحصیل
علوم ظاہری و باطنی برادر کبر جو مولانا سید محمد حکیم مشغول بودند بعد از ان بخدمت حضرت والد ماجد خویش برآمد
تحصیل سلوک پیوستہ و پدر بزرگوار ایشان را براج کمالات و معارج و لایات و منتہای سیرا کمال رسانیدند
و سبقتاً سبقاً ہر روز سنا دل و لایات خاصہ و اخص الخواص کر ولایت اولیای امت و انبیای کرام
تخصیص و تشریف یافتند و بعد رحلت پدر بزرگوار خود جانشین و قائم مقام ایشان شدند و خلفای ایشان
بسیار انداز انجملہ مولانا ازہار الحق فرنگی محلی برادر مولوی احمد انوار الحق فرنگی محلی و مولانا ذوالفقار علی دہلوی چمنی
عبد الکریم جوہر سی و مولوی سید محمد نعمان نصیر آبادی و مولوی احمدی کرسوی و دیگر کار وفات ایشان بتاریخ
یازدہم ماہ رمضان المبارک سنہ یک ہزار و یک صد و دو و دو واقع شد و اندرون روضہ خود کہ در ریلے بریلی
واقع است جانب شرق مدفون شدند۔

ذکر عبط عطیات الہی و صد کرکرات و اکاہی فانی فی اللہ الصمد القوی حضرت سید محمد نقشبندی الیرلوی

ولادت باسعادت ایشان در سنہ یک ہزار و ہفتاد و دو و ہجری بودہ از ان زمان در حجر اکرامت و بزرگوار مقامات
والد ماجد خویش حضرت شاہ علیم السید الیرلوی ماندند و از بدو شعور بدانشہائے موفور کامیاب و بلعلوم صوری
و معنوی با تمام حضور و بہرہ یاب شدند و از آغاز شباب بحالت جوانی و ہدایت معاملات کامرانی اسباب

کلمات انسانی بر آن ادهیا و ستاره ولایت و وراثت رسول سبحانی از سیمای دودخشان دهمید بود حضرت
والد ماجد بکمال توجهات که بحق سید و صوف معنی میباشند ایشان را بمثنای ترجمان حال و لسان مقال خویش
کرده تکمیل کلمات و ترقی مقامات از عروج و نزول در طے منازل قرب و وصول هر جا بمعنان خود می نوشتند چنانچه
عناصیر و تمیص خاصه خویش با تبرکات پیران کرام و کلاه تبرک شیخ الاسلام سید آدم بنوری و دستارچه مبارک
حجه الاسلام سید الف نانی شیخ احمد فاروقی و بر باقران شریف مخصوصه تلاوت خود با ایشان عطا فرمودند و خاصه
سر و سیرت و معانی و صورت خود عطا فرموده مصداق قول مشهور الخلیفه فی حکم المستخلف ساختند ان بعد
در ارشاد طالبان و خدمت مخلصان بر طریقه پذیرا تمام فرمودند و کسب کمال ابرتیه کمال ساینده الغرض
بهمن تقدس و در ارشاد طالین مولی البقیه زندگانی کرده بجایزه تب و تاب رخ بست چهارم بیع ثانی
روز دوشنبه سنه یک هزار و یک و پنجاه و شش وقت شب بین العشاءین روح مطهر از عالم عصری
با علی علین خرامید و در روز شنبه در ادره پذیر بر گوار جانب گوشه جنوب مغرب مسجد بسوی دریا محاذی جنبه
پیردقون شدند از تصانیف شرح کلمات خواجگان نقشبند در رعایت شتانت و توضیح یادگار است.

ذکر مقتدای سالکان طریقت شیوای عارفان حقیقت محی استنبوی
قدوة الاتقیاء حضرت سید محمد علیم الله الحسینی نقشبندی البریلوی

ولادت ایشان در سنه یک هزار و سی و سه هجری است از کبرای اولیاد اعظم خلفای شمس آدم بنوری اند
نهایت متقی و کامل عالم عامل محمود اتباع سنت سنی نظیر خود داشت از او اهل وقت طفولیت بحالات
سنت یتیمی و سیری ایشان التشریف فرمودند و سایه پذیر بر گوار از سر ایشان برداشتند و مادر هر بان او
نیز در عمر دوسه سالگی ایشان شربت وفات چشانیدند و فاتهم کل ذلک الحال مطابقه لا حوال

محبوب رب المتعال سید الانبیاء علیه التحیه و الثناء.

منقول است که ایشان از خرافه و جل علا بخوشگاری سنت اخروی و عمر بنوی صلی الله علیه و سلم مدام
بدعاها و یوزگی داشتند که الهی دعای مارا اجابت نمادین عمر شریف صلیب خویش کرامت فرما و تعالی شانه

و عای ایشان را اجابت نمود و سالهای مبارک نبی کریم عطا فرمود چنانچه بعمر شصت و سه سالگی بتاریخ هشتم
 و قیل نهم ذی الحجه سال هزار و نود و شمش و بقول صاحب خزینة الاصفیاء سال یک هزار و هشتاد و یک
 نقل بدو آخرت فرمود که محی الدین محمد شاه عالمی غازی بمیون تاریخ پنجاب دید که محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم وفات
 کردند و ملائکه چنانچه مبارک بر آسمان می برند ازین رو به تشویش در آمد که ظاهراً وفات حیات انبی ازین سال
 گذشته و بسا ورنه است متباعد گذشته این ارادت از دو حال بیرون نباشد لغو باشد و نه یا اگر کان اسلام
 ضری رسید یا سلطنت را که نائب و خلیفه آن جنابم خلک گشت از ملاجیون مرحوم استاد خود بقیم
 خواست مولوی موصوف فرمود تاویل این بود یا غیر تعبیر شماست بلکه این واقعه مشعر بر آنست که سید محمد علیم
 رحمة الله علیه از در امل انتقال فرموده و ملامت عالم قدس نمود تا تاریخ ضبط نمایند و بلا شائبه ایقان فرمایند
 اغلب که رسل انابت سیده باشد آخر لبوا رخ و وقایع ظاهر گشت که سید تاریخ مذکوره ازین عالم بگذشت
 شاه فرمود ای استاد بلا تا مل ازین واقعه تاویل رحیل سید بکدام دلیل استخراج گردید و واضح تر بگوید ملامت
 که سر دارد دولت مشابست با سیدانام و اجرای سعادت مائت باخیر الانبیا علیه و علیهم السلام سعادت
 بود یعنی سید علیم اند که گوشت متابعت خاتم الرسالت بچوگان ارادت از میدان رلوده و از اکثر پیشینیان
 بجو لا نگری سابقست فرمود لا جرم در موت نیز سعادت مشابست نبوی بنواختند و در قوت مائت دولت
 احمدی از دنیا برداشتند انتی زیاد ازین خواهی در موقوفه ایشان نظر کن.

ذکر قائم با حکام شریعت آدم تبلاش حقیقت

خاتم نیکین سروری حضرت خواجہ سید آدم بنوری

از اعظم خلفای حضرت شیخ احمد مجدد سرسندی است تعلیم ابتدائی طریقت از حاجی خضر یافته بعد از آن
 با جازات حاجی خضر بنجد مت شیخ احمد مجدد الف ثانی حاضر شده بدرجات عالی رسید و او اکل حال از علوم
 ظاهری بهره داشت و رهنه در واقعه دید که از بافت غیب ندای شود که ای شیخ آدم چرا قرآن نخوانده
 عرض کرد که آئی تو قادری مرا تعلیم فرما فی الفور دستے نورانی ظاهر شد و بر سینه بے کینه وی مس کرد قرآن

حفظ نمود و نیز علوم ظاهری را تعلیم گرفت ایشان باوصاف اتباع سنت رفیع بدعت موصوف بکمال استقامت
شریعت و طریقت معروف بودند از هزار کس طلبه و زمره جمع می بودند و از فکر خانه ایشان در وقت طلوع
می گرفتند و طن صلی وی قصبه موده است از جانب پیر رسید حسینی بود مگر سکونت در قصبه بنور از توابع
سرزندست میداشت و پیر امیر دین و خلیفه بسیار بودند هر یک از آن کامل و کمال از انجمله حضرت عظیم الدین ابراهیم
و شیخ حامد لاهوری و شیخ نور محمد پشاور و غیر هم وفات ایشان بتاریخ سیزدهم ماه شوال سنه یک هزار
و پنجاه و سه بوقوع آمد و از ایشان در حجت البقیع متصل قبه حضرت سیدنا عثمان رضی الله عنه در مدینه منوره واقع

ذکر شیخ اکلیل و العارف النبیل مقبول حضرت احمدانی شیخ

احمد الفاروقی المعروف به مجدد الف ثانی سمرندی

منسوب بسمرند و صحیح سمرندست مگر سمرین و سکون باوقیع را به محله بلده ایست عظیم بامین لاهور و دهلی
در اصل نام آن سمرندست یعنی بیشه شیر و زبان فارسی سمرند مستعمل شده ایشان مرید و خلیفه حضرت خواجه بابا ایست
نقشبندی اند و نسب ایشان به سبب و هشت واسطه بامیر المومنین عمر رضی الله عنه می رسد در سال هجده
و هشتاد و یک متولد شده در کتیرا نام تحصیل علوم فراغت حاصل کرده از والد ماجد خود اجازت سلسله قادریه
و چشتیه و سهروردیه و کبرویه یافتند و به واسطه حجاز محل شوق بستند و بحضرت علی سیدند در اینجا خواجه محمد باقی دولت
ملازمت دست بهم داد و صحبت گیرفتاد و در طریقه علی نقشبندی به بیعت فرمودند و در دو ماه و چند روز نسبت حضرت
نقشبندی حاصل نمودند چنانچه همداران ایام حضرت خواجه یکی از مخلصان رقم فرموده بودند که شیخ احمد نام مردی
از سمرند کثیر العلم و قوی العمل است چند با نقیر نشست بر خاست کرده عجائب بسیار از روزگار او شنیدند و
بآن می نمایند که آفتاب شود که عالم از روشن گرد و آنتی و نیز حضرت خواجه فرمودند که شیخ احمد آفتابانی است که مثل
الهزاران ستاره ها در سایه او گم اند و از شادان خواجه در فضائل آنجناب بسیار است که در مالا اختصار بهین قدر
اقتضای همداران اندک ایام آوازه حضرت بلند شد و آستان فیض نشان ایشان محط رحال مجمع صحابه
کمال گشت علما از دور و نزدیک بخندمت رسیدند و ام از ترک تاجیک لشکر حضور بهره ور گردیدند مثل خواجه

ابروت آوردند و اکابر زمانه بتواضع برخاستند بدولت ایشان مهبط اطلال شد و ذره آفتاب آت باجکات ایشان
 آید بود از آیات الهی و نعمتی بود از نعمات ربانی نزار که در میان صوفیه کرام و علمای اعلام از هر ارسال بود
 ایشان برداشتند و مورد حدیث صله شد بدینسانکه در حضرت القدس آمده علامه سیوطی و جمیع الجوامع روایت
 کرده که پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود یكون في امي رجل يقال له صلة يدخل الجنة بشفا عتقه كذا وكذا
 مانا که اشارت بوجود مسعود حضرت ایشان باشد چه که ایشان در میان علما و صوفیه صله بودند که اختلاف فلقین
 را در وحدت وجود بلفظ راجع داشته اند چنانچه بعد تحریر این مقال خود نوشته اند الحمد لله الذی جعل فی صله
 بین المجربین انتهی اطلاق بر غیبات و اشراق بنحو اطراف و تصرف در کمینات ادنی صفت بود از صفات حمیده
 جمیل ایشان کمینه و صفی بود از اوصاف جلیله شماره خوارق و کرات که در کتب مقامات مروی شده
 هفت صدیر سدا عدل آنکه اندک چه مقدار صادر شده باشد حکم مالا یدرک کله لای تراک کله
 یک دسه از آن حواله القلم می شود آورده اند که در سفر بودند و هو اگر مایان التماس باران کردند حضرت متوجه
 شدند بار آمد و بارید و دیگر گئی گفت عزم حج دارم فرمودند ترا در عرفات نمی بینم سالها رفت و بچ رفتن میسر نیامد
 دیگر جان محمد نام تاجر می بود از عزیزان حضرت انوشی حکایت کرده اند که گفت روزی قرب شام جو زنی
 بدست من دادند و فرمودند که بیایح حافظ درویش چند فرو داده اند و میان ایشان عزیز لیست که راغ چپک
 برود و در بر و این جو را با او ده و او را بیا رفتم دیدم که قلندری چند شسته اند و درویشی داغ چپک
 بر روی باندک فاصله شسته چون مرا دید گفت حضرت ترا پیش من فرستاده اند گفتم آری و جو زنی را دم ده
 ایشان رسانیدم فرمود مرا اطلبیدند خود نیامدند عاقبت با من روان شدند و رسید حضرت از من توبه خواستند
 آوردم فرمودند که بآن درویش بده و بطرف آن درویش کردم هم حضرت ایشان را یا فتم می گفت که حضرت
 ایشان بده بار که این سوره و کردم حضرت ایشان را دیدم آن عزیز زاین ماجر می من از حضرت پرسید فرمودند که
 جان محمد نام پس فلانی از جانده هریست وی گفت که پدرا و با من آشنا بود و در کدام سلسله معیت دارد از شاه
 کرده که در سلسله قادری پس گفت که بسفارش من او را بحضرت غوث الاعظم رسانید رضی الله عنه حضرت
 برخاستند و بجانب ستاره قطب اشاره کردند که جان محمد ستاره قطب امی شناسی همین ست بار دیگر

نیکو فکر دیرم از میان قطب شخصی زنده سیاه در چون شیر مجل رسید حضرت فرمود که ملازمت غوث الثقلین کن پس
حضرت غوث بسمت ستاره قطب متوجه شدند و غائب گشتند چون بسجده رسیدم آن عوید گفت که غوث الثقلین
را دیدی گفتم آری از جمله الهامات و منبررات ایشان که قدر کثیر است یکم این است که غفرت لك ولعن
توسل بك بواسطه او بغیر واسطه تا یوم القیامه و هر که طالب تفصیل کشف کلمات الهامات و منبررات
ایشان باشد بدوست که در جمیع نماید کتب مقامات چون حضرات القدس و بکات احمدیه و جز آن معارف جدید
و حقائق نامده که از آن قلم نورانی رقم بخینه آفتاب است که چشم منکران از آن خیره و در زحمان از آن تیره این
معارف و حقائق کمی شنوی و این ارشاد و هدایات که می بینی با علی نهامی کند که صاحب آن مجد است و نه مجرد
ماتیل مجد و الفت از صد تا هزار فرقه تا آنکه هست تو کتم تعلون از مکارم اخلاق و حسن سیرت ایشان چه گوید
صبر و شکیب و رضا و تسلیم و عظیم هر کس فرار و حال است و شفقت بر خلق و صلای رحم و رعایت ارباب حقوق
و سبقت در سلام و ولینت در کلام شمیمه که می ایشان بود و طریقه ایشان کتاب دست است این یک تفصیل
مقام هر از فضائل تو بود و کوتاهی سخن در او اترع کارخانه ارشاد و طلب با مینای کرام سپرده خود از غلو
قدس که بر زم انس بود کم بیرون می آمدند و اکثر اشاره بقرب وفات خود می فرمودند تا دوازدهم محرم سال هزار
وسی و چهار برصراحت گفتند که فرمودند که میان چهل و پنجاه روز رحلت من واقع خواهد شد چنانچه دوازدهشنبه
وقت صبح پاسی از روز برآمده بعمری که شصت و سه سال موافق سنین عمر و در عالم صلی الله علیه و سلم بود
ازین خاکدان بهشت جاودان نقل فرمودند پس از انتقال آن خلاصه ابرار چه در زمان غسل چه بعد از آن
عجائب و غرائب که دیده و شنیده شدند و زبان منحصر بطالع کتب مقامات است وفات بتاریخ سبت و هشتم
صفر سنه یک هزار و سی و چهار هجری است هزار و در سر مندر زیارت گاه است -

ذکر اشخ الفانی عمای سوس الله حضرت خواجہ باقی بالله

و طبقات آمده که اصل ایشان از سمرقند است و در کابل تولد شده و ایسی بوده اند تربیت از روحانیت خج
احرار یافته بعد ریاضات و مجاہدات و حصول کمالات با شارت روح حضرت خواجہ احرار و اولاد و خواجگی

پیوسته اند و ایشان بعیت کرده و در سه روز دولت و نعمت یافته رخصت شده اند و از آنجا بدلی تشریف آوردند
حالتی داشتند که هرگاه یکسے نظری کردند و یا در آن حال برایشان کسی نظری کرد بے اختیار حالتی بهم میرانید
و فریاد از بے بری آمد فغات خواجہ در سب و پنجم جادی الثانی سنہ یک ہزار و دوازدہ ہجری و مرقہ شہادت ایشان
در دہلی نزد یک قدم رسول بر جملہ کنجشک گیران واقع است عرا ایشان چہل سال بود۔

ذکر واقف مقام قرب بی نشان محو مشاہدہ رحمن صدر نشین بساط سروری مولانا خواجہ مکسکی

خلف و خلیفہ خواجہ محمد درویش مرست تربیت ظاہر و باطن از والد مرشد خود یافت مرے بود عابد و
زاهد و بزرگ صاحب ذکر و شغل و کرامت و خوارق عادت خود را از چشم خلق می پوشید و قصد الکنک کہ از
مضافات سمقندست سکونت داشت فغات ایشان در سال ہزار و ہشت ہجری روداد عمر شریف نین سال
بود و از ایشان در قصد الکنک واقع است۔

ذکر اشیح العارف مولانا محمد درویش

ایشان از خلفائے کبار مولانا محمد زاهد جامع علوم ظاہری و باطنی و واقف و موزہ صوری و معنوی
باوصاف جذب و متغراق و ذوق و شوق موصوف و بسخا و عطا معروف بود و ارادت نیز بر خال حق مولانا
محمد زاهد و ازندوبیک اسطہ خواجہ احرار می رسند فغات اشیح برایشان غالب بود و ظہور کرامت ارق
و اغوش نہ داشتند بعد وفات پیرویش بر مسند ارشاد نشستند و صد ہا کس ادعوت الحق نمود و فاتا
ایشان در روز دہم محرم سنہ ہصد و ہشتاد و پنج و بقولہ تصد و ہفتاد ہجری روداد۔

ذکر سلطان الزاہدین برہان العابدین الراکع الساجد مولانا محمد زاهد

ایشان از کبرائے سلسلہ عالمیہ نقشبندیہ و عالم علوم ظاہری و باطنی و مدیر و خلیفہ رشید حضرت خواجہ

عبد الاحرار اند و فقر و تجرد و تقوی و زهد و اتباع سنت مقامات عالیہ و مراتب بلند داشتند ایشان غرہ ربیع الاول سال نصد و سی و شش هجری واقع شد و از ایشان در مقام خیرات گاه است.

ذکر شیخ المشائخ الکبار و تودة الاحرار شیخ ناصر الدین
عبد السدین خواجہ محمود بن شہاب الدین المعروف بہ خواجہ احرار

ایشان بہترین و کامل ترین مریدان مولانا یعقوب چرخ می اند و سرسلسلہ خواجہ احرار و مقتدای طریقت و رہنمای حقیقت بودہ کرامات و عبادات بے نہایت از ایشان بطور رسیدہ حضرت مولانا عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی بایشان اخلاص اعتقاد بسیار داشتہ اند و ایشان ارجاس پیغمبر مولانا سعد الدین کاشغری سید انستد چنانچہ بعضی کتابا بنام ایشان تصنیف نمودہ ولادت ایشان در ماہ رمضان سال ہشت صد و شش ہجری در قریہ باغستان کہ از توابع تاشکندست بود و وفات شب شنبہ سبت و نہم سلخ ربیع الاول سال ہشت صد و نود و پنج واقع شدہ و مدت عمر شریف نود سال است چندانکہ کہ قریب ہشتاد

ذکر شیخ الاجل و الاکمل حامل اسرار الصوری و المعنوی شیخ
یعقوب بن عثمان بن محمد الغزنوی ثم اچرخنی

نسب بچرخ نجیم فارسی در سلسلہ ہمدانی و جامع مجملہ دہلی است از توابع غزنین از کبار مریدان حضرت خواجہ بزرگانہ داول بابر کہ بنجد مت شریف ایشان رسیدہ اند فرمودند کہ ما بخود کاری نمیکنم امشب بہنیم اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا یعقوب فرمودند کہ ہرگز شبہ سخت تر از ان بر من نگذشت کہ آیا چہ شود چون بامداد بنجد مت ایشان رفتیم فرمودند کہ قبول کردند و ایشان را بنواجہ علاء الدین عطار سپردند بعد از وفات خواجہ بزرگانہ یعنی بہار الدین نقشبند در صحبت علاء الدین عطار بترتیب کمال رسیدند و جامع گشتند در علوم ظاہری و باطنی ولادت ایشان در غزنین است و حرار در موضع ملفت و بقول صاحب سفینۃ الاولیاء ملفت و کہ یکے از مواضع حصار شادمان است واقع شدہ وفات ایشان بتاریخ پنجم صفر

سال هشت صد و پنجاه و یک افتاد.

ذکر امام الطریقه بهاء شریقه و الحقیقه حلیت رحمن معانی را
نخستین خواجه بهاء الدین محمد بن محمد بخاری المعروف نقشبند

در سال بهائیه که در مقامات حضرت شیخ ست می نویسد که حضرت می فرمودند که من پدر من بصنعت
الکخواب بانی نقشبندی مشغول بودیم ازین جهت نقشبندی گویند و همچنین ست در سفینه الاولیا
والانتباه و غیره و در لطائف اشرفی ست که وجه تسمیه وی نقشبندی نقش بسبق صورت بزرگی گماین
نسبت بزی رسیده باشد یا تصور کردن معلوم و معهود که کیفیت از و حاصل می آید انشتی در سمات القدس
من حدائق الانس مذکور است که تحقیق جمهور اکابر این سلسله تلقب آنحضرت نقشبند غیبی ست و بعضی
منتسبان این طریقه در سر آن دو وجه ایراد نموده اند اول آنکه طالبی را که آن بزرگان تعلیم ذکر و ال میفرمودند
هم در روز نخست آن ذکر بر دل طالب نقش بستنی و بعد از بض قلیله زائل گشتی دوم آنکه به نصرت کامل و توجیه
شامل ایشان در برایت حال نقوش کونیه بر رویای قلب هر مرید رشید ایشان مسدود می گردید انشتی و حق
آنکه اصل این نسبت بخبر قدومه پست بر معرکه گردیده از خیانت گمراهان باجای در احسن نقص در مع حضرت خواجه
کسی چون او بلوح ارجندان نزد نقشبندیان ولادت ایشان در محرم سال
هفت صد و هیزده و بقوله هفت صد و بیست و هشت بوده است و عهد خواجه علی امینی از طفلی آثار
ولایت انوار کرامت و هایت از بشره ایشان هویدا بود حضرت را نظر قبول بفرزند می از حضرت خواجه
محمد بابا سماعی بوده تعلیم کد اب طریقت بحسب صورت از امیر کمال یافته اما بحسب حقیقت
ایشان ایلمی اند و تربیت از روحانیت خواجه عبدالخالق غجب وانی یافته تفصیلش در مقام خود
مذکور است دفات ایشان در شب و شنبه سوم ماه ربیع الاول سنه هفت صد و نود و یک هجری
موزار در قصر عارفان ست که پیشه ست بر یک فرسنگ از شهر بخارا مدت عمر شریف ایشان
هفتاد و سه سال بوده.

ذکر صاحب انصوح و التکلیف تدوین ارباب الحال حضرت سید کمال

از مریدان اعاظم خلفای خواجه محمد بابا سیاسی اند در شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت از اولیای عهد
گوسه سبقت برده ولادت ایشان در موضع سوخارست و وفات ایشان در وقت نماز با مادر و پنجشنبه
هشتم جمادی الاولی سال هفت صد و هفتاد و دو هجری بوده و قبرشان در موضع سوخارست نزد بعضی
و پیش منی یازدهم جمادی الاخری سنه هفت صد و هفتاد و دو وفات یافته اند و سوخارا از دیهات بخارا است
و از سیاسیای که گروهی شرعی است و پس از گری اشتغال می داشتند و بزبان بخارا اداس کمال را گویند
باقی حال ایشان از نفحات و رشتحات و غیره دیدنی است.

ذکر مرجع الافصاحی و الادانی حضرت

خواجه محمد بابا سیاسی مولد او البخاری مدفن

سیاسی بفتح سینین و طینین بعد از آن ویای نسبت است بسوی سیاسی کبریین ثانیه و بی از دیهات
طوس است و بعضی می نویسند که سیاسی از دیهات رامشین است و از رامشین یک گروه شرعی در است
و از بخارا است که گروهی شرعی مرید و خلیفه حضرت عزیزان علی رامشینی است متی مدید بخارست پیر روشن ضمیر خود
حاضر مانده قوائید عظیم حاصل کرده مقتدری زمانه گشت و حضرت خواجه بهارالدین نقشبند را بفرزند قبول
کرده ولادت ایشان در قریه سیاسی بوده وفات دهم جمادی الاخری سال هفت صد و پنجاه و پنج
و قبر ایشان نیز در بخارا است.

ذکر قدوه اهل شهود و صدور فیوض سبحان حضرت

خواجه علی رامشینی المعروف بحضرت عزیزان

ایشان خلیفه دوم اند از خلفای خواجه محمود و لقب ایشان در سلسله اخوان گان حضرت عزیزان است

از کبرای مشائخ این سلسله بود صاحب مقامات عالیه و کرامات ظاهره گویند چون خواجہ محمد را وفات دیک
رسید از خلافت را بحضرت خواجہ عزیزان حوالہ کرد و سایر اصحاب این زائیشان سپرد و سلسلہ النسب حضرت خواجہ
بہاء الدین از میان خلفا و اصحاب خواجہ محمد بدو واسطہ بایشان میرسد ایشان را مقامات رفیعہ و کرامات عجیبہ
سیارست و بصفت بافتگی مشغول بوده اند در نفحات ست کہ فقیر از بعضی اکابر جنین استماع دارد کہ اشاہ ایشان
است اینچہ حضرت مولانا جلال الدین دی فروزہ **گرتہ علم حال فوق قال بوفے کے شدے**
بندہ اعیان کبار خواجہ انساج را **قولہ شریف ایشان را** استینست کہ قصہ البیت
بزرگ در ولایت بخارا برد و فرسنگ قبر مبارک ایشان در خوار زمست معروف مشہد و وفات ہفتم رمضان
سنہ ہفت صد و سجدہ ہجری و نزد بعضی بست و ہشتم ذیقعدہ سال ہفت صد و بست یک ہجری
و مدت عمر یک صد و سی سال۔

ذکر الشیخ المکرم و المصنف الجامع للنسبہ لصورہ و المعنوی خواجہ محمد انخیر فغوی مولد او البخاری مدفن

فغوی مفتی فاضل سکون عین معجمہ قریاست از توابع بخارا در شجاعت ست کہ ایشان فصل اول اصحاب
خواجہ عارف اند و از میان اصحاب خواجہ عارف بخلاف اشارت ممتاز بودہ اند مولد ایشان فغمت ست
کہ دیہی ست در ولایت بخارا از مضافات واکبئی کہ فیہ بزرگ مشتمل چندین دہ و زرعدہ و سہ فرسنگ از شہر
دورست ایشان در اینجا مقیم بودہ اند و قبر مبارک ایشان آنجا ست یکسب گلکاری می پرورند و از آن
ساش می ساختند و از خواجہ عارف اجازت ارشاد یافتہ بودند و دعوت خلق بحتی با ذول گشتہ بہار مقصد
وقت و صحت حال طالبان ذکر علانیہ افتتاح کردہ اند و اول بار کہ مشغول شدہ اند در مرض موت خواجہ عارف
بودہ است نزدیک برمان تسلیم ایشان برسر پرل ریوگر و خواجہ عارف در آن محل فرمودہ اند کہ این وقت آن وقت
ست کہ ما را اشارہ کردہ بودند و بعد از نقل ایشان خواجہ محمد در مسجد کہ بر دروازہ واکبئی است بکولانیہ
مشغول شدند و مولانا حافظ الدین از کبار علماء وقت کہ جدا علی حضرت خواجہ محمد پارسا اند با اشارہ

استاد العلام شمس الامنة الحلو المکی رحمهما الله تعالی در بخارا از خواجه محمود سوال کرد که جنور جمع کثیر از ائمه علیا
 زمان که شما ذکر علانیه بجهت می گویند خواجه فرموده اختفه سیدار شود و غافل آگاه گردد و او را برادر آورد و بهتفاست
 شریعت و طریقت در آید و بحقیقت توبه و انابت که مفتاح همه خیرست و اصل همه سعادات است رغبت نماید
 مولانا حافظ الدین گفتند که نیت شما صحیح است و شمار این شغل حلال باز از ایشان التماس نمودند که ذکر علانیه
 را حدی بیان فرمائید که آن حقیقت از جای ممتاز گردد و بیگانه از آشنایان شود خواجه فرمود که ذکر علانیه کسی
 را مسلم است که زبان او پاک باشد از دروغ و غیبت و حلق او پاک باشد از حرام و شبهت و دل او پاک باشد از ریا
 و سمع و سر او پاک باشد از توجیه بغیر حضرت ربوبیت انشی زیاده اگر خواهی در کتاب رشتحات نظر کن و فوات
 هفتدهم ربیع الاول سال هفت صد و پانزده هجری و بقوله هفت صد و هفتده بوده و قبر ایشان نیز در
 بخارا است بروایت سفینه الاولیا۔

ذکر العارف زبده الاخیار ناطق جمال

بچشم محموری حضرت خواجه عارف یوگری

یوگر کبیر سر له ممله قریه ایست از قریه های بخارا ایشان خلیفه چهارم حضرت خواجه اند مولود من ایشان
 یوگر است از آنجا تا بنجد و آن یک فرسنگ شرعی است در علم و حکم و زهد و تقوی و ریاضت و عبادت و شایسته
 سنت شان عالی و زبده الاما داشت خرد خلافت از دست حضرت خواجه عبدالحق بنجد واتی پوشید و حاجات
 پیر و دشمن ضمیر خود بنجد دست می مانده فالیه با برداشت سلسله النسب از ادب حضرت خواجه بهار الدین نقشبند
 از میان خلفای حضرت خواجه عبدالحق بنجد است خواجه عارف میرسد وفات ایشان غره شوال سال هفت صد
 و پانزده هجری بوده است ایشان عمر سه دراز یافتند۔

ذکر العارف اصمائی حضرت خواجه عبدالحق بنجد واتی

نسب بنجد و آن کبیر المصطفی علی الشهور و کفوی در طبقات حنفیه گوید بضم غین و سکون الجیم و ضم الدال المهمله

دینی گیرست بر شش فرسخ از بخارا و در لب الانساب است بفتح دال ایشان خلیفه چهارم از خلفای اربع خواج
 ابوسفهدی قدس سره و در سفر طبقه خواجگان اند و در حلقه سلسله این عزیزان قدس السلاسل هم مولود و قدس
 ده بخمدان است از ولایت بخارا بر شش فرسخ و نام والد شریف ایشان امام عبدالحمیل است از اولاد امام کب
 مقتدری وقت و عالم عالم ظاهر و باطن بودند گویند عبدالحمیل صحبت از حضرت علیه السلام بود و حضرت علیه السلام
 او را بوجود خواج بشارت داده و عبدالحق نام نهاده تا وقتیکه خواج حضرت علیه السلام ایشان رسیده اند و وقت
 عددی مر ایشان را تلقین نموده و در بعضی از تحریرات خواج مذکور است که فرموده اند نسبت و دو ساله بودم
 که خواج زنده دلاان حضرت خواج حضرت علیه السلام مرا بحضرت شیخ بزرگ زمانی خواج ابوسفهدی سیه و زنده
 و تربیت من وصیت کردند و حضرت خواج را وصیت نامه الیت در آداب طریقت که برای فرزند صوفی
 خود خواج اولیا اکبر قدس سره نوشته اند مشتمل بر فواید جزو لیه و عواید جلیله و ناگزیر همه سالکان و مریدان است
 برستم تین و تبرک ایرادی باید فرموده اند و وصیت می کنم ترا ای پسر که من بعلوم و ادب و تقوی در جمیع احوال
 بر تو باد که تنبغ آثار سلف کنی و ملازم سنت و جماعت باشی و فقه و حدیث آموزی و از صوفیان جاہل
 پیروی مکن و همیشه نماز بجماعت گذاری بشرطیکه امام و مؤذن نباشی و هرگز طلب شهرت مکن که شهرت
 آفت است و بمنصبه مقید نشو و دائم گمان باش در قیالها نام خود منویس و بیکه رقضا حاضر شو و زمان
 کسے با ش و بوضایای مردم در میا و بالوک و ابناے ملک صحبت مدار و خانقاه بنا مکن در خانقاه
 نشین و سماع بسیار مکن که سماع بسیار نفاق پیدا کرد و در وقت بسیاری سماع دل را بیماند و بر سماع انکا
 مکن که اصحاب سماع بسیار اند کم گوے و کم خورد و کم خب و از خلق بگریز چنانکه از شیر بگریزند ملازم خلوت
 خود باش و با مردان و زنان و مبتدعان و توانگران و عامیان صحبت مدار خلالت خود را از شبیه پرستیز و
 تا توانی زن نخوا که طالب دنیا شوی و در طلب دنیا و دین بیاد دهی و بسیار نخند و از خنده و قهقهه اجتناب
 کن که خنده بسیار دل را بیماند و باید که در همه کس بخشیم شفقت نگری و هیچ مردی را حقیر نشمری ظاهر خود را
 سیاری که آرایش ظاهر از خرابی باطن است و با خلق مجادله مکن و از کسے چیزی نخوا که کسی خدمت
 سفرای و مشائخ را بمال و تن و جان خدمت مکن بر افعال ایشان انکار مکن که انکار ایشان بر گزشتگاری

نیاید بدین اهل دنیا مغرور شود و باید که دل تو همیشه اندوگین باشد و بدین تو بسیار چشم تو گریان عمل تو خاص
و دعای تو متضرع و جامه تو کمند رفیق تو درویش و بایه تو فقر و خانه تو مسجد و مونس تو حق تعالی و فات ایشان
دوازدهم ربیع الاول سال پانصد و هشتاد و پنج هجری است و قبر ایشان در عجبان است -

ذکر قطب الوقت غوث احمدی حضرت خواجه یوسف بن ابوبالهدی

کفایت ایشان ابو یعقوب است و اصل ایشان از بهمان است مرید شیخ ابو علی فارمدی اندواز ابو اسحق شیرازی نیز
استفاده نموده اند شیخ عبدالعزیز و شیخ حسن سمنانی صحبت داشته و چون به بغداد رفتند حضرت غوث این
را هم دریافتند و در مجلس شریف اکثر حاضر شدند حنفی مذہب و سلسله خواجهگان بوده اند ولادت ایشان
در سال چهارصد و چهل هجری بقول صاحب سفینه الاولیا و زینت خات بوده و در تاریخ یافعی است که حضرت خواجه
را حالات و کرامات بود و در بغداد و عراق و خراسان و سمرقند و بخارا و اصفهان افتاده و استفاده نمود و در حد
ورزید و موعظه فرمود و خلق از وی منتفع شدند و در روز نزول کرد و تکیه آنجا ساکن شد بعد از آن بهر وقت
و بچند وقت آنجا قامت فرمود و باز آمد و بعد از فرصتی باز دیگر بهر وقت رفت و سال چند آنجا بود و بعد از آن
باز بهر وقت فرمود و چون از بهر تکیه بیرون آمد در راه وفات یافته و در همان موضع که وفات یافته بود مدفون
شدند و گویند بعد از آن ابن النجار که از مریدان وی بود جسد او را بر و نقل نموده قبر وی در آنجا است تاریخ
وفات بست و بمقام رجب و نزد بعضی غره صفر سال پانصد و سی و پنج هجری و ایشان را چهار خلیفه بودند
خواجه عبدالعزیز و خواجه حسن اندانی و خواجه احمد سیوی و خواجه عبدالخالق غجدانی رحمهم الله تعالی علیهم

ذکر زبده السالکین و قدوة الکاملین فی الفضل الابدی خواجه

ابی علی الفضل بن محمد علی الشافعی الفارمدی الطوسی مدنی

فارمدی فتح الفار و از زبده السالکین ثمیم مفتوحه فیما ذکر ابن اسماعیل و قد تشکک من قری طوس شیخ اشیر
خراسان بوده اند و شاگرد استاد امام ابوالقاسم نقشبندی و مرید شیخ ابوالقاسم الکرگانی اند و با شیخ

ابوسعید ابوالخیر ملاقات نموده و نیز انتساب ایشان در تصوف به شیخ ابوالحسن خرقانی که پیشوای مشایخ و قطب زمان خویش اندوده شیخ ابوعلی می گوید که در ابتدا به جوانی در نیشاپور طلب علم بودم شنیدم که شیخ ابوسعید ابوالخیر از منه آمده است و مجلس می گوید رفتم چون چشم بر جمال او افتاد عاشق شدم و محبت این طائفه در دل من بیشتر شد فات ایشان چهارم ربیع الاول سنه چارصد و هفتاد و هفت هجری و بقوله چارصد و هفتاد و دوم از مبارک در طوس است۔

فائده گرگان بضم کاف اعرابی و تشدید را راء و کاف عجمی نون و سه ست از دیهات شهد مقدس که ذاتی الانتباه۔

ذکر سلاله الاما جدوالاعالی خلاصه مکون حضرت الربانی شیخ ابوالحسن خرقانی

خرقانی بفتح الخاء نسبت است بخرقان که قریه ایست از جبال بسطام بزرگ و در سفینه الاولیاست که نام ایشان علی بن جعفر است و خرقان موضع است نزدیک قزوین که ایشان از اینجا از غوث بوزگار وجود پورانه انتساب ایشان در تصوف به شیخ بایزید بسطامی است و تربیت ایشان نیز در سلوک از روحانیت شیخ است و لیکن ولادت شیخ بعد از وفات شیخ بایزید بعدی است وفات ایشان شب سه شنبه عاشوره سال چارصد و بیست و پنج و بقوله پانزدهم رمضان سال چارصد و بیست و چار و عمر شریف هفتاد و سه سال و از سخنان ایشان است که فرموده اند هرگز با کسی صحبت ندارم که شما گوید خدا او گوید چیز دیگر شیخ شبلی فرموده اند آن خواهی که نخواهی ایشان گفتند که این هم خواستی است روزی به حجاب خود گفتند که چه چیز بهتر بود گفتند شیخا هم تو بگویم فرمودند که در حق همه یاد او بود۔

ذکر سلطان الحقیقه الامام الفقیه المحدث صاحب الایمان

له منصفه گشتی در عشق ۱۲ غیاث

ذی الحج الجدید طیفور بن عیسی بن آدم بن سرشان ابی یزید

در تاریخ ابن خلکان است طیفور بن عیسی بن آدم بن عیسی بن علی البسطامی قدس سره السامی صاحب معجم البلدان گویند
که بسطام دینی بزرگ است و شهر سترگ و دیده ام قبر ابی یزید طیفور بن عیسی بن سرشان الزاهد البسطامی
در اینجا جانب بازار و نیز در آن است که ابو یزید طیفور بن آدم بن عیسی ابن الزاهد البسطامی الاصفهانی متوفی
عصفه و غیره می گویند که ابو یزید بود سقا در امام جعفر صادق و میر سید شریف در شرح موانع گویند که ابو یزید
پس دریافت ادا امام جعفر صادق را و متاخر است از معروف کرخی و لیکن مستفیض بود از روحانیت امام جعفر صادق
رضی الله عنه و ازین جهت سلسله انتساب او بسوی امام جعفر صادق منتهی گشت و صحیح تر ازین بیان هکات
که خواجہ علاء الدین بخاری و خواجہ محمد یار ساد رسائل خویش ذکر کرده اند و در این خطات از کتب تاریخ
خوان دریافت و نه در تعیین امام فخر الدین رازی و صحیفه جامع الاسرار و شرح رساله صوفیه و شرح لطیف غنیمت
باید دید لقب شیخ ابو یزید سلطان العارفین است و نام طیفور بن عیسی جدانشان گبر بود و بسبب احوال اسلام مشرف
شده و اصل ایشان از بسطام است صاحب شجرات نوشته که ایشان ائمه امام جعفر صادق اند و رضی الله عنه
و صاحب تذکره الاولیاء گویند که صد و سیزده پیر را خدمت کرده بودند از آن جمله امام جعفر صادق نیز بود و در ابواب
و بحیی سعاد و شقیق غنی را نیز دیده اند و از مادر ایشان نقل است که چون لقمه مشبه در دهان می نهادم بایزید
در شکم می جنبید تا آن لقمه دفع نمی شد حضرت جعفر میفرماید که بایزید در میان ما چون جبرئیل است در ملائکه
و نظر لقمه طیفور می ننوب بایشان است و بنا بر این طریقه بر شکر و غلبه است وفات در پانزدهم شعبان سال
دو صد و شصت و یک هجری و بقوله دو صد و سی و چهار هجری و این دو قول در تاریخ وفات ذکر گشت
معتبره دیده شد و اما آنچه مولانا عبد الرحمن جامی دو صد و سی و چهار نوشته اند احتمال دارد که از طبقاتیکه
این تاریخ را نقل کرده اند خالی از غلط نباشد و قبر ایشان در بسطام است و بعضی تاریخ وفات چهاردهم
شعبان سنه دو صد و شصت و یک هجری نوشته اند و برخی یازدهم و هفتیم علی اختلاف الاقوال و ولادت
ایشان در سال یک صد و سی و شش عمر شریف ایشان یک و سبست و ابو یزید ابی علی سندی نیز صحبت

داشته اند چنانچه شیخ روزبهان نقلی در شرح شطیحات و شیخ الشیخ در عوارف فرموده اند بآبی ذکر امام باقر علی السلام
و جعفر الصادق در سلسله الحالیه قاریه گذشت.

ذکر امام الطریق شیخ الحقیقه مجمع الاسرار الالهیه طبع الانوار و النبویه فتوح الاعاظم حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر

از کبار تابعین اندوکی از انقیاسی سبعه مدینه در خانه عمه خویش حضرت عائشه رضی الله عنها تربیت یافته
و یحیی بن معاذ فرموده اند که در مدینه هیچ کی را افضل تر از قاسم ندیم و از زیاده و نیست که هیچ کی را عالم تر
از وی ندیم و از اسم بن عبد العزیز منقولست که اگر معامله خلافت با اختیار من می بود بقاسم میگفتم
امام الکا گویوی فقیه این امت است و پدر ما در حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه است ذات ایشان
در سال یک صد و هفت هجری بوده و بقوله یک صد و هشت بقوله یک صد و دوازده و صد و نوز
گفته اند و همین را ترجیح داده ابن جان و بعضی یک صد و شش گفته و صحیح کرد این را ابن حجر و بعضی
یک صد و نه گفته و بعضی دوازده و اندک گفته و عمر ایشان هفتاد و دو و پیش بعضی هفتاد و نوز و بعضی تجاوز
از صد سال و الله اعلم و لادب بر راجح اقوال در سنه سی هجری است.

محققی مبارک حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه را نسبت خرقه و جانب ست کی از جانب امام محمد باقر
حضرت امیر المؤمنین علی رضی الله عنه میرسد و دیگر از پدر ما در خود قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق است ایشان
را از حضرت سلمان فارسی و ایشان را از حضرت صدیق اکبر رضی الله عنه پس نقشبندی و از هیچ است نقشبندی
صدیقیه و نقشبندی علویه.

ذکر منظر عجائب الآیات مصدر غرائب الکرامات
ذی المقامات لعلی الحالیه شیخ حضرت سلمان الفارسی

کنیت ایشان ابو عبد الله است و ایشان را سلمان بن اسلام می گفتند از کبار اصحاب ائمه در جامع الاصول

ابن اثیر خبری است که ابو عبد الله سلمان الفارسی ایشان را سلمان المیزبونی رسول الله صلی الله علیه وسلم گویند خود
میفرماید که انا سلمان ابن الاسلام واصل او از راه مرزست و برنجی برآند که صل او از صفهان ست از
قریه که او را نمی گویند مسافرت کرد طلب زمین و بود او را در دین نصاری و قومی از عرب او را گرفته بت میوز و بت
بعد از آن بتکانت کرده شد پس اعانت کرد رسول الله صلی الله علیه وسلم و بدل الکتاب او و بعضی گویند که خبر
او را رسول الله بشرط عتق و بعد از آن کتاب است که یقال انه تداوله فی ذالک بضعة عشر باصبع
الی رب حتی اقبی الی النبی علیه السلام لما قدم النبی الی المدینة ومنه الرق عن نذر واحد
و اول مشاهدة الخندق و ما بعد ها و لما حضر رسول الله الخندق جعل لكل عشر نفرا
اربعة ذراعا فاحتجوا المهاجرین و الانصار فی سلمان و هو کان رجلا قویا فقال المهاجرون
سلمان منا و قال الانصار سلمان منا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم سلمان منا
اهل البیت واحد الذین اشتاقت الیها الجنة و کان من المعمرین قیل عاش مائتین و خمسين
سنة و قیل ثلثمائة و خمسين سنة و الاول اصح و مناقبه کثیرة و فضائله عزیزة انتی علیه
النبی صلی الله علیه وسلم و مات بالملائق سنة خمس و ثلثین قیل مات ذمن عمرو
الاول اکثر و فی عنه انس بن مالک و غیره انتی و اختلاف فی کدوفات و است از کلام ابن حبان
و ابن عبد الله و ابن حجر تقریب و غیر هم توان دید و پنجمین فرموده است ملا علی قاری در مرقات فی شرح مشکو
الغرض انتساب ایشان در علم باطن بحضرت صدیق اکبر رضی الله عنه است و فاته ایشان بعد از آن بوده و سال
سی و سه هجری و عمر شریف بقول یک هزار و پانصد و بقول سه صد و پنجاه و بقول دو صد و پنجاه
این قول صحیح است چنانکه بالا گذشت۔

ذکر سید الامام شفیق ممدن الفضل الهدی و التحصیق الکوکب
الزاهر بانوار التصدیق صاحب سول الله و فی الغارلم

رفیق الحلیفة الاکمل امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کنیت آن فضل البشر عبد الانبیاء ابوبکر است لقب صدیق اکبر و عتیق و اسم شریف عبد الله و هو ابن ابی قحافة
ابن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی و نام مادر
ایشان ام الخیر سلمه بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب نسب حضرت صدیق اکبر از جانب پدر و مادر که پس از
دختر یک دیگر بودند و در مدینه که چشم حضرت سرور کائنات و جده ششم ایشان است پس آنسروری که
ولادت حضرت صدیق اکبر بعد از واقعه فیل بدو سال و چهار ماه بوده و اول کسی که از ایران به طلب محمد
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آورد ایشان بودند ذات شریفش جمیع کمالات انسانی موصوف بود میا
قریش جاگیر و مال کثیر داشت از رؤسا اهل مکه آن قوم بود در علم انساب و تعمیر خواب و عروص و قافیه با هر
و اشعار خوب می گفت از آوازه نبوت تا زمان وفات حضرت نبوی در سفر و حضر کم از وی تخلف نموده از کمال
صدق جان مال را در محبت آنحضرت در باخت و در ائے متابعت آنحضرت فرو نگذاشت لاجرم امام طوالت
انام گشت و جمله مشایخ او را مقدم ارباب مشاهد میدانند کمالات وی از اینجا قیاس باید کرد که امیر المؤمنین
عمر رضی اللہ عنہ گفت کاشکے من موبے ہوئے از موبہائے سیدنا ابوبکر گویند کہ در قیامت عامه خلایق را
لیک مرتبه تجلی خواهد بود و حضرت صدیق اکبر را تنها یک بار در جہ بقلب می بصدیق است که اول کسیکه
در قصه معراج صدیق آنسر و صلی اللہ علیہ وسلم نمود و بود در قطنی از ابو بکر روایت می کند که من از
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب را کثیر بر سر منبر شنیده ام کہ اللہ تعالیٰ ابوبکر را بر زبان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
صدیق فرموده است و وجه بقلب پیغمبر است کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم در بزم بلوچه وی
فرمود من سمعہ ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی ابی بکر یعنی کسیکه خواهد کہ بشنود سبے از او
شده از دوزخ پس باید کہ ببیند ابوبکر را بعد از وفات سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم با جماع صحابه بر سر منبر خلافت
نشسته تا دو سال و سہ ماہ و چند روز با حیاے دین متین جہد بلیغ نمود و خیل عرب را کہ بعد وفات
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم متدشده بودند بزور شمشیر برآه راست آورد و قرآن مجید بدالالت حضرت

عمر رضی اللہ عنہ جمع نمود و پیش از آن متفرق بود هر صحابی آیت می آورد قبول نمی کرد تا دو گواه بر آن گوئی
 نمیدادند وفات ایشان در سال سیزدهم از هجرت آخر روز دوشنبه و بر وایت اصبح شب سته شنبه و لقبه
 جمعه است دوم یا سبت سوم ماه جمادی الاخری مدت عمر شصت و سه سال و لقبه شصت پنج سال
 و مدت خلافت دو سال و سه ماه و قبر متصل قبر حضرت رسالت پناه صلی اللہ علیہ وسلم است در اخبار الدول
 از زبته النواظر نقل می آرد که گفت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کہ طلبید مرا حضرت ابو بکر صدیق در قرب وفات
 خود فرمود کہ یا علی غسل بپدیدم و می کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم را در آن غسل داده بودند و گفت پسید
 مرا در پارچه من و باوت مارا برید بر در حجره نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پس اگر در کشادہ گرد آید و الایہ یقع برید
 حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ می گوید کہ چون بموجب وصیتش عمل کردم فی القور در کشادہ شد و آواز آمد
 کہ ادخلوا الحبيب الى الحبيب فان الحبيب الى الحبيب مشتاق یغضه و آری حبیب السبوی حبیب
 کہ حبیب مشتاق حبیب است پس لغش ایشان را بجزا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دفن کردند و در پیش
 را بر بردوش مبارک حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم داشتند اگر چه احادیث صحیحہ در فضائل ایشان بسیار
 وارد شده اند لیکن بجهت اختصار بمنہ از آن در اینجا حوالہ نقل کرده می شوند قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم ما طلعت الشمس ولا غربت على احلاف من ابى بكرة الا ان يكون نبيا لى طلع
 نكروه است آفتاب غروب نشده است بر هیچ يك بهتر از ابو بکر اگر آنکہ باشد پیغمبر و عن عائشة رضي الله عنها
 قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه ادع لي ابا بکر و ابا
 حتى كتب كتابا فاني اخاف ان يتمني متمن ويقول قائل انا اولي و يا بني الله والمؤمنون
 الا ابا بکر ثم اعمسدم و رويت از عائشة رضي الله عنها کہ گفت مرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در مرض تو
 خود و لطلب ابا بکر پدر خود را و عبد الرحمن برادر خود را تا بنویسم مکتوبی را بجهت آنکہ می ترسم کہ دیگری از تو
 خلافت کند و بگوید کہ مستحق خلافت منم نہ دیگر چا لا آنکہ ایامی کن حق تعالی مؤمنان خلافت غیر ابا بکر را
 و عن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ينبغي لغيري ان يقوم فيهما بكرة ان يؤمهم خيرة مرويت
 از عائشة رضي الله عنها کہ گفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائق نیست تو را کہ موجود باشد ابو بکر

در آن که امام خود سازند کسی دیگر را غیر از ابی بکر و عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه و سلم
 قال ما نفعنی مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابو بکر و قال هل انا و مالی الا لا یا رسول الله
 در راه احمد و نیست از ابو هریره که فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم نه نفع داد مال کسی مرا بشاید که
 نفع داد مرا مال ابی بکر پس بکر است ابو بکر و گفت نیست جان من و مال من مگر بر سر تو یا رسول الله ای
 می گوید که آنحضرت صلی الله علیه و سلم مال حضرت ابو بکر را بلا تامل و تدریج می کرد و در مال خود مال
 ابی بکر فرست می کرد و مرگست از جابر بن عبد الله که روایتی بر در دولت نبوی صلی الله علیه و سلم با عجا
 مهاجرین و انصار نشسته بودم و با هم تذکره بزرگی و فضیلت می کردم که درین اثنا آنحضرت صلی الله
 علیه و سلم تشریف آوردند و فرمودند که چه می کنید عرض کردم که بیان فضائل می کنیم فرمودند که چون بین
 است پس خبر دار یابند که بر ابو بکر کسی دیگر را فضیلت نه دهید که وی میان شما فضل است در دنیا و آخرت
 و ابو داود و حاکم از ابو هریره آورده که فرمود رسول الله صلی الله علیه و سلم که آمد مرا جبرئیل پس گرفت دست
 مرا پس نمود جبرئیل مرا در بهشت دے که از ان در آید است من پس گفت ابو بکر که دوست می دارم
 کاشکے من می بودم با تو تا آنکه نظری کردم بسوی آن درومی دیدم آن را همراه تو پس فرمود آنحضرت
 آگاه باش ای ابو بکر که تو نخستین کسی هستی که می در آید بهشت را از امت من و نیز بخاری و مسلم روایت
 می کنند از حضرت ابوسعید خدری که روایتی آنحضرت صلی الله علیه و سلم در خطبه فرمود که خداوند تعالی
 اختیار داده است بنده خود را در دنیا و آخرت پس آن بنده اختیار کرد آخرت را با استماع این کلمه
 ابو بکر صدیق را گریه گرفت بار از گریه شان عجب آمد با خود گفتم که این چه موقع گریه است بعد از ان
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم انتقال فرودن برین فرمودند آن وقت مطلب گریه شان فهمیدم که غالباً
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم از اوقات خود خداده بودند از اصحاب بجز حضرت صدیق اکبر کسی ازین روایت
 و او شان میان ما ند عالم بودند و قتی که حضرت صدیق اکبر را گریه گرفت آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 فرمودند که گریه نکنید احسان شما از راه رفاقت و مال بر من نماند است و اگر رسول حق تعالی از کسی قتی
 کرد می از تو کرد می ولیکن میان من و تو اخوت و محبت اسلامی است و نیز بخاری و مسلم از حضرت عائشه

روایت می کنند که فرمود آنحضرت صلی الله علیه و سلم در مرض موت خود که بوا بکر را که امامت کند مردمان ادرناز
گفتم یا رسول الله ابو بکر رقیق القلب است اگر بر مقام شما خواهد ایستاد گریه خواهد کرد و مردمان از شنیدن قیام آن
محرور خواهند ماند لهذا از عمر رضی الله عنه بفرمائید که امامت کند آنحضرت همان ارشاد سابق فرمودند که
از ابو بکر بگوئید که امامت کند باز از ام المومنین حفصه گفتم که شما عرض کنید او شان نیز گفتند آنحضرت بخواش
فرمودند که انکن صواحب یوسف مقرر شما از زمان همرایان حضرت یوسف هستید یعنی چیرا خلافت
حکم مای کنید بگوئید از ابو بکر که امامت مردمان کند و نماز بخواند الغرض در حیات آنحضرت صلی الله علیه و سلم
تا پنج روز حضرت صدیق اکبر امامت کردند ازین حدیث اشاره است بسوی خلافت حضرت صدیق اکبر
که آنحضرت صلی الله علیه و سلم در حیات خود منصب امامت بایشان تفویض کردند باطله مناقب عالی حضرت
ایشان بسیار اند محلی از ان دریغ ناسپرد خام شدند زیاده تفصیل اگر خواهد طالب را باید که بکتب مطولات
رجوع نماید باقی ذکر آنحضرت صلی الله علیه و سلم پیشتر در سلسله عالی قلندریه گذشت -
فائده بدانکه جمیع سلاسل مذکوره در سلسله نقشبندیه و مداریه حضرت امیر المومنین اسد الله الغالب
علی مرتضی میرسد و آن سلاسل که در دیار هندوستان و ایران و توران و ترکستان و بخارا و سمرقند
و بخشان و گیلان و اکثر مملکت روم شهرت دارند همه بحضرت علی رضی الله عنه میرسند خواه بواسطه تشاکل و خواه
کونین خواه بواسطه خود و نیز همچنین نقشبندیه و مداریه حضرت علی مرتضی رضی الله عنه می رسند چنانکه
برناظر کتب مخفی نیست و بس -

ضمیمه که خاتم این نامه و تمه این نسخه باشد

آنکه ریاضین نیایش و شقائق ستایش نشان آیین حکمت کلام و برست قدرت شامله چمن پیرا
اعیان ثابت و غلبند صور علمیه باد که گلدسته آغاز این رساله را از اظهار از پار ریاض منازل مقامات
مشائخ هشت سلاسل بر هفت آراسته ساخت اکنون از حسن توفیق الهی امید است که انجام
آن بزرگ آغاز در تصویر چهار پیر و چهارده خانواده باز نماید تا کاتب در بهشت بشکر گذاری نعمت فاعل دلی

ابدالاً بآب و بساید-

یابید و انست که چهار پیر این اند-

اول حضرت قرة عینی الرسول و بضعة البتول مسموم سم الشهادة مقبول زید بن حسن بن علی السلام
دوم سبط الرسول فتح باب الخلافة من خاتم الولايت سند الاولیاء و سید الشهداء امام مشرقیین حضرت
امام حسین علیه السلام-

سوم سید التابعین سند العارفين رضيع ام المؤمنين ام سلمة زوجة النبی ابی سعید الحسن بن
ابی حسن البصري-

چهارم امام الامام علم الاعلام کلیل بن زیاد بن نیک بن الیثم بن سعد بن مالک بن الحارث بن
صہبان بن سعد بن مالک بن النخع الکوفی و کلیل بن عبد الله و کلیل بن عبد الرحمن التابعی المغمض کلیل شهید بظلم
الحجاج الثقفی لما کان اخبر به الرضی فیما رواه الثقات-

تفصیل پنج خانواده که از حضرت عبد الواحد بن زید بن خواجه حسن بصری میرسد و ذکر این همه حضرات بالا رفت

خانواده اول زیدیان منسوب بن خواجه عبد الواحد بن زید-

دوم عیاضیان منسوب بن خواجه فضیل بن عیاض-

سوم ادہمیان منسوب بن خواجه ابراهیم بن ادہم-

چهارم ہبیریان منسوب بن خواجه ہبیرة البصری ایشان مرید و خلیفہ خواجه خلیفہ مرعشی اند و
خلیفہ حضرت ابراهیم بن ادہم الی آخر سلسلہ و خواجه ہبیرہ را قبویہ عظیم بود در ارشاد مریدان چنانکه
سابق در حال ایشان گذشت-

پنجم چشتیان منسوب بن خواجه ممشاد علوی و ذکر این همه حضرات پیشتر شد اینجا
اکثر حاجت ندارد-

خانواده دیگر که از حضرت خواجه حبیب عجمی خواجه حسن بصری می‌استند

اول عجمیان منسوب بخواجه حبیب عجمی است و نزد بعضی همین خانواده حبیبیه نیز نام دارد و حبیب عجمی کینت ایشان ابو محمد است مرچین بصری اند و بسیاری مشایخ را در یافته اند و اصل از فارس اند و در بعضی از رسائل خانواده است که ایشان از اخوان عبدالرحمن بن عوف اند و السلام وفات حضرت خواجه در سال یک صد و پنجاه و شش هجری بوده است و قبر ایشان در بصیره است.

دوم طیفوریان منسوب بسطان العارفین طیفور شامی المشهور به یزید البطامی است و چون نام ایشان طیفور بود مریدان ایشان خود را طیفوریه نام کردند و حال ایشان بیان کرده شد.

سوم کرخیان منسوب بخواجه معروف کرخی.

چهارم سقطیان منسوب بخواجه سقسطی.

پنجم جنیدیان منسوب بخواجه جنید بغدادی و حال این حضرات در آن نامه رساله مذکور شد.

ششم گازرونیان منسوب بخواجه اسحق گازرونی و در بعضی رسائل خانواده گازرونیان و

اویسیان هر دو یک نام اند خواجه ابواسحق ابراهیم است و اصل ایشان از فارس است ابنتاب ایشان تصوف

بشیخ ابوعلی حسین بن محمد الفیروز آبادی است بقول صاحب سفینه الاولیا و حضرت شیخ عبدالنبی نقشبندی

در رساله خانواده می‌نگارد که ابی اسحق بن شهریار مرید گازرونی است و پیش ایشان گازرونی نام شخصی است

که او از شیخ حسن حسین اکابر خرقه پوشیده و وی از ابی عبدالعزیز خفیف و وی از جعفر صادق و وی از ابی اسحق

و وی از ابی تراب نخشبی و وی از شقیق بلخی و وی از ابراهیم ادهم و وی از موسی بن زید راعی و و س از

اویس قرنی و نقیر کاتب الحروف گوید که گازرونی علم زائد شخصی نیست بلکه این نسبت است بسوی گازرون

که نام جاے معروف است که از جمله شهرهای فارس است که آب و هوا خوش دارد بنایت آن اودمیاط

عجم نیز گفته اند از بسیاری جامه کتان و قصبته که در اینجا یافتند و شهر قدیم است که آن را شهر کمنه گویند و

شهر جدید که آن را عضدالدوله بنا کرد و صاحب عجائب البلدان می‌نگارد که از آنجا است بی اسحق ابراهیم

ابن شهریار و نزد بعضی این را گادزان هم نام است غرض که ایشان مرید خواجہ ابو عبد اللہ خفیف اندوخت غایب
ابو اسحق در ذیقعدہ سال چهار صد و سبت و شش ہجری بودہ۔

ہفتم **طوسی**ان منسوب بخواجہ علاء الدین طوسی و نزد بعضی فردوسیان و طوسیان یکے اند۔
ہشتم **سہروردیان** منسوب بشیخ ضیاء الدین ابی النجیب عبد القاسم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ
بن سعد المحدث الفقیہ الشافعی السہروردی و ایشان را از عم خویش شیخ وجیہ الدین ابی حفص عم السہروردی
داویشان را از والد خویش شیخ المعز نجیب الدین محمد بن عبد اللہ بن سعد السہروردی المعروف بابن عمیرہ و اورا
از شیخ احمد اسود دینوری و اورا از متشاد الدینوری و اورا از جنید رضی اللہ عنہم مریدان ایشان خود را
سہروردیہ نام کردند از شیخ ابو نجیب سہروردی بشیخ شہاب الدین سہروردی رسیدہ۔

نہم **فردوسی**ان منسوب بشیخ نجم الدین کبری خلیفہ ابو نجیب فردوس و فردوس نام روضہ است
نزدیک برآمد از بنی یربوع و قلعة الیت بقزوین نزدیک کوفہ و فرادس جمع اوست کہ موضع است نزدیک
بہ دمشق و حلب۔

تفصیل چارہ خانوادہ منسوح کہ از چارہ اصول پیوستہ اند

اول **قادریہ غوثیہ** منسوب بامام الفقیہ المحدث المحقق قطب القطاب فردا اجاب حضرت محی الملک والدین
عبد القادر الحسنی کھسینی اجمالی الشافعی اجمالی حال تفصیلی حضرت ایشان از ہجۃ الاسرار و اجاب الایام
و غیرہ توان جست۔

دوم **لیسویہ** منسوب بہ حمد لیسوی منشا ازین سلسلہ خواجہ احمد لیسویہ پیر ترکستان است این سلسلہ
نیز بحضرت جنید بغدادی می پیوندد۔

سوم **نقشبندیہ** منسوب بخواجہ بہار الدین نقشبند۔

چہارم **نوریہ** منسوب بر ابو الحسن نوری نام ایشان احمد بن محمد و بقولے محمد بن محمد بن عبد اللہ

قیض و بسط شمع و خط است و نسبت و تنهایی و تفریق و کسب و میدان و خموشی و گویایی، القصة تمامی احوال و مقتضای
 و حکمی و اوصاف متضاده در نظر وحدت نمای این گروه در مقام یافت کمال اسمائے که صورت کمال ذاتی است
 یک سر و یک و نماید و ساکنان این طریق و دانشمندان این حلقه از احاطه شمار بیرون اند و در بنیاد و حال
 و در قیاس و مقام و آن متصل مبتلا نشوند بلکه هر لحظه بشانے جدید و هر نفس بیافت زنده داشتن اوقات
 و آئین بسنت مصر زندگانی مخصوص پیران این روش است عراق و عجم و ایران و توران از برکات وجود
 مشایخ این سلسله فروغ مشکوه نبوی علیه السلام دارد و خصوصاً در نه صدوسی و چند سرآمدین گروه شیخ
 محمد صادق در بلاد ماوراءالنهر ایت رهمنونی و لولای ارشاد برافراشته قبله گاه تمامی مشایخ و فضلاء آن
 ناحیه است بود گویند جملة ارازمندان استعداد خود را از ملازمت او سرپایه ولایت و سامان کمال می انداختند
 از ان اعز و گرام کسیکه بحسن و بهمانی و جمال و ایت افزائی مملکتی که هندوستان را از فرغ آباد الله نوسر
 السموات و الاساضی گردانید ذات خورشید صفات شاه عبید الله شطاری پور حسام الدین عبداللہ
 ابن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین حماد بن عمر المعروف بشیخ الشیخ شهاب الحق
 والدین سروردی است که در آخریائے ناسع از ایران زمین بآمنگ سمنونی معاونتند انهند شرف و نشاط
 نزول از ذاتی فرمود و بامهنگام خرامش بسر منگناه قدس انواع اذکار و اشتغال و اعمال برابر و اختیار و تفرق
 دعوت او عیله با ثوره و غیر با عموها و خصوصاً بخداوندان طلب با اندازه استعداد و تلقین نمود و کلاک بیان
 بصفتی و وجه تسمیه شطار حریفی صریح و قوی آشکارا نه نگاشته لیکن کرشمه شاه عبارت فصل ثانی لطیفه
 غیبیه که نقوش خامه تصنیف است شمه بوجه تسمیه آگاه می بخشد مغز آن عبارت آنست که
 خدا شناسان است محمدی و پیروان خاص ملت احمدی علی صاحبها من اهلوة فضلها و من التحیات الملکها
 در سلوک بر سر شرب انداختار ابرار شطار و هر یک ازین سه طائفه عملی و دوردی و ذکر می و شغلی و فکری
 و کشفی و قربی جدا گانه دارند و بهمان طریق خاصه نزول بسرا حاکم استیفاء استعداد می فرایند باید که نظر فحوا
 علماء اصتی کا دبیاء بنی اسرائیل فرق و عدم فرق که در باب انبیاء علیهم السلام در قرآن شریف
 نزول پیوسته درین طائفه نیز رعایت کنند باین وجه که تفاوت و اختلاف را در اعتقاد و اقرار بولایت

ایشان را خواهند و بر ایمان رسل که لا فترق بین احد من سر سده است قیاس نمایند ایمان شریعت
 بر صفت طریقت فراهم آید و همچنانکه در زمره خداوندان نبوت علیهم السلام بحسب قرب وحی و کتاب معجزات
 و نسخ و عدم و اولو العزمی و کثرت و قلت است و ما سوا ما فرق می نمایند فضیلت را درین گروه که مشایخ با نبیای
 بنی اسرائیل اند باعتبار سرعت و بطور سیر و محبت ریاضت و عبادت در سلوک از معاد و بسبب احوال و
 درجات و مقامات و خطابات بمقتضای اعیان ثابته از طرف مبدء تصور کنند برونق آن معنی که با اشارت
 آیه کریمه ثلاث الرسل فضلنا بعضهم علی بعض بفرز خاطر عبوری کنند از اینجا بر آئینه اندیشه
 این معنی پرتومی اندازد که تحقیق این گفتگو از رسته تیز روی او و طری منازل طریقت است لعل علم عند
 و آنکه منخ از اصحاب این سلسله و غیر هم نظیر بر وضع بهمین روش و جاین لقب می اندیشند بصواب
 نزدیک است و منخه اکابر این مشرب فرموده اند که این طائفه وسیله ملازمت و مصاحبت با کالبد
 خاکی از ارواح بزرگان که سبک و ش از بار سیکر شده اند فیض می گیرند و پرورش یاب می باشند
 پس نسبت حصول این معنوی سرعت که طی عالم کمالات نموده بوسعت آبا و معزات می خردند شطار
 لقب یافته اند نیز و منخ است تتمه گفتار اصلی آنکه جلای مشایخ شطار در مهند از خلوت شاه عبدالشطاری بر
 ازین مشرب اشتند و شیخ عبدالشطاری صدیقی بخاری اند و از بنا رشیخ الشیخ شهاب الدین سهروردی
 سطوت و شوکت ظاهر و باطن داشت و مرشد وقت خود بود و تلقین از کار و اشتغال که مخصوص معارف
 سلسله شطاریه است متعین و منفرد گویند که منخ نقاره میزد و ندای داد که طلبه هست که بیاید تا او را بخند
 ماه نمایم و چون در مجلس می نشست هر سو نگاه می کرد و می گفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالع علیان
 پر شنبه است اعتقاد باشد نباشد تا سخن خدا گفته می شود و او را رساله ایست مشهور در بیان طریق شطاریه
 و از کار و اشتغال و مراقبات و در اول رساله نسبت خود را بحضرت شیخ شهاب الدین سهروردی نیز ذکر می کنند
 و سلسله ارادت منخ به پنج واسطه شیخ نجم الدین کبری قدس سره می رسد گویند که چون طلبه پیش او می آمد
 بر اے امتحان عقل و هوش او را با نامان خورش برای او می فرستاد و کسی را بر سر می گذاشت تا ببیند
 که منخ با نامان خورش برابر شود یا یک باقی می ماند اگر برابر می خورد این را دلیل بر فراست و هوشیاری می دانست

چیزی از طریق ذکر و تغل باطن می فرمود و اگر می دید که یکی از دیگر بے باقی ماند دلیل بر عدم ضبط احوال
 و بخیاری اومی کرد و چیزی از جنس دعوت و او را دو انچه بطا هر تعلق داشته باشد می آموخت مرقه شریف
 ایشان در مذهب است و مقبره خلجیان جانب جنوب صنف سنگین و شطاریه و نقشبندیه میان خود این قدر
 فرقه دارند که شطاریه بواسطه المذبح حضرت علی می رسند و نقشبندیه بحضرت شیخ ابوالحسن خرقانی می رسند
 و شیخ ابوالحسن از روحانیت حضرت سلطان العارفین فیض یافته و شاه عبداله شطاری حضرت اعلی
 لقب اوست پورحسام الدین بن رشید الدین بن ضیاء الدین بن نجم الدین بن جمال الدین بن
 شیخ الشیوخ شهاب الدین عمر سهروردی و خلیفه شیخ محمد عارون است که خلافت از شیخ محمد عشق داشت و از
 پدر خود شیخ خداقلی ماوراءالنهری و او از شیخ ابوالحسن خرقانی عشقه و او از مولانا ابوالمظفر ترک و او از شیخ
 ابوبکر بدایع اعرابی و او از شیخ محمد مغربی و او از سلطان العرفاء شیخ ابویزید بسطامی است قدس الله سره
 از ان روایت سلسله را در ایران و توران عشقیه خوانند و در دارالملک و م بسطامیه نامند گویند علم دعوت
 و طریق از کار و روش اشغال که در سلسله مشهوره بنا به سلوک اساس رهنمونی بدست همه اوزیر
 و از بزرگان این راه فرا گرفته بود در رساله لطائف غیبیه که از تصنیف اوست بنام سلطان غیاث الدین
 خلجی خدیو مالوه مشوخ ساخته برگزارد و اسرار توحید و اطوار مواجید و حقائق الهی و کیا بی و دقائق طریقت
 و حقیقت چه بدالت و علمنا که من لدنا علما از مبدی فیاض بسوا سطره چه بام فاستلوا اهل الذکر
 ان کنتم لا تعلمون بوسیله هدایت مشایخ طریقت که صفحه خاطر را لوح محفوظه گردانیده بر اوراق نقش
 پذیر خاتم وقت ساخت با بار باب طوا هر صاحب باطن فیض رساند و منشأ رحمت للعالمین خود بخلاف درست کند
 و نیز نگاشته که نفی اثبات از اوان اینها تن برگزیده و بن سید دران هنگام که در بخارا بود شنیدم که شیخ مظفر گیسو
 خلوتی که در نیشاپور است صوفی در سیه و زه خلوت بخدا می رساند بیدار گشتن متش تا قتم از انچه براه گوش در آمده بود هزار
 چند در چشم نمود و روزگاری ملازمتش گزیده روش ذکر نفی اثبات و تصور ان فراگرفتم او از شیخ بزرگم
 عشق آبادی و او از سید نظام الدین حسین و او از شیخ محمد خلوتی و او از شیخ نجم الدین کبری داشت از انچه
 هنگام سیاحت خراسان و عراق بدیدار آذربایجان رسیدم سید علی موحده ملازمت کردم و در شریعت

و طریقت و حقیقت بر دیو رکمال آراسته دریا قتم از صحبتش فراوان بهره مندی رسید و اجازت از شیخ
 زین الدین خوانی داشت که چهار واسطه شیخ الشیوخ شهرور و میرسد در سال هشت صد و نود و یک تن
 فرموده بخلاوتکده لاتعین خرامید خواجگاه او منتهی است و جنوبی سوسه گنبد سلاطین خلعت القضاة
 خود در لباس سلطانی و صوفیان بکسوت سپاه درآمده علم افراختی و تقاره لواختی و همین طریقت
 جهان پیوده و تماشای جهانیان کرده هم فیض رسانیدی و هم بهره برگزینی و در تاسی راه بهره نهار
 که رسیدی بشاخ آن سرزمین پیغام فرستادی که درویشی باین آرزو اندیشه جهان نوری پیش گرفته اگر
 کسی باز و براتب معنی کلمه توحید رسیده باشد دی را بیا موزد و گرنه سوسه که برنج مقیمان آنکارا سفر
 این گنج توحید بردارند که فرصت با سیاب سعادت همراه بشواری و فراپیش آید غرض که چون به بنگاله
 رسید همان پیغام را بر طبق دستور لعل الشیخ محمد عطا که او را بشیخ قاضی شطاری نامند رسانید و پاسخ
 داد که چنین نامه سر از خراسان و عراق و پارس فراوان می آیند و می روند و خدیو پیام پاسخ توشیده گرفت
 که ظهور رکالات استعد او دوست بدامن تلقین این لالت گذارد و در آن زمان سلطان خیانت الدین خلعت و خدیو
 محاصره داشت شاه از همانجا بهمان راه بازگشته در پات فرار آمد سلطان ملاقات نمود پس از چند روز
 که در گمان نگنجد از همان خوارچال گذر بر ابرخیمه گاه بود بتوجیه فیروزی سگال او و شکر شود سلطان افرادان
 بزرگ داشت او را پیشتر از خود بار الاسلام منتهی و فرستاد گویند در همان نزدیکی شیخ محمد عطا در طریقت
 نشسته پدرش در واقع فرمود که ای عطا کشایش تو باین کردار ریاضت نیست بلکه حواله الهان هرزه و خیرانی
 است ناگزیر بشواری و تنهایی از وطن گاه سفر گردید و بمنتهی آمده بهر پادشاه تاسه روز استاده بنگرانی
 گزرا نید چهارم با پادشاه بیرون خرامید در آرمایش برده او کشاده فراوان سرزنش فریخت باز در آنجا
 با سر است همدوش گرانبارا گهی گردانید پس از چندی به تشریف خلافت سرطنه ساخته به صوبه گاه
 روانه کرد و پیران این سلسله را شطاری از آن خوانند که در سلوک شاه راه طریقت از مشایخ دیگر خوانده
 تیزتر و گرم تر از چنانچه گفته اند اول قدم ایشان نهایت قدم دیگر در ایشان است روزی که کار
 در شگافت این گفتار معارف را و اندیشه در نگار پویشان بود چون با حصول اذکار و اشغال این

سلسله آگهی یافت و سلوک گرداگر و صوفیه در برابر آورد جز این تفاوتی نظر نیامد که در شرب شطراص و حق
 خود را عین ذات دانست پایا پیاپی از عالم تعینات تا مرکز خاک نزول نماید و بعد از آن بر مفاصل و دل و صبح
 آئین هر منزل فرو گذاشته باز به عالم اگر رود و روشن بهوش مشایخ آنست که اول طالب مرتبه بر تبار عالم
 ناسوت سیر عروج فرموده تا بر تپه وحدت وجود ترقی کند و از آن مقام بوضع تعین پذیری در سیر تعین
 رنگ آن برآمده بسوی ملک شهادت خرامد ازین دو طریق پدید آمد که اول قدم بهمان آغاز سلوک
 است از حضرت ذات و از نهایت قدم انجام سیر است بهمان مرتبه احدیت و دیگر معنی که محمول بر دست
 البته در ادخواب بود و غرض که این سلسله در بند از خواجہ عبدالرشطار که در مرید خلیفہ شیخ محمد عارف است
 و وی شیخ محمد عشق خرقانی و وی ابوالمظفر ترکی الطوسی و شیخ بایزید العسقلانی و شیخ محمد مغربی و
 بایزید بسطامی تا آخر.

همچنین بخاری میمنسوب بسادات حسینی که بواسطه دوازده امام حضرت امیر علیهم السلام میرسد و نیز بسید
 جلال بخاری و لقب ایشان مخدوم جهانیان است که جامع ست میان علم و ولایت و سیادت نام
 ایشان سید جلال بخاری است موافق تمام جد ایشان اولی که کسی که ازین قبیل از بخارا بلند و ستان آمده
 جد ایشان است که سید جلال بخاری سرخ می گفتند چون سید جلال بخاری از بخارا آمدند مرید شیخ بهارالدین
 ذکر یا ملتانی شدند از بزرگان سادات صحیح النسب طویل القدر جامع علوم ظاهر و باطن بوده اند و سید جلال
 بخاری سرخ را سه فرزند بوده است یکی سید احمد کبیر دوم سید بهارالدین سوم سید محمد و سید احمد کبیر و او
 فرزند رشید قابل و سعادتمند بوده یکی قطب و غوث وقت که شیخ المشایخ و مرشد اهل زمانه و در روزگار
 یگانه مخدوم جهانیان بودند و دوم پسر سید را جو قبال که او شان هم از اولیا کبار بودند اگر چه مخدوم جهانیان
 را تربیت ظاهر و باطن پر ایشان نموده اما مرید شیخ رکن الدین بن صدر الدین بن شیخ بهارالدین
 ذکر یا ملتانی اند و مخدوم جهانیان از آن جهت گویند که روز عید بر و هفتم حضرت شیخ بهارالدین و شیخ صدر الدین
 رفعت التماس عیدی کردند و از آمدن حق تعالی تر از مخدوم جهانیان کردند و عیدی توانست چون بر و هفتم
 شیخ رکن الدین رفتند از آنجا نیز همین آواز آمد چون بیرون آمدند همه کس مخدوم جهانیان می گفتند خوار

و کرامت زیادہ از حد ظہور رسیده حضرت مخدوم در آخر عمر بعد از مراجعت بیت ابد بواسطه واقعه که آنجا
 روئیده هندوستان آمدند و بخدمت نصیر الدین محمود چراغ دہلی ملاقات نمودند و خرقه مستبرکہ عالی حضرت
 چشت از ایشان پوشیدند و می گویند کہ واقعه چنین بود کہ شبی از شبها بواقعه در مجلس سرور کاٹا مسلم خاں
 موجودات بار یافتہ با اتفاق حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلی رسید ہیلو سے یک دیگر واقع شدند و شیخ جلال
 بخاری بنوعی استاده کہ دوش سید بجانب حضرت شیخ بود بغیر علیہ الصلوٰۃ فرمودہ سید جلال ہوشیار باش
 و بلاخطہ بالیت کہ برادر م شیخ محمود استاده است حضرت علی رضی اللہ عنہ گفتہ یا رسول اللہ اگر شیخ محمود را
 می شناخت چندان سرگردان نمی شد و در اخبار الاخیار است کہ سید جلال از بسیاری اولیا نعت و کثرت
 یافتہ مشہور است کہ ہر کرامت و معالفتہ کردی نعمتہ کہ آن کس داشت بستدی یعنی چندان توجہ و محبت
 کردی کہ آنکس بے اختیار می شد در دادن ہر نعمتہ کہ داشت و در تاریخ محمدری می نویسند کہ وی اول خرقہ
 از عم خود شیخ صدر الدین بخاری پوشیدہ و کلام ارادت و خرقہ مستبرکہ از شیخ الاسلام سند الحدیث شیخ
 عقیف الدین عبداللطیفی در حرم شریف نبوی علیہ السلام پوشید و مدت دو سال در صحبت او ملازم بود کہ با
 عوارف و دیگر کتب سلوک پیش او تلمذ نمود و اخذ طریقت کرد و تلقین ذکر یافت و شیخ عقیف الدین فرمود
 کہ مقراض راندن شما موقوف بہت در گذارون چون سید بکا درون رسید شیخ امام الدین کہ از شیخ الاسلام
 امین الحق والدین گفت کہ شیخ امین الدین در وقت رحلت مرا وصیت کردہ است کہ سید جلال بخاری
 قصد ملاقات من کردہ از اچہ ملتان می آمد شیطان در آتشاے راہ او را دروغ باز نمودہ کہ شیخ امین الدین
 از سرے مستعار بہ القرا امید سید جلال بخاری طرف کہ مبارک رفتہ است وقت مراجعت گذارون
 خواہر رسید او را سلام من برسانی و سجادہ و مقراض من بدو ہی و مجاز و خلیفہ من گردانی شیخ امام الدین
 همچنین کرد سید السادات از ان پیر یا جادہ انواع استفادہ کرد و بارگشت از شیخ الاسلام کہ امین الحق
 والدین خرقہ مستبرکہ پوشیدہ و در عہد سلطان محمد تغلق بمنصب شیخ الاسلامی سید خانقاہ محمدی در سوات
 بامضافات مخصوص گشت و بعد از چند گاہ ترک ہمہ کردہ سفر کعبہ مبارک اختیار کرد و خلیفہ چارہ خانوادہ
 بود در عہد سلطان فیروز کرات از محروسہ اچہ در حضرت دہلی آمد و سلطان فیروز ہم اخلاص اعتقاد و انجمن باہ

بجای آورد انتهای و مخدوم جهانیان را قدس سره با حضرت سلسله بطلیه قادریکمال محبت سعد خزان
جلالی می گوید که شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی می فرماید طوبی لمن رآنی و لمن رآی من سرائی
و لمن رآی من سرائی و وی قطب است و صادق است درین قول مرا امید داری بسیار است که جمیع
این کلام حق تعالی مرا رحمت کند بعد از آن سلسله را که بیک واسطه شیخ شهاب الدین سهروردی میر
غیر از سلسله شیخ بهار الدین ذکر یا ملتانی ذکر می کند می گوید که من فلان ادیده ام و وی شیخ شهاب الدین
سهروردی را و شیخ شهاب الدین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی را را غرض -

نقل است که در روز نهم ششصد و هشتاد و پنج سال از جانی بر خاسته استی خاک بر گرفت و نام شیخ محی الدین
عبد القادر را آواز بلند بخواند و خاک را بجانب آتش انداخت فی الحال آتش پست شد و مکه فارسی که
در دیار با مشهور است یکی از فریدان مخدوم مکه کتاب وضو الراحین امام عبد الدیاضی را ترجمه کرده است
ولادت ایشان جمیع شب برات سال هفت صد و هفت هجری و وفات وقت غروب آفتاب و در چهارشنبه
عید الفصحی پنجمی هجری شصت و هشتاد و پنج هجری واقع شد مدت عمر ایشان هفتاد و هشت سال
و سه ماه و سب و شش روز و قبر ایشان در آنچه ملتان است و ایضا مخدوم جهانیان را اجازت سلسله
چشتیه از حضرت شاه ذوقطب عالم پندوه است و مجدداً خلاصه مخدوم جهانیان سید را جو قتال بود و از دو
شیخ سازگ خلافت یافت و از حضرت معین الدین المعروف بشاه مینا لکهنوی خلافت یافت و از
شیخ سعد خیر آبادی و غیر هم خلافت یافتند و ایضا از مخدوم جهانیان پسرش سید محمود خلافت یافت و از
سید برهان الدین بخاری و غریب الدین عرف شاه عالم و شاه منجهن بخاری خلافت یافت و ایضا از مخدوم
جهانیان مخدوم انشی جمشید را جگیزی خلافت یافت می گویند که مخدوم انشی جمشید ارشاد از شاه بولاقی قلند
دارند و حضرت مخدوم در اصل از قندهاریان اطراف لکهنو بوده اند از طرف باد شاه منصبه داشت ترک کرده
بجای آمده و ریاضت پرداخت و وفات مخدوم چهارشنبه دهم شوالی سنه هشت صد و نوزده وقوع انجامید
و گویند سید شرف الدین شهیدی در رساله های خود نگاشته که مخدوم خلافت از چهار صد و چهار و چندین
داشت از انجمله انچه بصحت پیوست و در شجره نوشته دیدیم بنجامه یادداشت سپرد شماره خلافت مخدوم

قدس سره آنچه بصحت گذارش پیوسته نخست از پدر بزرگوار رسید کبریا می ست و این سلسله در آبای کرام
 حضرت امیرالمومنین علی کرم الله وجهه منتهی می شود دوم از عم خود سید محمد بخاری سوم از شیخ رکن الدین ابو الفتح
 این و خانواده شیخ بهار الدین ذکر می رسد چهارم از شیخ الاسلام محمد شاه قسری زاد و بوم اودار الملک
 فارس است مخدوم در سال هفت صد و چهل و هشت که عمر شاه در آن سال یک صد و سی و دو بود بمکه
 رسیده خمره خلافت گرفت و عوارف از خطبه تا خانه نزد او گذرانید و عوارف را بخدمت مصنف خانیه
 سر رشته این خانواده شیخ الشیخ سهروردی می کشد پنجم از امام عبد الله یاقعی و این شیخ را از جبار ابودین
 مغربی آب می خورد ششم از شیخ عبید الله عسکری بن محمد بن شیخ نور الدین علی بن عبد الله طبرستانی این دوازدهم
 ابوسعید محمد الدین عبد الله حلی می پیوندد هفتم از شیخ فیه الدین گنجشکر در عالم روحانی نهم از شیخ قطب الدین
 سنوره هم از مولانا شمس الدین یحیی او دهی یازدهم از نصیر الاولیا چراغ دلی و این چهارمین از تو بهار
 ارشاد خواجه معین الاولیا حبشی اجمیری شگفتگی دارد و از دهم از شیخ رکن الدین طنجی درین سلسله از شیخ عبد
 خفیف شیرازی سلطان ابراهیم دهم رسیده بخواجه ابوالحسن قرنی منتهی می گردد سیزدهم از سید جلال الحوی
 و این و دهم از ارشاد شیخ نجم الدین کبری روشنی می پذیرد چهاردهم از سید حمید الدین محمد وحشی سمرقندی
 و این خانواده بخواجه مودود وحشی می رسد پانزدهم از شیخ نجم الدین صفهانی و این خانواده شیخ ابوبکر کساج
 آخر شود دس اندر سر دهم و آنچه باین پایه بدستی رسیده فراوان خلافت است و بگذارش از صد تجاوز است
 و سید شرف الدین شهدی در تذکره خود نگاشته که چهار صد و چهل و چندین خدا شناس از بهادر الشورشکین
 را مخدوم ملازمت نموده طلعت و ظرافت و فیض و فیروز می برگزیده بود آنچه بدل محمود نزدیک پایه تحقیق
 رسید بخارش سپرد اگر چه در سالهای که نسبت آن بقصیف مخدوم بدستی انجامیده در بعضی کمتر ازین
 و در برخی بیشتر ازین هم مسطور است و شیخ قوام الدین نیز مرید و خلیفه مخدوم بهبانیان است مقبره او در کهنه
 است و شیخ سازنگ در اوایل سال از امر لایق نامدار سلطان شاه فیروز بود و بلده سازنگ مگر که از بلاد
 مشهور هندوستان است آباد کرده او است در آخر که جذبات عنایت حق او را دریافت اول در خدمت
 شیخ قوام الدین افتاد و مرید شد و طریقه مشغل باطن و ذکر خفی از شیخ اندک و بعد از آن عزیمت سفر حجاز کرد

مدتی دیگر در حلقه محبت شیخ یوسف ایرجی درآمد و از شیخ استفادہ علوم طلیقت نموده در آخر شیخ را جو قتال خرقہ و امانت های دیگر را کازیر بران یافته بود جلای سابقه طلب بجای شیخ سازنگ فرستاد شیخ آن را باز کرد و نیک بندگی شیخ بار دیگر پیش او فرستاد شیخ حاسم بزرگی که در سلسله سهروردیه بود شیخ را بر قبول آن ترغیب نمود بعد از آن شیخ آن را قبول کرد و شیخ مینا صاحب لایت دیار کهنوت نام او شیخ محمد است از صفیر سن سبای تربیت و عنایت شیخ قوام الدین پرورش یافته مرید شیخ سازنگ گشت۔

تقلید است که شیخ قوام الدین را بر سر بود شیخ محمد نام او را شیخ مینا می گفتند و مینا در عت این دیار فلفلی است که در مقام تعلیم و محبت استعال کنند و این شیخ محمد مینا بن شیخ قوام الدین بسبب غلبه شهوت پیش یکی از ملوک آن زمان رفته اختیار خدمت کرد چون ملوک آن زمان اکثر از مریدان پدرا و بود و بدقتی که از صحبت ایشان داشت او را میسر شد و لیکن شیخ از سپردن اراض گردید و ایشان هر چند در استیضای شیخ کوشیدند مگر ارضی نشد آخر خود است که بوطن رجوع نماید و در پائے شیخ افتد که از سرگناه او رگزد و هم بدین عنایت چون آمد غوغای آتش که در میان مردم بود بسبب شیخ رسید شیخ فرمود بخوابم که آن بر خور او پیش من باید جدا آن روز او را مرضی عارض شد و از عالم رفت شیخ قطب نام درویش بود که بخدمت شیخ قوام الدین مخصوص بود او را فرمود ترا میخوانم که پسر من شود که او را محمد مینا نام باشد و بجای فرزند من حکم نعم البدل داشته باشد چون شیخ مینا بوجود آمد لحاظ نظر عنایت و محبت شیخ گردید و بجای فرزند تربیت یافت شیخ مینا حضور بود و مجود از دنیا و در سلوک بسے ریاضت شاقه کشیده دریافت حال بتدائی و انتهای ایشان از محفوظ خود ایشان و تصانیف خود شیخ سعدیه تفصیل تمام ممکن است ماز حضرت شیخ مینا کهنه مشهور و معروف است۔

هشتم زاهدیم منسوب بخواجه برالدین زاهد و در بعضی رسائل است که و اما زاهدیان پس ایشان هم داخل جنیدیان اند و از شیخ فخر الدین زاهد زاهدیه نام یافت و قریب شیخ در میر طه است از لواحق دلی انتهی پیش کتاب الحروف حق اینکه زاهدیه از برالدین زاهد است و ایشان مرید و خلیفه فخر الدین زاهد و دو سه مرید شهاب الدین زاهد و سه صدر الدین سمرقندی و سه حضرت عبدالسلام و سه حضرت عبدالکریم

وے حضرت قطب الدین عبد المجید وے خواجہ اسحق گادرفی وے حسین مروزی وے ابو محمد روم
وے خلیفہ سید الطائفة جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

نہم انصاریہ منسوب بشیخ عبدالانصاری و کنیت ایشان ابو اسماعیل ست و نام پدر ایشان ابو منصور محمد
الانصاری ست و لقب شیخ الاسلام و ہر جا کہ در تفحات شیخ الاسلام مذکور ست مراد از ایشانند مرید پدر خود اند
او اصل ایشان از ہرات ست و از فرزندان ابو منصور ست انصاری ابن ابوالیوب انصاری اند کہ صاحب
رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بودہ و ابو منصور در زمان خلافت حضرت عثمان با حنف بن قیس بنجر اسان
آمدہ و ہرات ساکن شدند از بزرگان و محدثان و صاحب مقامات بلند و کرامات ارجمند و در زمانہ خود گمان
بودہ اند ولادت ایشان روز جمعہ وقت غروب آفتاب دوم ماہ شعبان فصل بہار سنہ صد و نو و شش
ہجری بود و وفات ایشان در نہم ربیع الآخر سال چار صد و ہشتاد و یک ہجری بودہ و مدت عمر ایشان
ہشتاد و پنج سال و قبر در گادرا گاہ ہرات ست۔

دہم صفویہ منسوب بشیخ صفی الدین سخن آریلی وی مرید و خلیفہ و انا و شیخ زاہرا بر اسم گیلانی و
سید جمال تبریزی وے شیخ الشیخ سہروردی وے شیخ رکن الدین سجاسی وے قطب الدین اہری
وے از ابو نجیب سہروردی و این منتهی می شود تا جنید بغدادی۔

یازدہم عیدروس یہ منسوب بسید عبداللہ عبداللہ عیدروس و عیدروس در اصل عیدروس بودہ بحقیقہ
و مثناة ادا سمار شہر ست مشتق از عترتہ بمعنی اخذ و حنف و شدت آن لقب شیخ عبداللہ است ثم قبل
عیدروس فجعلت المتاع و الا و هو ای لفظ عیدروس بعین المهملة ثم بجاء المثناة و
بدلال المهملة فزاء مضموما فوا و ساکنۃ فبین مهملة کذا فی الا نکتہ و این عیدروس سید یک
شعبۃ سلسلہ مدنیہ ست عیدروس یہ بدین طور کہ سید عبداللہ عیدروس از عم خود سید عبداللہ الحضر کہ سیم سکون
حار و ملہ فتح ضا و بحجہ آخر آن را و ملہ لقب کردہ شد بحضار یہ بسبب کتاب حاضری او وقت استفانہ و او را
از والد خویش سید عبدالرحمن بن محمد اسحاق بسین مفتوحہ و قاف مشدہ مفتوحہ آخر آن فالق کہ شدہ
اسحاق بسبب مبالغہ در تر حال خویش و او را از پدر خویش محمد بن علی مولی الدولہ یعنی صاحب شہر کہ

داوود از پدر خویش علی بن علوی داد و از پدر خویش علوی بن محمد داد و از پدر خویش نقیه المقدم الشریعی
در مقبره نخست او را زیارت می کنند بعد از آن سایر سادات ائمه و امامان و از مقدم گفته یعنی به مقدم الزیارة محمد
ابن علی داد و از شیخ ابی مدین مغربی مدین مفتوح سیم و سکون دال همل و فتح یا و آخر آن نون و ابودین الیه سلمه
و کس سلسله رسیده یکی از شیخ عبد الصالح مغربی دوم شیخ عبد الرحمن مغربی و شیخ ابودین اخضر طلقه کرد
و خرقه پوشید از شیخ خود ابی یحیی الفتح تختانی و عین همل و زلسه عجمه و داد از شیخ علی بن حرزیم کبیر حاکم سکون
را و همل و کسر زایع آخر آن ضمیر جمع مذکر داد و از نقیه حافظ قاضی ابی بکر محمد بن عبد الصمد بن محمد المعاصر بنی المصطفی
بابی بکر بن العربی الایسی الایسی مفتوح سیم و عین همل و بعد الف فاء و کسوره بعد از آن رله همل
و داد از امام حجة الاسلام غزالی تحقیق این اسم از رساله تنویر الافق مؤلفه نقیه توان جست و داد از عبد الملک
و داد از والد خویش ابی محمد عبد الصمد بن یوسف الجویسی بنضم حیم و فتح و او سکون تحتیه بعد آن نون بعد آن
یا که نسبتی است بسوی جبین که احیاء السیاست از نواحی نیشاپور داد و از شیخ ابی طالب المالکی مصنف تہ قلب
و داد از محمد بن علی بن عطیة الحارثی مفتوح عین همل و کس طار همل و یا رشتنه تختانی حارثی بجای داد و همل و تار
مشکله و داد از شیخ ابوبکر شیلی و داد از ابوالقاسم جنبه بغدادی الی آخر السلسله و ضبط کرده است اکثری
اسماء بهمه این سلسله را شیخ عبد القادر العیدروس در نفحات القدوسیه فی الحرقۃ العیدروسیه و این
طبقه در عقائد مذہب اهل سنت دارند و در فقه مذہب شافعی و در سلوک آنچه در احیاء کورست و الداعی
این قدر بوجہ قدرت این سلسله بیان کردم -

و داد و هم قلندریه منسوب بشاه حیدر قلندر و حسین قلندر بلخی و در هند از سید خضر رومی -
سیر و هم او سیه منسوب بخیر التالبعین قدوة الصوفیة فی التجرید و التفرید و سایر سیر سیم الرصیة
اولین بن عامر و عمر القرنی الیمینی نزیل الکوفه و قرنی بفتح قاف نسبت بسوی سیه که از اجداد او نبه قبیلہ
اہل بخجنا که و هم کرد صاحب مصالح و تابع شد و داد صاحب مصالح زیرا که منسوب بقبیلہ اکن بسکون را
است کمانہ علیہ العلماء قدیم و حدیثا ابی المجاہد و غیره ایشان در زمان حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوده اند
از دو سبب ملازمت میسر نشد یکی بسبب خدمت مادر پیر که داشتند دیگر بسبب کمال غلبہ محبت و حال

و ایشان شجرانی کرده مزد آن به نفقه خود و والدۀ خویش صرف می نمودند و بحسب موافقت آنحضرت که در جنگ
 احد و ندان مبارک شهید شده بودند چون معلوم نبود که کدام زندان بودند و ندانهای خود را تمام شکسته بودند
 چون پیغمبر صلی الله علیه و سلم وصیت کرده بودند که خرقه مرا با و پس رسانیده بگویند که امت مرا و عاکنه را بپوشان
 عمره و در ایام خلافت با امیر المومنین علی مرتضی خرقه مبارک را بنزد او بپوشان برده درخواست عاچمت
 نمودند و گرفتار این قرنی طریق را از پیغمبر صلی الله علیه و سلم بحسب اطمینان اتفاق اکابر ظاهرست نزد بعضی
 خود رسیدن آنحضرت ثابت چنانچه قشاشی گویند که و قد نقل عن اویس القرنی انه حضرم رسول الله
 واقعة احاح انه قال الله ما وطع ظهر رسول الله حتی و طی ظهري و ما کسرت ربا عیة حتی کسرت
 ربا عیة انتهى و این کلام هر چند که خالی از کلام نیست ولیکن اجتماع ایشان بعین الخطاب امیر المومنین
 علی رضی الله تعالی عنهما چنانکه بالا گفته ام البته بر مقام خود دست لا کلام فی سطلانی گویند که فی بعض الطرق
 اتصال الخرقه با و اویس القرنی و هو اجتماع بعمره و علی رضی الله عنهما و هذه صحیحة لا مطعن فیها
 انتهى و اما آنچه ملا علی قاری در موضوعات خود بعد نقل کلام تکلمین در خرقه می فرماید که قلت و کذا انشیه الخرقه
 الی اویس و انه صلعم و صلی الخرقه لا و اویس و ان عمره علی سلاها الیه و انها وصلت الیه منده
 و هلم جرا فید ثابت و لو ذکره بعض المشائخ الکرام فالمدار علی طریقه الصحبة و متابعة الکتاب
 و السنة و حیاة الهوی و مقاربه الهدی و العاقبة للتقوی انتهى و می گویند کتاب بحروف که این
 قول علی قاری غیر مسلم است زیرا که ذکر کرد امام ابو الفتح الطائوسی در رساله خود جمیع الفرق ارفع الخرقه که حضرت
 صلی الله علیه و سلم وصیت فرمود هر دو خلیفتین خود امیر المومنین عمره و علی رضی الله عنهما را بپوشان اویس تبرک
 بر عا و او تبلیغ سلام و خرقه داد که پوشانید اویس الی آخر قصه و نقل کرد این را قشاشی ثم الکروی
 در روایت می کند محدث فارسی بسند ضعیف سلسل و لیا و الله الا کمل که عمر رضی الله عنه پوشانید اویس را
 خرقه رسول الله در غزوات بحضور علی و علی پوشانید او را و بعد از آن پوشانید در صفین و او شان هزار
 پوشیدند از نبی صلعم فکانه بعدا لباسا یا یا خرقه الاداة عنه صلعم استدلحی عنهما ان یلبسا
 خرقه عنهما تبرک بالک الشرا لیس المقتضی اخرا بالصفین خرقه الولاية لوصوله اقصی الغایة

خلاصه اینکه معنی خرقه مجرد پوشیدن نیست بلکه مقصود ازان ولایت و تصرف و تبرک است خود چه ایت الیس
از علی که اسما را انداخته و لیسون و غیر ازین که اخراج کرده اند از آنکه و شیر و غیر ازینها از حدین
ثابت است و کیفیت وفات ایشان در شوال النبوة چنین مسطور است که در آذربایجان که بغیر از فتنه بود در
نمود صحاب وی خواستند که قبر بکنند پس که رسیدند که قبر در آن کنده بودند و محمد و حمیه را ساخته خواستند که
کفن سازند و جامه و ان و جامه هایافتند که دست بانه بی آدم نبود ویر ازان کفن ساخته در آن قبر دفن کردند
و صاحب کشف المحجوب و تذکره الاولیاء چنین آورده اند که اویس نزد امیر المومنین علی رضی الله عنه آمد
و بوقت ایشان در صفین حرب می کردند و شهید شدند و تاریخ وفات ایشان بقول اول در سوم حجب سال
بست بود و هجری و بقول ثانی سی و هفت هجری و امام عبدالعزیز یافعی در روض الیراحین نیز قول نکو ساخته
چهار و هجدهم مداریه منسوب بحضرت برقع الدین مدار ذکر ایشان همند و آن گذشته

تمام شد

خانواده ای ضروری دیگر نام سلاسل که درین بیان نیامده اند مجلا باینست که شیخ سلسله ابومیر ابو العلاء الکبیری و بن
که مستفیض از روحانیت خواجگی بود و شیخ سلسله جمید امام ابو محمد عبدالرحیم بن احمد بن محمد بن احمد بن
محمد بن جعفر بن اسمعیل بن جعفر الذکی بن محمد بن الماسون بن حسن بن علی بن ابی طالب و شیخ سلسله سحبه
الامام الفقیه العارف ابو سعید القیلوی من و لد الامام الحسین الشهد و بهما مذکوران فی هجته الاسرار
للوافظ السطوی فی امام سلسله رفاعه الفقیه احمد بن فاعی شافعی کاظمی حسینی است و رانده است نسبت
را بسوی ابن قاضی القضاة جمال الدین ابوالمجالد یوسف التادفی الربعی الانصاری که بنی که نقدیه حفید
فی قلائد الجواهر فی مناقب الامام عبدالقادر و ابن خلکان گوید که این نسبت است بسوی مردی از عرب که
او را رفاعه گویند و تابع شد این خلکان را شعرائی و بنی گوید احمد بن علی بن احمد بن یحیی بن حازم بن علی
بن رفاعه و امام سلسله ابوسید ابوالعباس احمد بن علی بن ابراهیم بن محمد بن ابی بکر المقدسی الشافعی
البدوی است ذکر کرد حافظ ابن حجر و شعرائی و طبقات خویش گوید که و شهرت فی مصر و الشام و الحجاز

والینین و المهند و الروم و المغرب لغنی عن تعریفه وفات ایشان دوازدهم ربیع الاول ستمشش صد و هفتاد و
 پنج هجری و امام سلسله علاییه علامه الدین سمنانی ست حافظ ابن حجر در دراکامنه فی احوال اعیان المائیه
 الثمانیه در ترجمه علامه الدوادکوی که تفقه و طلب الحدیث و برع فی العلم ثم ناب و اناب و دخل الخلوۃ و اخذ عنه
 صدر الدین بن جموی و سراج الدین القزوی و امام الدین علی بن مبارک البکری و ذکران مصنفات و تزیید
 علی ثلثه کذا فی مسالک الابرار للشیخ ابراهیم الکردی و امام سلسله اشاذ لیه حضرت نور الدین ابو الحسن علی
 ابن عبدالعزیز بن عبد الجبار الشریف احسن المغربی الشاذلی ست و امام سلسله سیدانیه سید علی بن احمد بن حبیب

خاتمه بیان نسبت معانی الفاطمیکه و نسبت آنها درین عجااله ضروری ست

تلمسانی منسوب بتمسان کبیره و لام و سکون لمیم مملکتی ست در عرب کذا فی القاموس - بجای منسوب بجایه بالکسر بلده است در مغرب صنهاجی منسوب بصنهاجه بالکسر قوی ست در مغرب زادلا صنهاجه احمیری - طرابلسی منسوب بطرابلس بلده است در مغرب - قیروان نیز بلده است در مغرب کذا فی القاموس ستر بکندب شهر است - کوزبازی قریه است بباب مدینه نیشاپور در راه بخارا - قریه سین کبیره است نزدیک فیروز عرب کرمان شاهان کذا فی القاموس - احیم بالکسر بلده است در مصر	نخشب بلده بادیه عرب و قبل لها نسف کذا فی طبقات بسکی و القاموس مدینه العلوم و از اینجا ابو تراب نخشبی که وفات یافت در سنه خمس و اربعین و اثنین - ابن الجلاء مشهوره و مقصوده از کبابه و صوفیه اند کذا فی القاموس - نیاجی منسوب برنج کبیر نون و بایه موصوفه و الف و جمیم قریه است در صحرائه بصره و تصف راه که مخطئه - عفتی منسوب عین ممل و سکون نون و بعد آن سین ممل منسوب بعین بن لک کذا فی تاریخ ابن خلکان و اراقی نسبت ست بسوی اراقیه قریه است بقره دمشق بخلاف قیاس سندش معلوم نیست -
---	---

<p>آملی منسوب بآمل بلده است بطبرستان - سرخس بفتح سین و راو بلده عظیم بخراسان است راجہ بزبان ہند شاہ را گویند سید حامد شاہ اراجہ می گفتند بطریق تعظیم ہملاحظہ کن کہ آبائی کرام ایشان ریاست مانک پوری داشتند - اووہ بفتح الف و او و سکون دال ہندی کہ شہام ہا را و را بلده عظیمہ از بلاد لورپ و بہ تشدید ال مہمل شہر در ہند است - سادات پنجاریہ قبیلہ است از اولاد جعفر ابن علی بن الرضا - راجوناہست ہندی مشتق از راج بمعنی بادشاہی - قتال بسبب یا صفت نفس می گفتند - چراغ دہلی لقب حضرت نصیر الدین بہ سبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد در دہلی بودند - قشیری نسبت بہ بنی قشیر بضم قاف و فتح شین قبیلہ از عرب و تحقیق این آیندہ می آید - ومیاط بکسر دال مہمل و قیل بکسر ال معجم و سکون میم و تخفیف یا بلده است در مصر - کوران بضم کان عجمی قبیلہ است از اکراد - برعش بضم بار موحده و سکون از مہمل و ضم</p>	<p>جعفی منسوب بجعفی ابن سعد عشیرہ ای ہمین نسبہ جعفی ایضا - برجلانی بضم قریہ است بواسطہ و برجلانیہ محلہ در بغداد - روذبار بفتح را و سکون و او و ذال معجمہ و فتح بار موحده و در آخر آن را رکذانی طبقات تراج الدین اسبکی - دقاق بمعنی آرد فروش و لقب شیخ ابوعلی است زیرا کہ آرد فروش بود کہ انی المختب - و ہرہ بفتح و او و در آخر آن ہا نام جدید است بن الحسین کہ انی تاریخ ابن خلکان - بوذخردی تریہ است از قریہای ہمدان - محاسی بضم میم و فتح حای حلی و سین مہملہ کورہ بعد الف و بعد آن بار موحده کہ انی تاریخ ابن خلکان و سمعانی گوید کہ ابو حارث محاسبی باین نسبت معروف گردید زیرا کہ محاسب نفس خویش بود - سماک بفتح سین مہمل و میم مشدودہ بعد الف بفتح این نسبت بہت بفرقتن ماہی و شکار آن کند فی تاریخ ابن خلکان - ختیش اسمی است بمعجمہ و نون و آخر آن شین معجمہ مصرست و در جامع الاصول السین مہملہ آمدہ -</p>
--	---

غین معجمه و شین معجمه -

عمومیه بضم عین مهمله ویم شده و سکون واو و تشدید
یا رختانیه کذا قال ملا عبد الغفور لاری و درین قول
نظر است ظاهر تخفیف هاست مثل راهویه نام بزرگی
است چنانکه بالا گذشت -

انخی فرج بفتح فاو راهمه جیم نام بزرگی است -
و نخیانی بفتح زای معجمه و سکون نون و فتح جیم
و الف و نون کسوره و یا منسوب بزرخیان که شهرت
خلدی نسبت بجمله بضم خا مهمله به بغداد -

نهر جوری بفتح زای و سکون واو و ضمه جیم سکون
واو و کسر لای مهمله و یا رختانیه و جوری که الیت یشاپو
و بضم فتح واو و دهی است باصفهان که از فی المذهب -

سنوسی بواد میان سینین هشتین اول مضموم
و ثانی مکسور منسوب بسوس شهرت بمغرب
یا شهرت سوس نام که در وی قبر دانیال تغییر است
طاوسی نسبت به طاوس النابعی المشهور -

جورقان بضم جیم و سکون واو و راهمه فاء
و نون و عرب جوربان بضم جیم و سکون واو و راهمه
و بارجمیه صاحب مشتی الارب می نویسد که جورقان
دهی است بهمدان و گردهی است از اگر اداهتی -

خیموتی بکسر خا معجمه و سکون یا رختانیه فتح واو و کسر

قان شرسیت بخوارزم و ازینجا است شیخ نجم الدین کبری
مراغی بغین معجمه و فتح میم نسبت به راعه شهرت
بآذربایجان

قاروش بوزن فاروق آخر آن مثلثه است
قریه ایست در میان واسطه و بصره -

زوادی منسوب به زاده قبیله ایست که سکون
آن اعمال افریقیه است که اقال الیافعی -

و هرط بفتح واو و سکون هاو و آخر آن طاهمه
دهی است نزدیک عدن -

اسروشنه بضم هزه و سکون سین مهمله
و ضم را و مهمله فتح شین معجمه و فتح نون معجمه بعد
آن با ساکنه بلده ایست و را سرمقش دراز
بلاد ماوراء النهر -

مرباط کحرب بلده ایست بساحل هند -

بهمنسی بفتح با و موصده و نون و سین مهمله منسوب
بهمنسی بقصر بلده ایست در مصر -

چمبرخان بضم جیم فارسی مضمومه و بار موصده
مضمومه و راهمه ساکنه و عین معجمه بلده ایست
دومرعه از بلخ -

عزیزان لفظ تعظیم است مثل شاه
و میران و غیر آن -

جزیره لقب صالح بن محمد الحافظ -

جرمى بفتح جيم وسكون راء همزة نسبت دهی
ست بصفا -

لحمى منسوب لفتح لام وسكون خاء بعد آن
سيم نام مالک بن عدی کذا قال ابن خلکان
فی ترجمه الطبرانی -

خواص بالتشديد معنی زبيل باف و فرشته
برگ خراکذا فی منتخب و لقب ابراهيم بزرگیت
و مشق کسراول ففتح سيم و کسر آن شهریت
مشهور بنا کرده و مشاق بن کفان بغير حضرت
نوح علیه السلام -

عسقلان بفتح نام شهریت از شهرهای
شام و دهی ست بربخ -

هروی منسوب بهرات که بلده ایست در خراسان
و قرية ایست در فارس کذا فی القاموس -

فربر کسرا و ففتح راء و سکون بار و دهی ست
در بختارا -

نهر و اله بلده ایست در گجرات -

ساو جی منسوب بساوه بلده ایست در عراق عجم
مرورزی بفتح سيم و سکون او و ففتح واو و زازا و
منسوب بر که شهریت بخراسان -

ترمذ کسرا و سيم بعده ذال شهریت بخراسان -

کروخ بفتح کاف و ضمه راء مخففة دهی ست
در نواحی بهرات -

همدان بفتح تین بزال شهریت از شهرهای
عراق عجم بنا کرده همدان بن فلوچ بن سام
ابن نوح و همدان معرب آن -

فرغانه نام شهریت مشهور از شهرهای ماورالنهر
که از بلاد ترک ست -

نیشاپور نام شهریت در خراسان -

اسفرائین شهریت مشهور بخراسان از اکابر
امیر ابو الفتح محمد بن الفضل الاسفرائینی بود -

جاجرم نام ولایتی ست از خراسان -

جرجان شهریت بزرگ مشهور از داری الملک
است آباد -

بهیق شهریت نزدیک نیشاپور -

جام شهریت مشهور از خراسان -

خوافی بفتح شهریت به نیشاپور -

سناباد دهی ست از دیهای طوس -

عربه بفتح نام جائے ست در عرفات آن وقت
و امغان شهریت معروف در اقلیم چارم از
ملک قستان -

سهرورد شهریت نزدیک نجان نسبت بانجا	از شهر بیرون برند-
کنند شیخ شهاب الدین سهروردی را-	قزوین از بلاد عراق عجم است-
نهر وان و بیست میان واسط و بغداد-	نهادند بالضم شهریت قدیم و آن بلده از
دماوند کوهی است بلند از اعمال رے و از	بنایاے قیامت و نامش در اصل قوچ آوند
کوههای قدیم است-	بود از کثرت استعمال نهادند شده-
کاشان نام شهریت-	ارمینییه شهریت مشهور که آتشکده درخش
صفهان شهریت بزرگ مشهور-	در آنجا است-
الطاهیه شهر بزرگ است نزدیک روم	اندلس مملکتی است عظیم در جانب مغرب-
که دور آن دوازده میل است مشتمل بر کوه	سبزه شهریت در اندلس بر ساحل بحر
و نریاے بسیار-	قونییه شهر بزرگ بروم است و از آنجا است
رحمصل شهر مشهور است-	شیخ صدر الدین قونوی ۷۱-
تبریز صاحب زبته القلوب گوید که از اقلیم چارم	کاشغر باقاف دیندایست از بلاد شرقی
است و زعم را قم قویم البلدان است که از اقلیم پنجم و	که از فی اللباب ابن سعید گوید که کاشغر شهری خست
در یکی از کتب معتبره بنظر آمد که این از بیده خاقان	بوسنج بالضم شهریت بهرات که الحال آن را
سکوخه هارون رشید بنا ساخته و بعد از آن چندگاه	توشنج گویند و معرب پشتک است و دویست بر تون
بزرگ را منهدم شد متوکل عباسی به تجدید عمارت	شغیز و شونیر گورستانی است به بغداد-
آن بلده پرداخته-	شاسش بهر دوشین شهریت باوراء النهر
ارومیل شهریت مسکن شیخ صفی الدین	شوش موضعی است و قلعه نزدیک موصل-
ارومیلی و در بیرون آن سنگی است بوزن دویست	شهر زوز نام شهریت بنا کرده زوز بن ضیا
من تخمینا هرگاه اهل شهر محتاج باران می شدند	و ازینجا است شمس الدین محمد سهروردی حنا
از آن سنگ قطرات مطر در فیضان می نمود بطریق	تاریخ حکما را-

عکاکار به قبیله ایست -

حمیر بکسر و سکون میم و فتح یا قبیله ایست
از قبائل سبا -

حیرمی بکسر و تشدید یا منسوب بحیره که محله
ایست بنیشاپور -

ثوری بالفتح پدر قبیله ایست از بنی مضر که سفیان
ثوری را از انجاست و نام کوهی که شب هجرت آنحضرت
علیه التحیه بغار آن کوه مخفی شدند و نیز کوهی است
خرد بهرینه محاذی کوه احد و نام برجی از بهر آسمان
شاذلی منسوب بشاذله دهی است به مغرب
صاحب قاسوس می گوید که از انجاست حضرت
شیخ ابوالحسن شاذلی -

باخرزمی منسوب بباخرز دهی است از نوای
نیشاپور مشتمل بر دیه و مزارع و از انجاست
شیخ سیف الدین باخرزمی -

حافی لقب حضرت بشیر حافی از انجست گویند
که روزی بطلعت شمس نعل نزد کفش دوزی آمدند
او گفت که کلفت شما زیاده از مردمان دیگر است
پس همون وقت نعل انداخته قسم خوردند که اکنون
نعل نخواهم پوشید از آن وقت ملقب
به بشیر حافی شدند -

احرار بالفتح و هر دو را و محمله معنی آرزندگان جمع
حراست بالضم معنی آزاد و لقب عبید الله نقشبندی
و در حقیقت لقب ایشان خواجہ احراست چون اسم
ایشان عبید الله واقع گشت که معنی آن بنده کوچک
خداست برای تدارک آن لقب بنجوا جہ احراشند
بنورالفتح موحده و تشدید نون بلده ایست از
توابع سمرند که انی الانباه -

اسمعان بکسر سین محمله و سکون میم و عین جمله اسم
پدر خواجہ ابویوسف چشتی و بالفتح نیز آمده -
نسان بالفتح و تشدید سین محمله و جیم معنی یافته
جانه و لقب حضرت خیر نساچ

کیلو کهری نام دهی است قریب دہلی -
بدوی منسوب ببادیه و نیز نام منوچی است -
قیلوی منسوب بقبیله قلعه ایست بصغافا -
عمشا و بفتح میم اول و سکون آخر اسم ایشان
محمد شاه که غالباً بوجه کثرت استعمال عمشا گشته -
قشیر بالضم و فتح شین پدر قبیله ایست از هوازان
هوازان قبیله ایست از بنی قیس -

صطخر بکسر و فتح طاء محمله و سکون خاء محمله
و در آخر را محمله نام شهر که قلعه فارس است
بناکرده دارا بن داراب -

کچند وی منسوب کچند و بکاف تازی و حیم فارسی مفتوح حقین و نون ساکن در دال جمله قصبه است
بر لب دریای گنگ چها کرده از بگرام کدانی مآثر الکرام لمولانا غلام علی آزاد -

سجاس بالکشر شریست میان همان داهر -

وصل باید دانست که احوال صوفیه و افعال و احوال و آثار و آثار و رسوم و علوم و اقوام و مقامات و مقامات
ایشان هر همه بر توی از افعال و احوال انبیا و رسلین و صدیقین و صحابه و خوارین اند و علمای اهل سنت
در نیاب کتب رسائل دارند و هیچ امری از امور صوفیه نیست که بر او اصلی صلی و خبر و اثر نباشد ازین است
که موسی علیه السلام یوم کلام یارب الانام چادری صوف و جبهه صوف و کلاه صوف و ازاری صوف و شرت
و نیز عیسی روح الله و خاتم دلایط مطلقه صوف می پوشید این ابی شنبه و احمد بن محمد بن عیسی بن سیر
روایت می کند که عیسی علیه السلام لباس نشپین می پوشید و برگ درختان می خورد و در هر جا که شب می شد
می خفت و از طعام عشان می برداشت برای صبح می فرمود که رزق هر روز هر روزی آید و روایت کرد احمد
و ابن عساکر بن جابر که گفت بود عیسی علیه السلام که می پوشید جامه نشپین و می خورد برگ درختان و ذخیره
نمی ساخت رزق امروزه را برای فردا هر جا که شب می آمد شب باش می شد و فرزند می داشت که بموت
آن خیال برداشتن غم بودی و نه خانه که بخمال خرابی آن سرگردان می شد و ابی شنبه از ابن مسیب
و او از مودی روایت می کند که پرسیدند چهارین از عیسی علیه السلام که چمی خوری فرمودند که نان جوین
گفتند چمی پوشی فرمودند که پوشید چمی گسترانی فرمودند زین گفتند این همه سخت تر از فرمود
عیسی که هرگز نخورده ایم و گفت سموات و ارض و آنچه از این را بر لایق و احوال عطا را از رزق
روایت می کند که رسیدم از عیسی علیه السلام فرمود ای گروه حواریان بخورید زین جوین نبات زمین
و ما خالص را و باز دارید خود را از نان گندمی زیرا که شما را طاقه ادا نمی شود آن نیست بدانید که حلاوت
و نیلخی آخرت است و نیلخی دنیا حلاوت آخرت و همچنین ابن عساکر از انس بن مالک و سعید بن هلال
و طحاوی بسند جید از ابن مسعود روایت کرد که گفت بود ندانیا علیکم السلام که می پوشیدند صوف و از روایت
کرد حاکم و بیهقی و شعب الایمان که بودند انبیا و ائمه می داشتند لباس صوفی را و حدیث بسند انبیا

صلی الله علیه و سلم المرقوم چنانکه روایت کرد ابو الشیخ در کتاب اخلاق ابی و ابن عساکر زابی ابی یوسف
 و نیز پوشیدن آنحضرت جبه صوف را چنانکه روایت کرد ترمذی و حاکم و بیہقی فی الترمذی و ابن ماجہ و حاکم و
 بیہقی از عبادہ و حدیث کان یلبس الصوف چنانکه روایت کرد حاکم و بیہقی از ابی موسی بن عساکر از
 ابی ایوب و ابن طاہر و سہروردی از انس خود ثابت است و روایت کرد و کعب و ابن ابی شیبہ بن جحیم
 از ابی ذر کہ فرمود آنحضرت این فصل است از لاراض بروی کہ برد اخلاق او صلہ است و شیخین
 روایت کرده اند کہ بود بر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرقعہ کہ پوشیدہ و راوی فرمود کہ من بندہ ام می پوشم
 لباس بندگان را و روایت کرد ابو داؤد کہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر کہ ترک کند پوشیدن لباس
 عمدہ را با وجود قدرت خواہد پوشانیدہ و را حق سبحانہ جلالت و روایت کرد ابن ابی شیبہ کہ فرمود
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم البذاذۃ من الایمان واحد بسند ثقات و حاکم و بیہقی از معاذ بن جبل بیان
 آورده کہ فرمود آنحضرت ای معاذ دور دراز خود را از تو انگری زیرا کہ بندگان حق تو انگری نموده اند و مروی است
 از عائشہ رضی اللہ عنہا کہ فرمودہ است سودہ شد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از آن جوین دور و زہیم تا وفات بخاری
 و ترمذی روایت می کند از ابی ہریرہ کہ بیرون رفت آنحضرت از دنیا و نہ آسودہ شد از آن جوین و ابن
 ابی شیبہ از عائشہ روایت می کند کہ فرمودہ بودیم ما کہ گاہی یک ماہ کامل خواہ نصف ماہ نمی آمد آنکس بر آن
 چراغ و غیرہ در خانہ ما و تیر عمر بن الخطاب گوید کہ آمد نزد آنحضرت و دیدم کہ خفتہ بود بر بوریائی نے پس
 نشستم و دیدم کہ بر آنحضرت سوائے از اچارچہ نیست و داغها بر ہر دو پہلوی او از آن بوریاست پس
 بگریست حضرت عمر رض و فرمود آنحضرت چرا می گری ای عمر گفت ای نبی اللہ می گریم از نشانیهای پہلو
 تو کسری و قیصر در تنم و لذت داند و تو نبی خدائی و درین حال بتلائی فرمود آیا راضی نیستی در اینکہ باشد
 برای ما آخرت و برای او شان دنیا و حدیث کان لایدخو شیئا لغدا و حدیث کن فی الدنیا
 کانک غریب ادعا بد مسبیل و حدیث کان یصلی حتی یتورم قدماہ و امثال اینہا از احادیث
 صحیحہ صریحہ مستند اند کہ تہ سنت از آثار الہیبت نبوت و صحابہ و تابعین و اتباع او شان پس
 ل بمعنی تواضع و لباس کردن ۱۲ منتہی لاراب

حضرت حسین بصری گوید کہ ہفتاد کس از دبیران را یافتیم کہ بود لباس ایشان صوف و نیز معلوم بود کہ نفر حضرت
 نبود اضطاری بلکہ اختیاری مروست از ابی امامہ کہ فرمود آنحضرت عرض کرد برے من حق سجائے کہ بگرداند
 بطحائے کہ از زر گفتم لایارب و لیکن میخواہم کہ سیر شوم روئے و گر سنہ مانم روئے پس ہر گاہ کہ سنہ شوم
 تضرع کنم سوئے تو یا و کنم ترا ہر گاہ آسودہ شوم شکر کنم ترا و حمد گویم ترا و ست خانقاہ صوفیہ از صفہ مصطفیٰ
 است اما ترک کسب و تنج اسباب توکل پس نصوص درین بارہ بالخصوص بسیار اند کہ کتاب سنت چنانکہ
 احمد و ابن ماجہ بروایت عمر درین باب حدیث آورده و ترک کسب نکاح و لباس صوف و مرقع لازم
 تصوف نیست بلکہ علیست بقضای حال ہر گاہ کہ فعل مقصود شد کہ نہ ہر گاہ کہ مقصود ترک شد ترک کرد پس صوفیہ
 چیزی ترک نکردہ اند نصوص بلکہ عمل کردند بہر امر بالخصوص و چنانکہ ائمہ قدیماء و حدیثا درین مطلب
 تصانیف دارند مثل ابن مبارک و کعب و امام احمد و تارث محاسب و ابو نعیم و ہیچو این کتب پیش حدیثین
 معروف اند بکتب زہر و رقائق پس معلوم شد کہ اینچہ بعضی نوشته اند کہ صوم صوفیہ اسم تصوف مستقلات
 آن در زمانہ صحابہ و تابعین نبود این قول بجای خود نیست کما لا یخفی علی من تتبع ذل العلم۔

وصل ایدہ انست کہ سند جدید برے بیعت صوفیہ حدیث شداد و عباده بن الصامت است کہ ترجمہ
 کردہ اند برے آن محدثین باب البیعت علی التمسک بحبل التقوی و ذکر کردہ اند جمیع اقسام بیعت را علیحدہ
 فلیداجع کتبہم و چنانکہ ستیفیض است از آنحضرت بیعت بر ہجرت و جہاد و غیرہ بمجین جماعت
 باسانید صحیحہ روایت کردہ کہ بیعت گرفت آنحضرت جماعتی را از فقرا و ہاجرین بر ترک سوال چنانچہ ہر جا
 کہ یکی را از ایشان سوطی از دست می افتاد او خود از اسب فرود آمدہ می گرفت و از دیگری نمی خواست و شک
 نیست کہ ہر گاہ از آنحضرت فعلی صادر گردید بسبیل عبادت و واقع شد اہتمام ایشان او پس لامحالہ آن
 فعل سنت فی الدین خواہد بود باقی ماند این امر کہ آنحضرت خلیفۃ اسد فی الارض و عالم بما انزل اسد من
 القرآن و حکمتہ و علم و مزیکی است خود بنزد پس اینچہ کرد آنحضرت بر ہجرت خلافت آن امر خلفائے او را
 سنت است و اینچہ کرد برے تعلیم و تزکیہ آن امر سنت است بر عباس و سخین پس بیعت مقاصد صوفیہ
 داخل بیعت اقامت ارکان اسلام خواہد بود و اینچہ گویند کہ این قسم بیعت در آن زمانہ در خلوت بودند و خلوت

مثل آنچه در حدیث شده و عباد آمده تا اینکه در زمان حضرت جنید این بیعت علامه ظاهر شد و این تحقیق
 این از کلام حضرت مرشدی و قشاشی در سبط المجیدی شان البیعة والدکر و تلقین و سدا سل اهل التوحید
 توان دید اینجا بضرورتی بر این قدر اختصار رفت و اما در باب از اجاکم المومنات بحساری آورده که
 حدثنی اسحق قال حدثنی یعقوب بن ابراهیم قال حدثنی ابن اخی بن شهاب عن عمه
 قال اخبرنی عروة ان عائشة زوجة النبی اخبرته ان رسول الله کان یمتحن من
 و اجرا لیه من المومنات بهذه الاية يا ايها النبی الى قوله غفورا الرحیم قال عروة
 قالت عائشة فن اقر بهما الشرط من المومنات قال لها صلی الله علیه و سلم قد بايعتک
 کلاما و لا والله ما مست یدها ید امرأة قط فی المیاعة ما بايعهن الا بقوله قد
 بايعتک علی ذلك و قد سمعنا من ابن جریر انک عمل بیعت از غیر زمان دست بود یعنی بیعت بحال
 از دست چنانکه نهادن دست را بر دست از عثمان رضی الله عنه و نیز بخاری در باب بیعت النساء گوید
 حدثننا محمد بن حذافه عن عبد الرزاق اننا سمعنا عن الیهری عن عروة عن عائشة قالت کان النبی
 الی یایع النساء بالکلام بهذه الاية لا بشرک بالله شیئا قالت و ما مست ید
 رسول الله ید امرأة الا امرأة بملکها و حافظ بن محمد و فتح الباری در حدیث عائشة
 می نویسند که قسم بر ستمه اکید خبرست و بود عائشة که اشاره کرد بدین دو سراج که آمازام عطیه قشاشی
 گوید که همین خلاصه در قریب روایات است که احتمال بود دست گاهی فقط بالقول بود و گاهی به صاف
 بخیال و نه ثوب و گاهی بواسطه فرو بردن دست در آب پس قول عائشة صحیح شد یعنی تسود آن حضرت دست
 زنی را بلا حامل و بقدر الاختصار و البسط یطلب من شرح فخر الحسن و اما بیعت صغیر پس احمد و بخاری
 درین باب از ابی عقیل خبره بن حیدر و از جندب بن عبد الله بن هشام روایت می کنند که بردار او را در آن
 بنت حمید بسوی رسول الله گفت ای رسول بیعت کن او را فرمود حضرت که این صغیر است یعنی احکام بلیغی نمی تواند
 بجا آوردی شان مثل بجا آوردی ایشان نمی تواند شد و مسح فرمود سر او را و دعا خواند برای او و الحی ریش
 و قال حافظ بن محمد فی فتح الباری فی باب بیعت الصغیر ای هل شرع ام لا قال

ابن المنیر القیمة موهبة والحديث یزیل ایها ما فهو دال علی عدم انعقاد البیعة
الصغیر و عینی در عمدة القاری ذکر می کند ولم یذكر الحكم علی عادته غالباً اما اكتفاء بما بین
فی حدیث الباب و اما محل الخلاف فیہ فقال جماعة من العلماء البیعة لا تلزم الا
من يلزمه عقود الاسلام كلها من البالغين وقال بعض العلماء انها تلزم الا صاغر مبايعة
ابائهم وقد بائع عبد الله بن الزبير ومات رسول الله وهو ابن ثمان سنين انتهى فتاوی
گویند که ظاهر امر ادا این ست که صغیر چون کبیر بیعت نمی تواند کرد زیرا که با و آن امر کرده خواهد شد که لائق است
از محصولات نوع اتصال و سطح سر نیز نوع از اتصال حسی ست که لائق بحال صغیر ست مثل مصافحه که
لائق بحال کبیر پس این همه مقبول خواهد شد که قبوله الاجازة والرواية و مویذ انیست آنچه که طبرانی در معجم
آورده که حدثنا علی بن عبد الله بن یزید حدثنا الزبیر حدثنا احمد بن سلمان عن عبد العزيز
بن الدارودی عن جعفر بن محمد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم بائع الحسن بن الحسين
وعبد الله بن عباس وعبد الله بن جعفر وهو صغار لم يعقلوا ولم يبلغوا انتهى پس این
قول دلیل صحت بیعت صغیر ست و کافی ست برای اتصال الستة و حصول البركة فی طریق الله علم

وصول فضائل ذکر

در شام اهل التقیاء و قوم ست که شیخ عثمان مغربی در رساله خود نوشته که قال الله تعالی و اذ کو و الله ذکره کثیرا
و در حدیث ست که فرمود آنحضرت سید کنید پیشوای مفروان گفتند که مفروان که ام هستند فرمود آن
کسانیکه خوش و خرم بزرگوار هستند تا که نهادند که از ایشان گنایان ایشان را پس اودی شوند در قیامت
سبکبار در ترجمه تفسیری ست که بر پیل علیه السلام از آنحضرت گفت که حق سبحانه و تعالی را نماند آنچه امت
ترا داد آنحضرت پارسید که چلیست گفت فاقم کدونی اذ کو که و ذکر را نماند ست یکی آنکه هرگز اذ کو الله موبد
دل و جان مستولی شود و دولت موانست و مجالست حق رونماید که انا جلیس من ذکره فی دیگران
چون ذکر تحقیقت ذکر رسد در حالت ذکر ازین دلمان او حلاوت شیرین تر از شهد پیدا شود و دیگر آنکه چون

ذکر از ذکر است که خاصه دل است بذکر روح که هست رسد از هستی خود نیست شود و این از اهل فن گویند
که ویرای هیچ حرکت و سکون نفسانی و جسمانی مانند هم ریانی شود گوشت و کوبانین سران معنی است باز
بجالتی رسد که سیری در دلش پیدا آید که بقایا بدان سرغیب بود درین مقام خطاب از حق شنود و ذکر
بر سه نوع است تقلیدی و معنوی و حقیقی تقلیدی آنکه عوام بی تلقین شیخ کامل برگزیند و زبانی یعنی
کلمه طیب گویند و معنوی که از قسم خواص باشد آن هم است که دل گوید و از شیخ کامل و مکمل تلقین
گرفته باشد سوم ذکر حقیقی و آن هم هست که روح گوید و این قسم خاص انخاص بود و در بعضی چهار
نوع است و متیغاب این بحث از مرصاد العباد چشم توان داشت و در شرط ذکر شیخ حاد و رساله اصول
الوصول می گویند که ذکر باید که در وضو و غسل احتیاط نماید بعد ذکر گوید اگر ذکر بی طهارت ظاهر و باطن
گوید زحمت خود را کم نموده و شرط دیگر شیخ عثمان مخفی می نویسد که در حالت ذکر از خلاق و حشمت و از
خود نفرت جوید بانی تحقیق تلقین و غیر آن متعلقه ذکر از دیگر کتب ویدنی است -

وصل باید دانست که در ذوق این باطن بمصدق آیه کریمه کشفه طیبه اصلها ثابت و فرعها
فی السماء چنانکه درخت ایمان را که اصل او در دل مومن است و عمار بجانب اعلیٰ علین و ثواب در پرتو
بدو وصل همچنین اهل ارادت را بشجره ارادت دخول در زمره ارادتمندان باید که اصل او در قلب مرتبه
و فروع او در آسمان عقیدت او باشد و از ثمرات آن هر دم برخوردار بوده باشد و بنا بر این است که بزرگان
فرموده اند که بر مریدان لازم است که اسامی مشایخ از شیخ خود گرفته تا حضرت رسالت پناه صلی الله علیه
و سلم یاد گیرند که از ضروریات طالب این راه است چه بر شاغل واجب است که بهنگام ذکر و مراقبه
پیر را بخاطر آورده اشتغال بآن نماید اگر حضور حاصل نشود ابتدا پیر را بخاطر آورده اگر حضور نیاید پیر را
و اگر از هم حضور نیاید پیر را تا حضرت رسول الله صلی الله علیه و سلم و نیز یاد هر کدام از این بزرگان
که حضور در دست هدایت از ذکر از وی کند بصورت هر مومن را مقصود داشته بعد استعانت از وی شغول
بدارند چنانکه حضرت میر سید علی سجادی در رساله انواریه تصریح بآن فرموده پس اگر بر اسامی مشایخ خویش
اطلاع نداشته باشد و یا آنها آشنائی پیدا کرده چرا که ادنی رتبه آشنائی با این بزرگان معرفت آشنائی

اسامی ایشان است و چون آشنائی بذات مقدسه ایشان حاصل نموده حضور اینها هنگام ذکر و استغاثت
از ایشان در آن زمان چگونه صورت بندد پس بنا بر این تحقیق باجماع متأخرین از مشایخ پیر اضر و دست
که میدان را شجره آن سلسله که در او مرید کرده بدو تالیف آشنائی با اسامی شان آشنائی بمسمیات آنها
حاصل آید که انتقال بمسمی از اسم حاصل می گردد و لهذا در ذکر حق تعالی نیز اولاً اشتغال بهم وی تبارک و
تقدس است و بعد حصول آشنائی تام با اسم انتقال بمسمی است که ذات مقدس حق است و چون در قداوس لطاف
انک بودنبی شجره اسامی شیوخ یادی مانند و اعطای آن بریدان ضروری نمی دانستند و متأخرین
بسبب کثرت وسائط اعطای شجره ضروری دانستند تا حفظ اسامی شیوخ بریدان آسان گردد و سعادت
فائده تفصیلی شان نیز در اینجا که چنانچه اجمالی بی شجره هم می توان خواند و مؤید این مطلب است آنچه
صاحب معدن المعانی در باب سبت و دوم در ذکر شجره پیران فرموده که شجره پیران یاد باید گرفت بعد از غسل
باید خواند که در آن برکات بیشتر است و اگر کسی را همی پیش آید دینی یا دنیای وی وضو کند و دو رکعت نماز بخواند
و شجره مشایخ خویش بخواند و ایشان شفیق روحی تعالی هم آن کفایت رساند انشاء الله تعالی بعضی از
محققان فرموده اند که در صورت کثرت وسائط برکات بیشتر است چه از ثقات شیوخ مروی است که سلسله
کسیکه بوسائط کثیره تا سید کائنات صلی الله علیه و سلم منتهی شود فضل است از سلسله آنکس که بوسائط قلیله تا
آنجا برسد چرا که از دوسه چراغ چندان روشنی نمی شود که از ده چراغ حاصل می آید و نیز از ثقات مروی
است که اگر از یک چراغ روشن کنند و از ده چراغ دیگر روشن سازند همچنین تا صد یکم روشن
افزون از چراغ اخیر یا خذ نور از چراغ اول برابر است زیرا که همان نور چراغ اول بعینه در چراغ اخیر
حاصل است چنانچه کلام مولانا جلال الدین رومی قدس سره در مثنوی مؤید این بیان است من اراد
الاطلاع فلیطلب منه وطریق نوشتن شجره را حضرت شیخ عبدالقدوس گنگووی قدس سره چنین نوشته که اگر چه برکات
دیگر فرموده اند که پیر باید که در نوشتن شجره ابتدا از نام حضرت سالت پناه صلی الله علیه و سلم کرده تا نام
خود برساند ولیکن پیران ما فرموده اند اولی اینست که پیر باید در نوشتن شجره برای مرید ابتدا از نام
خود کرده درجه بدرجه تا بحضرت سید کائنات علیه الصلوٰه والسلام برساند تا استغاثت و استدعا از جناب

حضرت نبوت بوسیله وسائط باشد که رعایت ادب المانع است و در قبول نیز اثر عظیم دارد چنانچه عارف
 شیرازی قدس سره فرموده **در سیر و وزیر سلطان را** + بے وسلیت مگرد پیرامن
 و همچنین معمول خاندان فقیر کاتب الحروف بوده است که ابتدا از نام خود می کنند زیرا که رعایت ترقی هم
 درین است که لا ینحی و کسیکه ذوق ادراک معانی داشته باشد از آنکه کریمه و اذکار اسوددک ایضا
 استنباط با و کردن شجره پیران و اعطای آن بمریدان می توان نمود چه معنی آیه کریمه آنست که یاد کن آن
 محمد صلی الله علیه و سلم نام پاک پروردگار خود را اگر چه مخاطب باین خطاب اصالة آنحضرت علیه السلام است
 لیکن بطریق تبعیت تمامه است درین خطاب اخل است و امور بزرگرب خود چون پیر آنحضرت علیه السلام
 کنند و وی علیه السلام ذات پاک پروردگار است پس لازم بر آنحضرت ذکر و یاد نام وی تعالی است فقط و
 بموجب همین آیه کریمه بر هر فردی از افراد امت ذکر نام مربی وی لازم می گردد و چون ذکر نام مربی خود
 بر هر شخصه از اشخاص امت لازم شد ذکر نام مربی مربی ایضا سلسل تا بحضرت سالت صلی الله علیه
 و سلم لازم گشت چه مربی مربی مربی است که لا ینحی پس ب صفت مشبه باشد بمعنی تربیت و پرورش
 کننده و شامل بود همه مریدان را و کسیکه برگرفته است پرورش کننده وی در سبکی امور سپرد است
 بتوجه باطنی خویش و حق تعالی بوساطت پیر او مراکس را فیض ظاهری و باطن میرساند و تربیت
 و باطن وی می کند اگر چه آن مرید را ازین امر خبر نباشد.

وصل باید دانست که نهادن شجره در قبر مرید ضائقه ندارد چنانچه ذوات شیوخ باذن خدا تعالی
 شانه و رسول وی صلی الله علیه و سلم شفیع ایشان در قبر و حشر اندا سامی آنها هم شفیع ایشان گردند و
 در قبر الفاظ و اسماء مکتوبه ظروف معانی اند که اقال المولوی المعنوی قدس سره **مصرع**
 حرف ظن اند و در معنی جواب و قتیکه اسماء شیوخ که بمنزله ظروف سمیات اند با قابلیت ولالت
 بر معانی و سمیات در اینجا موجود باشند سمیات ایشان که از روح شیوخ اند البته متوجه بر شفاعت
 مریدان و ساعی در رفع عذاب آنها خواهند بود خصوصاً که مریدان بواسطه حضور شجرات شیوخ خود را یاد
 کنند از اینجا است که بعضی از شیوخ متاخرین وضع شجرات در قبر مریدان تجویزی نمایند گویند که جانب

جانب بالیس میت که شرف ارادت تشریف یافته است بالائی سرودی طاقی گنبد شجره و کلاه نهند که برکت
 آن نجات مراد و حاصل آید یا کلاه را در دستاری که بر سر وی گذارند در پیچ آن بر سنج اگر دستار بر بند بخورند
 وضع شجره در قبر بایسته که میزند و مرده باشد فعل این دو حضرت صاحب جلیل القدر مستندی سازند یکی آنکه در کتاب
 فصل الخطاب از حضرت عبداللہ بن عباس منقول است که وقتیکه شہر دائن در زمان خلافت حضرت عمر بن
 الخطاب فتح گردید حضرت عمر رضی اللہ عنہ در مسجد نبوی فوش چرمی گسترانیدہ مال غنیمت جمع کرد و دادا حضرت
 امام حسن رضی اللہ عنہ آمدہ فرمودند کہ ای امیر المؤمنین نصیب کہ خداوند تعالی مقرر ساختہ است عطا فرماید
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمود کہ بالدکۃ والدکامة و یک ہزار درم نذر نمود و بعد از آن امام حسین علیہ السلام
 تشریف آوردند و ایشان را ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ یک ہزار درم نذر کرد و بعد از آن حضرت عبداللہ بن عمر
 رضی اللہ عنہ آمد و ایشان را پانصد درم عطا فرمود حضرت ابن عمر عرض کرد کہ یا امیر المؤمنین من جوان بودم
 و در حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جاہوی کردم و حسنین صغیرین بودند کہ در کویہای مدینہ بازی میکردند
 و ایشان را یک ہزار درم عطا فرمودید و ارا پنج صد امیر المؤمنین فرمود ای پسر تو نیز فضیلت مثل حسنین
 حاصل کن پس ترا ہم دم چہ اگر پدرشان علی مرتضی و مادرشان فاطمہ زہرا و جدشان رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم و جدہ خدیجہ کبری و عم جعفر طیار و عمہ اممانی و خال ابراہیم بن رسول اللہ و خالہ رقیہ و ام کلثوم و دختران
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہستند پس ابن عمر ساکت شد و این خبر بحضرت علی مرتضی رسید فرمود کہ من ہم
 از آن حضرت شنیدہ ام کہ عمر چراغ اہل جنت ہستند این خبر بحضرت عمر رضی اللہ عنہ رسید و ایشان یا طائفہ
 مسلمانان بر دروازہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ رفتہ پرسیدند کہ شناسنیدہ اید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 مراجع اہل جنت فرمودہ حضرت امیر فرمودند کہ بلہ این حدیث از رسول اللہ شنیدہ ام حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 فرمود کہ این حدیث را از دست خود نوشتہ دہید حضرت امیر نوشت بسم اللہ الرحمن الرحیم ہذا ما ضمن
 علی بن ابی طالب لعمر بن الخطاب عن رسول اللہ عن جبریل عن اللہ تبارک و تعالی
 ان عمر بن الخطاب سوا جہل الجنة حضرت عمر رضی اللہ عنہ این نوشتہ را گرفتہ با و لا خود پذیر
 گفت و قتیکہ بزم غسل و تکفین من این کاغذ او گرفتم من نہیدہ تا کہ بذریعہ آن از جناب باری ملاقی شوم

پس ازین مقام سکنای شجره نهادن بدست حضرات صوفیه آمد و دیگر فضل حضرت علی کرم الله وجهه در حین حیات
 آنحضرت خبر فوت شخصی آوردند و گفتند که محتاج توجه و دعاست آنحضرت این بیت بر پرچم نوشته دادند که بر
 سینه آن میت بگزارید **و قد كنت على الكبر غير بعيد زاد** من الحسنات والقليل لسلیم
 فحمل الزاد اقبه كل شئ اذا كان الوفاء الى الكبر **و از کتب فقر هم سندی که می گویند**
 که صاحب فوائد اسماعیلیه در کتاب خود نوشته بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي
 تا آخر بنویسد و بامیت در گور نهاد که برکت آن نجات از درگاه حق و رفعت درجات می گردد و هم او نوشته که اگر
 کسی بگرفت میت این دو هم باری تعالی بنویسد آن میت در گور نریزد و او را عذاب نباشد و سوال منکر نکیر
 بر او آسان گردد و چهل در پیچ از بهشت در گور بکشایند بفرمان خداوند جل سلطان و آن دو اسم نیست یا اکرم
 العفو والعدا انت الذي صلا كل شئ عدله یا کبریا و در درخت نار است که نوشتن **یا کبریا**
 و بر چوبه او بسط را جایز است و نیز از علما متأخرین نوشتن **الم نشره لك** مع بسط بر صدر میت آمده
 و همچنین است در کفایت شعبی و نیز در آن آورده است که مرده در حالت مرض موت پسر خود را وصیت کرد
 که چون من بمیرم غسل داده شوم باید که بر پیشانی و سینه من بسم الله بنویسی پس همچنان کرد و بعد نقل پدر او را
 در خواب دیده پرسید که حال چیست گفت آن زمان که مراد گور نهاده و ملائکه عذاب در آمدند بر پیشانی و
 سینه من نوشته دیدند بجز دیدن باز گشتند و گفتند انت مامون من العذاب ببركة التسمية و این
 چنین است در فتاوی سراج المنیر نقلاً عن الکثر و امثال این شود بسیار اندکجا گویم و گفته اند که وقتی که
 وضع ادعیه و امثال آن در قبر میت موجب نجات وی می شود وضع شجره و کلاه نیز همین اثر خواهد بخشید که آنهم
 بمنزله دعاست و مستعمل نام خدا و رسول و شیخ و چون رجوع بر شیخ و استمداد از آنها موجب رفع عذاب قبر میگردد
 اگر نقوش اسامی شان یاد داشت آنها واسطه رفع عذاب قبر عینی گردد بعد نیست خصوصاً که عذاب
 کننده برای عفو مجربان بهانه جو باشد ازین چه بهانه بهتر خواهد بود که کسی بر قوسل خود و بجانب شیخ مسلسل
 تا بسید کائنات دو شاخه که شجره و کلاه باشند همراه خود برد که در شریعت و گواه برای اثبات دعای کفایت دارد
له رقم بر کمر به نوشته از کفر مآدول سالم پسین دن نوشته برین چیز است و فیکه باشد رفتن بر کمر ۱۱

و این بهانه جوئیست که صاحب نفحات در او اکل آن می نویسد در خبرست از پیغمبر صلی الله علیه و سلم که در قیامت
 بنده نامید مانده باشد از مغفله کرد از خود حق سبحانه تعالی گوید بنده من ظلمان دشمنان را در ظلمان محله می شناختی
 و ظلمان عارف را می شناختی گویدی شناختم فرمان شود برو که ترا بوی بخشیدم چنانکه در سبب تالیف سائل
 به آن گذشت و نیز در نفحات در احوال خواجہ بہا الدین نوشته که آنحضرت می فرمودند که از شیخ ابو سعید الوخیری پرسیدند
 که در پیش جنازه شما کدام آیت بخوانیم فرمود آیت خواندن کاری بزرگست این بیت خوانید **سید**
 چیست ازین خوب تر در همه آفاق کار دوست رسد نزد دوست یار رسد نزد یار
 پس حضرت ایشان فرمودند که در پیش جنازه ما بخوانید **سید** مفلسانیم آمده در کوسه نو
 شینان از جلال تو مماثلست بوضع شجره در قبر مدیحه و قتیله خواندن ابیات برای طلب
 ترقی در تجلیات ذات و رویت جمال اسرار و صفات در پیش جنازه جائز باشد وضع شجره و کلام نیز در قبر
 جائز باشد و بیان این در لفظ و مخدوم شیخ حمزه کثیری نیز مفصل مذکور است اگر کسی خواهد آنجا بنگرد و بعضی مشایخ
 چنانکه اعطاء شجره و کلام برید جائز نمیدارند نه دادن آن نیز در قبر عده ندانند از جهت احتمال تلوث اسم خدا و
 رسول بچراگیت و مجوز آن وضع آنها در قبر نیست جواب می دهند که ادعیه و شجرات را طوطی بالین میست
 بالابائی طاقی کندیده به نهند و درین صورت احتمال تلوث منفی است آری کلی حزب ببالند هم
 فوجون و لکل وجهه هو موئسها و خاتمة المحدثین حضرت مولانا شاه عبدالعزیز صاحب جواب
 سائل می فرماید که شجره در قبر نهادن معمول بزرگانست لیکن این را دو طریقست اول اینکه بر سینه
 مرده در درون کفن یا بالابائی آن بگذارند این طریق را فقها منع می کنند و می گویند که از بدن مرده خون نمی
 سیلان می کند و موجب سوسه آید با سوسه بزرگان می شود و دو طریق دوم اینکه جانب سر مرده اندرون
 قبر طاقی بگذارند در آن کاغذ شجره را نهند.

وصل جن ذکر خرقه در بعضی مولفات فقیر کاٹب الحروف گذشته بنا بر آن بذکرش چندان ضرورتی نیست
 طی کش از آن مناسب میدانم و مسئله خلافت را مجمل اینجا ذکر می کنم باید دانست که شیخ محمد اگر ختمی
 صابری در مناہج السالکین گوید محضی نامه که خلافت مشایخ که درین اامواجست بر مہفت نوعست

بعضی از آن مقبول و بعضی غیر مقبول چنانچه ذکر کرده می آید این فائده بر طالبان این فن روشن گردد
احصائیه اجازه آجاء و رتبه تحکیمات اولیای

احصائیه آنکه کاتب امام الهی کی را خلیفه خویش گیرد و جانشین خود گرداند چنانچه صاحب سیر الاولیاء
می نویسد که وقتی حضرت فریدالدین گنجشک خواسته بود که مریدی را خلافت داده صاحب ولایت هندوستان
گرداند در برابر او غیب در دادند که بداند که نظام باوئی می رسد در راه راست شایان این خلافت است بدو
دهی چون حضرت سلطان المشایخ در رسید شیخ او را امام الهی خلیفه خود کرده صاحب ولایت هندوستان
گردانید و در حق او مرتبه ها نموده اکثر اوقات در خلا و لا یفرمود که من بایا نظام را در ظاهر خلیفه گرفته ام اما بطن
وی خلیفه باری تعالی است و نائب محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و این نوع خلافت اصفیاء و اصفیاء
خلافت الهی نیز گویند.

اجازة آنکه شیخ مریدی را خواه وارث باشد یا بیگانه قابل کار دیده برضا و رغبت خود خلیفه گیر و چنانچه رسم
جمهور مشایخ است این نوع خلافت را ارضاء نیز نامند.

اجزاء آنکه شیخ ازین عالم نقل کرد و کسی را خلیفه گرفت قوم و قبیله دارش و مریدی را بخلاف می بخیزد
نماینده چنانچه رسم عام است این خلافت نزد مشایخ روان نیست این نوع خلافت را افترازی نیز گویند چرا که
اهل اجماع بر خلافت وارث مذکور اگر بر تبه ارشاد و استخلاف رسیده اند اجازت یکی از ایشان کافی است
حاجت اجماع نیست و اگر بر تبه مذکور رسیده اند اجازت و خلافت ناقصان چه نفع بخشد اگر کسی گوید که
خلافت حضرت صدیق اکبر و خلفای راشدین نیز پیش اهل سنت و جماعت باجماع است ثابت شد
پس باید که این نوع خلافت از خلافت های دیگر جایز تر و بهتر باشد که در خیر القرون مسلم الثبوت آمده گویم
خلافت باطنی که تکمیل ناقصان بآن باد بسته است و خلفای اربعه را در حضور حضرت صلی الله علیه و سلم
باجازت خاصه آنحضرت حاصل گشته بود این خلافت بدون اجازت شیخ حاصل نمی گردد و از جمیع
ثابت نمی شود و خلافتیکه بعد انتقال حضرت سید المرسلین ازین دار فانی بعالم جاودانی بخلاف می آنحضرت
باجماع مسلم گشته خلافت ظاهری بود که بآن ترویج احکام شریعت و انتظام مصالح معاش و معاد عباد کنند

الحق این خلافت باجماع ثقات ثابت می شود پس از امت آنحضرت بعضی خلیفه و نائب باطن می علیهم السلام
ست که ترویج طریقت وی بجهان و تعلیم شریعت وی بلسان می کنند چه مروج طریقت است و چه مروج احکام شریعت
لازم است و آن عکس در آن خلیفه ظاهر نیست که متوجه ترویج شریعت اصلاح مصلح عباد باشد فقط اینها
ملوک و سلاطین و امرا و حکام باشند اگر امضای امور معاش و معاد بصواب بید علما و فقهای دین کنند
و الا خلیفه نباشند بلکه حاکم و جابر بودند و خلفای اربعه رضی الله عنهم خلفای ظاهر و باطن آنحضرت صلی
علیه و سلم اند که در هر دو خلافت جمع کرده اند ایشان نائبان علی الاطلاق و جامعان جمیع کمالات لایست مطلقه
و مقیده باطنیه و ولایت مطلقه و مقیده ظاهریه اند به نیابت کلیه که مثل شان دیگری بود الباری علیهم الصلوٰه
و السلام پیداننده قافتم -

و راشیه آنکه شیخ ازین جهان درگذشت و خلیفه را بجای خود گذشت و در آنکه نمایان این امر بود
بر سجاده نشست و خود را خلیفه گرفت این نوع خلافت امتیاز منطور نداشته اند اگر چه آنان را شیخ
او را در باطن امر فرایدار بود که نزد صوفیه امر باطن جائز است و لیکن چون اسناد این خلافت ظاهر منقطع
است و باطنی از شیخ مجاز نشسته خلافت انقطاعی باشد و چندان قائمه نباشد -

حکما آنکه بزرگه وفات یافت اما وی خلیفه بدشت داران او با یک دیگر مناقشه برپا کردند پادشاه وقت
و اسفند را لائق کار دانسته بخلاف ممتاز نمود این نوع خلافت بر حکم اطیعوا الله و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم جاری نمایند بشرطیکه والی امر صاحب نسبت باطن و لائق تکمیل ناقصان باشد اگر چه
در ظاهر سلطنت و بادشاهی داشته باشد و اگر والی امر نسبت باطن ندارد اجازت وی هیچ نیست -

تکلیف آنکه مریدی از پیروی تکلیف سفارش یا حمایت دیگری یا به تکلیف مزاحمت خود خلافت او را با
این خلافت روا نباشد و هم برخورداری در آن نیست لیکن عدم جواز این خلافت علی الاطلاق نیست
چرا که اگر مرید لائق تکمیل دیگران شده است بهر طوریکه خلافت بگیرد سزاوارست با همچنین کس اگر خلافت ندید
کم توجه بپرست و اگر لیاقت مذکوره ندارد و هر چه که خلافت باشد چندان معتد به نبوده و بعضی از محققان
این قوم گفته اند که اصل در خلافت اینست که مرید و متقی تر کیست و تصفیه رنج حجب موهوم کرده مدراج کمال

ظهوره الهیبت تکمیل دیگران پیدا کند و فانی بفساد اتم شود و عند الله مستحق خلافت می گردد پس در این خلافت و جلی سلطان
 خلیفه خود و نائب نبی خویش بر واسطه دیگری میگرداند و طالب بعد وصول باین مقام خلیفه حق تعالی شود
 محتاج به خلافت هیچ کی نمی باشد و پیش از وصول بمقام مذکور اگر بر خلافت دین خلیفه نشود و لهذا حضرت
 رسالت پناه صلی الله علیه و سلم هیچکس را از اصحاب کرام بحضور خود خلافت نداده و هیچ خلافت دادن بکس
 انی جامع فی الارض خلیفه کار خداوند است جل سلطان هر که الایق خواهد دید خلافت شرف خواهد است
 پس خلافت خلفاء اربعه بترتیب معروف داده خداست یکی را بعد دیگری رتبتاً و ترتیباً حصول
 استحقاق خلافت پس باطل شد قول کسی که قائل فیض جلی است بر خلافت حضرت متضی علی کرم الله وجهه
 چه مستحق بخلافت از جانب حق بعد حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم امیر المومنین حضرت صدیق اکبر است
 و بعد از آن حضرت عمر رضی الله عنه و بعد از آن حضرت عثمان رضی الله عنه و بعد از حضرت علی کرم الله وجهه
 پس اگر و در حق جلی تحقیق بودی استخلاف من الله هم موافق آن شدی و اول خلیفه حضرت علی کرم الله وجهه
 بودی و حضرت صدیق اکبر که خبر خبر صادق احتمال کذب ارد و چون چنین نشد معلوم گشت که قول فیض
 جلی باطل و افترا محض است از جهت آنکه خداوند جل سلطان عادل است ظالم نیست که وضع شیء دیگر عمل
 آن کند پس وضع خلافت که ان شاء الله بترتیب مذکور واقع شد عدل محض است بر تقدیر قول نص
 جلی لازم می آید نسبت ظلم بجانب حق تعالی الله عما یقول الظالمون علواً کبیراً اما محققین این را با صوفیه
 متفق اند بر آنکه در خلیفه و جبهت می باشد جهت ولایت و تصرف که جهت باطن است و باین جهت نائب
 و خلیفه حق است و جهت متابعت و ارشاد که جهت ظاهر است و باین جهت خلیفه حضرت سید کائنات
 صلی الله علیه و سلم پس هجرتین مذکورین ارکان و دعائم قصر خلافت اند که بیکی ازین هر دو به و بی دیگری قائم
 نماند چه جهت ولایت جهت فانی است و جهت متابعت جهت بقا است و خلافت بدون حصول
 صفت فنا و بقا در خلیفه چه طور صورت بندد و بفقدهان یکی از اینها در خلیفه نقصان در ذات وی پیدا
 آید چرا که اگر بظاهر از حضرت سید کائنات صلی الله علیه و سلم در اینندگان شرف صحبت می علیه اسلام
 مجاز نگردد و سلسله اجازت از روی ظاهر منقطع الا سناد بود و این نقصان صریح است بلکه کل خلافت

نا معتبره فاما منظور باشد که انفراد یک کن خلافت که اجازت ظاهری است موجب انفراد کل خلافت است
که خلافت مرکب از دو کن است که عبارت از اجازت ظاهر و باطن است و همچنین است حکم نایب نبی صلی الله
علیه وسلم و نایب نایب نبی الی یومئذ که بی اجازت شیخ هر وقتیکه نایب نبی است مرید وی را ارشاد مریدان
و مرید گرفتن شان درست نیاید و چون خلافت انتظامیه خلفائے اربعه رضی الله عنهم باجماع امت ثابت
شده و ثبوت حججیت اجماع سجدت حضرت سالت پناه است پس ثبوت خلافت خلفا بترتیب معلوم
باعتلاف آنحضرت باشد مگر آنها را بهمان ترتیب و مقرر است که آنحضرت خلافت ارشاد و تکمیل ناقصان
خلفائے خود را در حین حیات خویش عطا فرموده بود.

اویس آنکه شخصی از روح بزرگ که ازین عالم انقل کرد تربیت خلافت گیرد این نوع خلافت را
بعضی بزرگان مانتقم روا داشته اند لیکن این خلافت چون در ظاهر شیخ مرتب نیست و منقطع الاستاد
بحسب ظاهر پس چندان معتبر نباشد انتهی و معتبر نیست خلافت آنکه گوید من در خواب خلافت یافته ام
خدا و من شیخ سعد خیر آبادی در شرح رساله اکیه گوید که بعضی بودند و میبند که ثبوت خلافت در حالت خواب
کردند که پیر من مراد در حالت خواب خلافت داده و معلوم است که خواب حکمی از احکام شرع ثابت نشود و ثبوت
خلافت که تعلق بحیات دارد چگونه بود و چهارم است خرقه خلافت یکس که وی را بعضی شیخ کی از خادمان
مقبول شیخ پوستاند و گوید که تو نیز خلیفه شیخ هستی و شیخ بدان راضی بود و گویا زبان خود آن وقت بیچ
نگوی چنانکه الیاس خواجہ اقبال خاوم خرقه حضرت سلطان المشائخ را بر مولانا یوسف چنانکه در سیر الاولیا
مردم است و نیز جائز است اجازت پیش از بلوغ مجاز به نهایت مرتبه کمال چنانکه در مکتوب صد و نهم از جمله
اول مکتوبات حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرسندی که بمیر محمد نعمان صد و ریافته واقع شد و که مشائخ
طریقیت پیش از تمامی بعضی مریدان را اجازت تعلیم طریقت داده اند چنانچه حضرت خواجہ نقشبند قدس سره
مولانا یعقوب چرخ و در رساله مبدا و معاد فرموده که گاه باشد که کالی ناقص الاجازت تعلیم طریقت می دهد
و در ضمن اجتماع مریدان کار آن ناقص تمام میرساند انتهی اما درین صورت بهتر آنست که در اجازت نام
و یاد لفظ اجازت قید صلاح و تقوی و دیگر شرائط شیخی که منظور و محتاج الیه باشد افزاید چنانکه از بعضی

بزرگان لعل آمده و بنحی از شیوخ خلافت را بدو قسم دیگر تقسیم کرده اند صغری و کبری صغری آنکه پیر عیاره و ریاست
 مریدیده بنا بر حسن ظن بخلایقش نواز و کبری آنکه بر دل شیخ کرات و مرات الهام حق باعطای خلافت میکی
 را از مریدان ظهور یابا چنانکه اکثر آن خطره از دل رفع نماید رتفع نشود و این خلافت کبری است شاه محمدی
 قادری المعروف بشاه خوب الله که آبادی در کلمات متولفه گوید که اجازت عام است خلافت خاص نفی
 خاص نفی عام نمی کند اجازت پیش از بلوغ مجازیه نهایت مرتبه کمال نیز مجوز است و در اجازت کمال
 اعلیت تربیت مشروط نباشد بلکه هر مقدار که کمال داشته خواهد بود همان مقدار تربیت طالبان خواهد کرد
 و در خلافت نیابت قائم مقامی مستخلف شرط است یعنی انچه از شیخ مقتدا تواند شد از خلیفه نیز تواند بوقوع آمد
 و نسبت خلیفه بر مستخلف از میان سایر اصحاب بجهت نسبت انسان بحق باشد جل جلاله از میان سایر مخلوقات
 پس چون شیخ کامل و مکمل و اصل و وصل یکی از اصحاب خود را در رجه خویش می بیند او را بخلافت خود می گرد
 و اگر باجازت الکفای نماید و غالباً این قسم کسیکه شایستگی خلافت در او شود متعدد نمی باشد حضرت شاه فضل
 الله آبادی میفرمود که سخن اکابر طریقت است که آسمان را یک آفتاب پیر را یک مرید و استاد را یک
 شاگرد باشد و فرق میان مجاز و ماذون آنست که مجاز بمنزله مقلد است و ماذون بر تبه مجتهد و چنانکه میرزا
 بلوغ بدرجه اجتهاد و ظاهر بشرط است وصول بر تبه حلیه اذن نیز در باطن بشرط دارد حضرت مرشدی
 در اسناد الشیخ می فرماید که ادنی شرائط اجازت استقامت بر شریعت است بعد از حصول حجت صحیح
 و وصول تصحیح عقیده بهنجیک تساهل و تکاسل در اتیان احکام شریعت و طریقت صورت نمند
 و اعلای آن مخلوق باخلاق شیخ است هما لکن و همین است مقصود شیخ محی الدین ابن العربی در فیض آدمی
 که ومن شرط الخلیفه ان یکون علی صورة المستخلف و آداب خلافت اینست که هر شیخ که کسیکه
 خلافت اذن خواهد باید که عام و خاص را خبر کرده جمع سازد و بجهت جماعت مردمان خلایق و غمناک کند
 تا خلافت و شیخه اذ ثابت و مستقیم شود غرض شرط در استحقاق شیخی و خلافت ادا جماع اصحاب طریقت
 در باب حقیقت می باید که الاجماع حجة و لقوله علیه السلام لا یجتمع امتی علی الضلالة زیرا که
 اگر کسی در خلافت و شیخی ادا نکارد نماید و اصحاب ارباب عهد اختلاف کنند آن اجتماع نباشد و جماع

شرط اعظم و کس وقت یکی از آداب شرع است پس آن خلافت خلاف نباشد و هایت کردن او بر بندگان
خدا خلالت نبوده و خلافت نامزد با اهل بدین مضمون که متوکل باشی و آراء و دینی قبول کنی بزراعت تجارت
مشغول نشوی و به تعیین آنکس چیزی نستانی و بر در ملک و سلاطین بی طلب نیروی و هر چه از غیب رسد
آن را ذخیره کنی و بندگان خدا را بسوی حق ارشاد نمائی و نیز او را علم سجاده تعلیم کنی تا سر او را سجاده شود و
خادم خود را وصیت کند که بعد وفات من و رسوم این کس را با خلعت شیخی خلافت حضور جماعت مسلمانان
و علمای و شایخ پیار و گوید که خدمت شیخ این را خلافت داده است و بجای خود نصب کرده تا بندگان حق
را بر جاده شرع و طریقت دعوت کند زیاد اگر خواهی در کتاب مستطاب شرائط الوسائط نظر کن.

وصل باید دانست که خرقه که از صاحب سماع در حال جدافتد استعمال آن در اندرست آید و آن خرقه بر دو
نوع بود صحیح و غیره اما حکم خرقه صحیح اگر مرد و اجدد و القاء و اعطای آن تخصیص قوال بود دیگری را با و مشارکت
و مسامحت نباشد اگر آن تخصیص او نبود و شخصی متمیز و متمثل الامرا حاضر باشد حسب اجتهاد خود اگر اصلیت
بین بقوال دهد و اگر او دیگر کسی را بگوید و هیچ کس ابرو و مجال اعتراض نه چه تصرفات او همه از سر خیرت
و بصیرت بود و اگر حاضران مجلس سماع همه احوال باشند و شخصی حاضر خرقه بقوال باشد چه محرک باعث
و جد که سبب القاء خرقه باشد قول او بود و من قتل قتلا فله سلبه و بعضی گفته اند که خرقه از ان جمیع
بود چه باعث و جد نه مجرد قول قوال بود بلکه سبب آن مجموع قول او و برکت جمع بود و مستند قول این طائفه
قیاس بر قضیه واقع بدست که جوانان لشکر اسلام در قتال با اعدا سارعت نمودند باید که غنیمت
همه ایشان ابو چون ظفر یافتند خواستند که جمعی غنیمت خود بردارند پیران گفتند که ناظروا لکم و رداء لکم
فلاتنهبوا بالغنائم و ننا و نزاع پیدا کرد جمیع محضرت سالت صلی الله علیه و سلم کردند تا جی منزل
شد که یسألونک عن الانفال قل الانفال لله و الرسول پس رسول الله صلی الله علیه و سلم
غنیمت امیان ایشان بسویت قسمت کرد و طائفه گفته اند اگر قوال رای جماعت بود با جمیع ساهم
والا در نصیب داخل نبود و بعضی گفته اند اگر او را با جرت گرفته باشند نهند و الا مشارک جمع باشد و اگر
کسی را از مجاهدان خدای در میان آورد و حاضران بدان راضی نباشند و او بود که هر کس با سر خرقه خود و او آن

فالبقوال منهد و اگر کسی در القاء خرقة نیته داشته باشد و نخواهد که دیگر یاره با سر خرقة رود خرقة او را بقوال دهند
و اما حکم خرقة بزرگ که صاحب میدان را از سر غلبه حال سلب اختیار بر خود خرقة کند آنست که بر حاضران مجلس
سمع جنباً او غیر جنس قسمت کنند و هر یک را نصیب بدهند کان الغلبة لمن شهد الواقعة و شرط در است
غیر جنس آنست که در حق این طائفة حسن ظنی دارد و تبرک خرقة ایشان را معتقد بود و اگر کسی در حال
قسمت حاضر شود و در وقت سماع حاضر نبوده باشد او را نیز نصیب بدهند قال الله سبحانه و تعالی اذا حضر
القسمه اولو القربى و اللقاهى و المساکین فادزقوهم من ههنا و اگر خرقةها که انداخته باشد بعضی
صحیح باشد و بعضی بزرگ اگر شیخ حاضر بود و وصحت بدین خرقة صحیح را را و بود که تبعیت بخرقة بزرگ کند و بر
حاضران منقسم گرداند و هیچ کس را بر و اعتراض نرسد.

حکایت ست کتفه میان فقها و صوفیان در دعوتی اندر نیشابور اتفاق اجتمع افتاد و شیخ فقها
ابو محمد جوینی بود و شیخ صوفیان ابوالقاسم قشیری صوفی در سماع از غلبه وجد القاء خرقة کرد چون صوفیان
از سماع فارغ شدند آن خرقة را تقسیم کردند ابو محمد جوینی شریعتی بعضی فقها کرد و آن همه گفت هذا السراف
و اضاعة المال ابوالقاسم قشیری این سخن بشنید و هیچ گفت تا قسمت تمام شد و خادم را بخواجانه
و گفت بنگر تا درین مجمع سجاده طبع که دار و آن را حاضر کن چون حاضر کرد و شخصی را از اهل خیرت بصارت
بخواند و گفت این سجاده را در انداز به چند بجز گفت بدینا که گفت چون یک پا روی بوی بچند پا روی
گفت نیم دینار انگاه روی به محمد جوینی کرد و گفت هذا الایسی اضاعة المال و اصل
در بزرگ خرقة و قسمت آن بر حاضران حدیثیست مستند از انس بن مالک رضی الله عنه که گفت
کنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نزل عليه جبرئیل علیه السلام فقال
یا رسول الله ان فقراء امتک یدخلون الجنة قبل الاغنیاء بنصف الیوم وهو
خمس مائة عام ففرح رسول الله صلى الله عليه وسلم و قال افیکم من ینشدنا
فقال بدوی نعم یا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هات فانشد البدوی

قد لسعت حبة الهوى كبدي	فلا طبيب لها ولا سراق
------------------------	-----------------------

الاجیب الذی شغفت به فانہ رقیبتی و تریا فی

فتواجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تواجد الاصحاب معه حتی سقط رداہ عن منکبہ فلما فرغوا و اوی کل واحد الی مکالہ فقال معاویۃ ابن ابی سفیان ما احسن لعکبک یا رسول اللہ فقال ما یا معاویۃ لیس بکرم من لم یجتزع عند سماع

ذکر الجیب ثم سمر و اوعہ صلی اللہ علیہ وسلم بین حاضرہم

باربعماۃ قطعته و در صحت این حدیث خلاف کردہ اند اگر صحت تام تحقیق

شود متصوفان را در توجیہ صحت سماع الحان و حرکت و تمزین نیاب

و قسمت آن بر حاضران بہترین متمکے بود و اللہ اعلم فقط

الشاعر سغانی ایات ہزار چہین لطف نم کردہ

بگزید یا عشقت جگرے کباب مارا + طبیب می شناسد

نفسونگرے دوارا + مگر آن حبیب دلکش کہ

رہودہ دل لا دستم + نفسونگرے در آہ

بکند علاج مارا + ۱۲

الایضاح فی تمة الانتصاح

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بیحد خدای را زیا که طرز اندیش آفریده اوست در تن لفظ جان میده اوست
 پشت معنی قوی ز پهلویش خامه را فریبی ز بازویش رشحات کرشم تازگی بخش
 قلوب انبیاست و نفحات انبش مفرح صد و اولیا - و درود نامحدود حضرتی راسته که
 تن از نور بالوده سرچشمه دل به چو همتاب در چشمه تمنای دیرینه کردگار
 بوسه ایزد از خویش امیدار ذات پاکش موجب تخلیق عالم کرد و صفاتش باعث تکوین آدم
 و برآل اصحاب می که اقتدای شان عروج معارج ولایت است و اتقائے آنان سلوک بنا بر کرامت
 اللهم صل وسلم علیه و آله و اصحابه اجمعین و علی سائر اتباعه و اولیاء امته هداة
 طریق الحق و همی معالم الدین بعد ازین می گوید فقیر سرای تقصیر احقر جلیب حیدر که این
 کتاب مستطاب انتصاح عن ذکر اهل الصلاح مصنفه و مؤلفه جناب عرفان باب صدر نشین چار بارالش
 عز و تمکین آرکیه آرا می و سادۀ شریعت و دین تحقیق کوشه گیر قاف تمناعت شامبار بلند پرواز اوج
 ولایت ترقیدی و استادی سیدی و سدی مرآت جمال خالق کبر و لانا حافظ شاه علی انوار قلند
 روح الدروحه الاطر و افاض علینا فیوضاته فی الحضرة و لیسفر که حالات بزرگان سلاسل این
 خاندان عالی یعنی قادریه و قلندریه و چشتیه و سهروردیه و فردوسی و طلیقوریه و مداریه و نقشبندیه و حقیقیه
 فرحت افزا و بقیه الیت سرت انما هر حرفش خاصیت مفرح القلوبی و هر شرطش تزکیه نفسی و دعوت میکنه

الحی که چنین باقظ مجمل بفضل ناموصوف بصفات متذکره بالا از نظر قاصر گذشتن نخستین نبوت متبیین
 بود که بقدر احتیاج تمام مسوده تصنیف هنوز نوبت تکمیل نگشته که دلش بر سیده بود که جناب حافظ عمر حسین صاحب مغفور
 کاکوروی که یک از اعره قریب حضرت مولف بودند عزم انطباعش کرده در مدت قلیله بقالب طبع درآورده و در
 بخش چشم نظار گریان کردند اما از سوراخ اتفاق یعنی تعجیل و عدم تصحیح کاپی و قلت معائنات پُر و کربا باعث مشاغل
 تجارت و غیره حافظ صاحب موصوف را رود اذغلاط کثیره در آن اده یافت و علاوه اغلاط مذکوره اکثر حالات
 هم در تحریر کاپی از مسوده اصلی در اندراج فرو گذاشت شد که وقوع آن حضرت مولف را چنان باعث قلق
 و خجالت خاطر گردید که اکثر بر زبان درفشان می رفت که این کتاب بوجه متذکره بالا بسیار غلط طبع شده معائنات
 آن خود را از آرمی دهد الله تعالی چنان فرصت عطا فرماید که این احسب خواهمش بصحت رسام چنانچه
 اولاً مقدمه این کتاب مع یک و حال از دست مبارک صحیح فرموده بودند دیگر باز بوجه عیدم فرصتی که از کثرت
 مشاغل نشد و ارشاد که معمولاً خاندانی بود نوبت تصحیح را اندازان نیامد و سال قبل از وصال خویش رسول
 بر پیل تذکره بجانب حقیر که یک از خدمت حضار بارگاه هایلوش بود متوجه شده فرمودند که تو اگر خدمت تحریر این
 رساله بنده خود گیری یا این را در مدت قلیله بصحت رسانم عرض کردم که بجان دل حاضر می گردم ارشاد عالی شود
 که سمت بمیان جان بسته شرف تحریرش فرا گیرم لیکن بوجه دیگر موافق و علالت و غیره تکمیلش نوبت نرسید
 و داعیه دلی از قوت فعل نیا بجا می آید تا آنکه از دست و تنم ماه شوال سنه یک هزار و سه صد و شصت و سه هجری
 آغاز مرض الوصال گردید و بتاریخ بستم ماه محرم الحرام سنه یک هزار و سه صد و شصت و چهار هجری این جهان فانی
 را پرود که و ده وصال محبوب حقیقی پسندید و کوه غم و الم بر میان چنان انداختند که دلها پاش پاش و قلوب
 پُر از حسرت و یاس گشتند کمالات بی همه در دل ماند و مقاصد دینی سرانجام نیافت افسوس مصروع
 ای بسا آرزو که خاک شده همدین حسرت و یاس ماه جمادی الآخر سنه یک هزار و سه صد و شصت
 و پنج هجری رونق که دل بخت نارسا گلگه بر نمی کار و بخت بایام ناسزا شکوه یوفانی روزگار داشت
 به سینه اندوه گنجینه چنان ریخته که غم و آزار گونی بخت و ناسازگاری وقت مخور و شرف خدمت متصل
 پرواز تافیهض صحبت اهل صلاح بدست آید و کشود کار بسته و نماید اگر چه عدم استطاعتی و بی بضاعتی

خود از سرای علم و فضل ظاهر است اما این همه محض سرفرازی و عنایت بغایت است که بنده را قابل این کار دانستند
و سعادت تصحیح کتاب بذابوی بخشیدند همانا این بنده نوازی و پریشانی را باعث از یاد عنایت بخداوندی
و گرمی هنگامه ذوق خدمت عالی آن جناب متعالی دانستم و کرمیت بسبب مترجمه و مستعد تصحیح کتاب موصوف شدم
چیزیکه علاوه اعلاط کتابت در بعضی بیانات که بروی طبع سابق اختصار مغل هم واقع شده بود لهذا احتی المقتدر
آن همه را دفع ساختم و بهره سعادت ازین کار برداشتم تا که آن اختصار مغل فهم مطالب شود و به چنان اطنائ
محل گردد که ناظرین را تعلق و ملائع خاطر راه یابد با جمله توجه روح مبارکش در تئ اندک اوصفت هر پنجش
فراغت یافتیم و بسپاس گذاری فرجام کارش دل زبان را نشاخوان بنده پروری ساختم خدا کند که این
همه مقبول روح پر فتوح حضرت ایشان گردد و بر حال پریشانم که سراپا آلوده گناه هست نگاهبای افتد از من و از هر
مسکین حسن می گوید ای وقت عشاق و خوش گریه پس از ایشان نیم در کار ایشان کن مرا
چونکه این کتاب شتبل بود بر بیان سلاسل عالیّه خاندانی لهذا ضرورت افتاد که قدس از حالات سراپا کمالات
جناب الداجد حضرت مؤلف که بعد وفات شان نام نامی و هم گرامی او شان خود حضرت موصوف برج شجر
فرموده بودند و نیز حالات بعضی بزرگان دیگر که از خدمت شان اجازت سلاسل سبعة درین خاندان عالیشان
رسیده مثل حضرت شاه عبدالقندر برادرزاده و خلیفه حضرت شاه عبدالرحمن قلندر لاهور پوری و حضرت
شاه خدا بخش قلندر خلف صفرو خلیفه سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر ال آبادی و حضرت شاه علی ظفر
قلندر خلف و خلیفه حضرت شاه مسعود علی قلندر ال آبادی و حضرت خواجہ حسن المودودی لفظی آبادی ثم اللکنوی
و نیز حضرت مؤلف سمت اندراج پذیرد تا که این کتاب درین باب بجای خود کتاب مستقل گردد و طالب را
بصورت عدم دستیابی کتاب مستطاب **صول المقصود** و بکار آید و هم فرماید دیگرانشاء لهذا مجملی از
حالات حضرت موصوف الصمد نگاشته و در آخر آنها جداول شعر بر تواریخ و تئین ولادت و وفات مدت عمر
و تدفین پیران سلاسل عالیّه ثمانیه که خالی از نفع رسانی و آسانی نیست اضافه نموده بطور تئمه شامل
کتابت ساختیم و نامش **الایضاح فی تئمه الانتصلح** بر زبان آوردم پس هر چه در اینجا تحریر
یافت همه فیض صحبت و تئیم حضرت مؤلف است و کار گذاری طبع نارسا در عبارت آرائی

خامریا و سحرچرا که معرفت الهی و لعب فاهاشماهاشماها
 الحال از ناظرین بر تکلیف و صحاب علم و یقین چشم آن دارم که چون با خدا وقت خود خوش دارند از معاشرین جنو
 مختصر خط و نصیب بردارند حقیر را با تقصیر از دعا حسن خاتمت و سلامتی ایمان و حصول عرفان
 فراموش نسازند و اگر بجا خلایق باز که دریا بند محمول بطلت بضاعت عدم استطاعت این پیچیده زکریه بر عین
 و کرم پوشند و طبعش کفر نشود یارب بحکالات شبه جلالی کاند کرم وجود ندارد ثنائی
 کن باطن من پاک یک جلوه او آلوده مکن با غرض نفسانی الدبس اسوا هوس

و اگر قطب سپهر استقامت کوه ارض کرامت حجة العارفين نخبه
 الواصلین ذی الشرف اعلی حضرت شاه عبدالقادر دکنی لاهیوری

ایشان خلف شید حضرت شاه غلام محبتی قلندر راجن حضرت شاه الهدی احمد قلندر لاهیوری انداز اجزای
 طفولیت تا اوان شباب در حجر کرامت و کنار استقامت والد ماجد خویش و سر و دم کرم حضرت شاه عبدالکریم
 قلندر و حضرت شاه امین الدین قلندر قدس سرهما نده بدشهادی موفور و علوم صوری و معنوی کامیاب
 گردیده قطب الوقت و محشم روزگار و از عطای اعیان طریقت و اوقاف اسرار حقیقت شد تا طلق که ذات
 شریفش در روشنی و در دو درج گمان و در فقر و تأیید نیست نبوی صلی الله علیه و سلم مشهور زمانه بود و فی نفس الامر
 در خاندان محبتی بدیل ایشان شنیده نشد و مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر قدس سره و کتاب استقامت
 اصول مقصود و رقم فرموده اند که حضرت موصوف بغایت بزرگ بود و هر کس از ساکنان آنجا قائل
 در روشنی و ولایت ایشان بود نسبت ارادت خلافت بخدمت عم بزرگوار خود حضرت شاه عبدالکریم
 قلندر رحم میداشت که ایمان الکریم بن الکریم و صفت او صادق می آمدت الکریم ساعت غفلت و ورزید
 امام از خلق بیکانه و با حق بیکانه ماند خوش طالع که غم غمخانه دنیاوی نداشته چشم متبذره حق بینی گماشت
 بعد از وفات پیر و مرشد خویش بست و شش سال و ساد آرای مسند شیخی و مقتدائی گشته در رشد
 و ارشاد و افاضه فیوض محبتی کوشید و عالم را فیضیاب ساخت گویا بی سخن چون آکال را هر پیر نیاید

شدن ست تا پنج هفتدهم ماه ذی القعدة سنه يك هزار و دوصد و ست و پنج هجری ازین دارقانی
 رخت سفر بسته بر حمت حق پیوستند و زارش در لاهر پور من مضافات سیتا پور باین مسجد و روضه مشرفیه
 حضرت شاه مجتبی المعروف بشاه مج قلندر رح برچو تیره مر از حضرت شاه عبدالرحمن قلندر پیر و مرشد و عم
 ایشان متصل مر از حضرت شاه سلطان همدی قلندر مر شد زاده ایشان بطرف مغرب واقع ست از خلفا
 ایشان حضرت شاه خد انجش قلندر الہ آبادی و حضرت شاه تراب علی قلندر کا کوری و حضرت شاه علی مظهر
 قلندر الہ آبادی و حضرت شاه علاء الدین عت شاه غلام حضرت قلندر لاهر پوری مادہ و زاده ایشان بودند

ذکر عارف اسرار حدیث کاشف موزات صمدیت سراج الکاملین صباح
 العاشقین واقف اطوار ابریت ہیری حضرت شاه خد انجش قلندر الہ آبادی

ایشان خلف اصغر و خلیفہ برحق والد ماجد خویش سیدی حضرت شاه باسط علی قلندر الہ آبادی اند
 از بدو شعوبہ سعادت حضور پر نور والد ماجد خویش مشرف مانده کتب درسیہ فقہ و تصوف وغیرہ حضرت
 ایشان با تمام رسانید چونکہ بانی عشق الہی در ذات وی از ادل نہادہ بودند پس یکایک ست افشاند
 و در سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ بر دست حق پرست حضرت والد ماجد خویش محبت کردہ از کار و افکار و آواراد
 و مراقبات بمولہ خاندانی از حد متش فر گرفت و از اجلہ خلفاے و گشت پیوستہ بنظر رحمت مر رفت
 پدیری و مرشدی مشغوف مالوت مانده جامع فضائل و کمالات و صاحب حالات عالیہ مقامات متعالیہ
 گردید از کار و اشغال قلندر یچنانکہ صحیح و درست وی میدانست کم کسے را معلوم بود و نیز باین برادر
 کلان یعنی حضرت شاه سعود علی قلندر رح و ایشان چنان اتحاد و محبت بود کہ کمتر کسی شنیدہ شد
 برادر بزرگ اکثر می فرمودند کہ ہر کہ ایشان را راضی داشت مر از ارضی داشت ایشان نیز برادر کلان را
 بجائے مرشد خویش می انگاشتند و ہمین وجہ ترک لباس در ایام حیات شان نہ کردند با بعد وفات
 ایشان ترک لباس فرمودہ خرقة تنفر پوشیدند و راستاے بزرگانوں کہ از مضائق نگدہ و محل اقامت
 جد خود حضرت شاه محمد ماہ قلندر خلیفہ حضرت سید العرفا شاه مجتبی المعروف بشاه مج قلندر لاهر پوری

سکونت در زندند از حضرت شاه عبدالقادر لاهوری نیز اجازت و خلافت سلسل سبعه موافق رسم آبائی حاصل فرموده بودند بعد از وفات برادر بزرگ خویش شانزده سال بقید حیات مانده ابواب رشد و هدایت بر مردان دسترسشان کشاد و اکثران او حاصل سخن گردانید بالاخر مقتضای آیه شریفه کُلُّ نَفْسٍ ذَاتُ انْفَعَةٍ الموت بتاریخ نوژدهم ماه ربیع الاول سال یک هزار و دصد و چهل و هفت هجری آغاز جازا امید وصال محبوب حقیقی پسندید از شریفیش در مگده شریفه من مضافات الہ آباد در روضہ حضرت الداجہ خود در پل واقع است یزار تنبیک بہ از خلفائے مرشد مرشدنا حضرت شاہ تراب علی قلندر کا کوردی و حضرت شاہ بخش علی قلندر خلف اکبر و جانشین ایشان بودند۔

ذکر عالم اطوار ارشاد و رہبری قائم با حکام شریعت نبوی مود فیوض و کمالات کمربینی مقبول رفیع لمن حضرت حاجہ حسن و ددی ایشتی للکنوی

سلاطین خاندان سیادت و خلاصہ و دیان کرامت بود کتب شریفیش بہ بست اسطہ حضرت امام علی موسی رضا رضی اللہ عنہ ذات قدسی صفات مرجع اہل علم و کمال و قدوہ ارباب سماع و وجد و حال بود در زمان سلطان غازی الدین حیدر فرمان و لے لکنو منبع رشد و ارشاد و مرجع اصحاب صدق سدا بود چنانچہ سمیع ست کہ سلطان موصوف و خد متش اخلاص اعتقاد بسیار داشت خود را از تخلصین صابین وی مین پشت نفیض معقول اہوار نیز از نزد خود بحضور ایشان می گذرانید بحجت و خلافت از حضرت شاہ علی اکبر مود ددی چشتی فیض آبادی کہ سلسلہ اشن بچارہ واسطہ حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیا محبوب الہی دہلوی منتہی می شود می داشت در بیان حقائق و معارف عمویا و بر تصانیف حضرت خاتم ولایت محمدیہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی الطائی الاندلسی خصوصاً عبودے تام داشت از فرزند نامرشد العالم حضرت شاہ محمد کلم قلندر روح بسیار اتحاد و اخلاص بود مکاتیب حضرت خواجہ صاحب کربنا حضرت صاحب موصوف صدق یافتہ اند بران شاہ عادل هستند و مقتضای همین خلوص اتحاد مرشد مرشدنا حضرت شاہ تراب علی قلندر اجازت و خلافت سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ نظامیہ را ایشان اخذ فرمودہ بود چنانچہ اجازت نامہ کہ حضرت

خواجه صاحب بنام نامی حضرت مرشد نامی صوفی رقم فرموده اند اما حال درین خاندان موجود است منجمله حضرت صاحب در کتاب مستطاب اصول المقصود و اظهارش فرموده اند حالات و جد و حال ایشان اکثر از بزرگان خود شنیده ام یکی از آن نیست که روستای بر دلی دروازه واقع شهر لکنو بمجلس سماع گرم بود ایشان را حالتی در گرفت همدان حالت خود را از بالاس دروازه بزرگانداختند مریدشان که زیر آن دروازه استاده بود جان فدائی پیر کرد و هر دو دست راست کرده او شان را بران بگفت و ایشانرا خبری نبود وفات ایشان در سنه یک هزار و دویست و چهل و یک هجری واقع شد روضه شریفه در شهر لکنو بمقتل درگاه حضرت عباس رضی و واقع است بالین از شریف شجره عالییه حشمتیه بغایت نفاست و لطافت و بر در دیوار آیات قرآنی بخط طغریا بنین خوبی و زیبائی کنده اند که جائی دیگر یافته نشدند دو قطعه تاریخ مخبر سال وفات که بر دروازه روضه شریفه کتبه اند درج ذیل اند قطعه نیره گردید جهان در نظر اهل تقین گشت رخ رشید هدایت جهان بت خاک گشت ایامی بکمال سال فائز بافت جانشین علی اکبر حسن عارف پاک ایضا دیگر کرد و ملت جهان سومی جهان حضرت خواجه حسن بابرکات حسب حالش شده تاریخ و همل واد جان بود بیکسیر و صلوة

سنة ۱۰۳۰ هجری -

ذکر بهار بوستان سیادت و نق گلستان لایت آبرونی به خنستان کمالات باسطی حضرت شاه علی منظر قلند را که آبادی

خلقت اکبر و صاحب سجاده مرشدی حضرت شاه مسعود علی قلندر بن سید السادات سیدی حضرت شاه باسطی علی قلندر را که آبادی و ولادت با سعادتش تقریباً در سنه یک هزار و یک قصد و نو و هجری شد تازه بحق پستی از غنفلان شباب در سیاهی سعادت او به یاد و نشان اوصاف علوی در نهاد سیادت او پیدا از ایام طفولیت مورد عنایت و رافت پدر بزرگوار و مطرح انظار جد بزرگوار خویش مانده علوم ظاهری و باطنی اخذ کرد چنانچه سمیع است که حضرت شاه باسطی علی قلندر در محتاج خود را بر سرش نهاده بود و بنام مجامیان خطاب فرموده بود و از آنجا که مقبولیت در خاطر بزرگان دین اثری تمام دارد در اندک مدت بجمیع امور درویشی و آذکار و افکار و اسرار

قلندری از حضور والد ماجد خویش کامیاب و به تشریف کلمه یدک گیدی و نیز برای جانشینی سرفراز شد
چنانکه مرشد مرشدنا حضرت شاه تراب علی قلندر در کتاب ستطاب اصول المقصود و مؤلف خود رقم میفرماید
که فقیر و قتی که بخدمت پیرو مرشد خود رفته بود و در دین بدل آمد که بطول از حضرت پیرو مرشد دریافت کنم که جانشین
آنحضرت کدام صاحب ترازده خواهند شد اما این امر را مناسب ندانسته خاموش بودم و هماغه شب خواب
دیدم که از حضرت پیرو مرشد می پرسیم که آنحضرت چهار پسر دارند و همه نیک بهتر از آنحضرت گرد دست میدارند
فرمودند علی منظر را صبح از آنحضرت نقل این خواب کردم فرمودند همچنین است چنانکه دیدی این ایاد باید است
پس معای من حاصل شد انتهی با بحال ذات والا صفاتش در بهمت و سخا و ارفاق و عطا مصداق الوالد
سی کاتبه و در مراتب معرفت و دقائق و اسرار توحید و حقائق قریاضت و تجارده را سخن ترین احسان
بود بجهت وفات والد ماجد خویش شرف ارادت و خرقه خلافت از دست حضرت شاه عبدالعزیز قلندر لاهوری یافت
و نادت چهل و هشت سال در هدایت و ارشاد مردمان و افاضه فیوض ظاهری و باطنی طالبان کوشید
بالآخر چونکه از جنگ بازمی آمدیم اللغات هیچ آفریده را بحال سلامت نیست تیار بخ بستم ماه رجب المرجب
یک هزار و دویست و شصت و نه هجری روز چهارشنبه وقت ظهر داعی اجل را الیک اجابت فرمود از شرف
در باغ نصب کرده ایشان واقع موضع بزرگان و پیرگانه سوره من مضافات الاله آباد متصل مکان نجف و نجف
گوشه مشرق و شمال تیار نگاه ملائق است از خلفایش برادر خود را ایشان حضرت شاه علی اکبر قلندر و حضرت
شاه رضا علی قلندر نیز حضرت شاه خدا بخش قلندر عم ایشان و حضرت شاه حیدر علی قلندر کا کوروی بودند

ذکر تدوین الا صاغرو الا کابر اجماع بین علم الباطن
والظاهر صاحب مقامات اعلیٰ بل فی المعنی مفاد لفظ اقلندریه
شیخنا و جزمنا و مرشدنا مولانا الشاه علی اکبر قلندر

دل تازگی از حسن کلامت دارد	جان زندگی از سماع نامت دارد
----------------------------	-----------------------------

هر جا که دله واقف اسرار بود | او نور صفای ز پیاست دارد

ایشان از اعظم خلفای حضرت الداجد خویش بودند تبعیت در سلسله عالمیه قادریه رضویه از جد امجد و مرشدانند
 خود حضرت شاه تراب علی قلندر قدس سره اخذ فرموده بودند ولادت با سعادت ایشان تیر پنج یازدهم ماه
 ربیع الاول سنه یک هزار و دویست و چهل و نه بوده حضرت ایشان در وقت خود با کلیه مصداق قول مشهور
 صوفی آن بود که نبود - بودند یعنی بغایت درجه تنگ نفس و متحمل المزاج ظاهر با شریعت آراسته باطن با طریقت
 پیوسته داشتند محسن اخلاق چنان آفرمود که هر کس بجای خود گمان می برد که از من کس زائد مقبول نزد
 ایشان نیست اصل اینست که ایشان را نه کس دانسته و نه شناخته همه عمر کتمان و اخفا و ملامت پسندیدند
 و از شهرت بسیار محترز ماندند قول مشهور که الشهرة افة و الخمول راحة فقط حال ایشان بود بجهتیکه
 اکثر از اهل دنیا بجهت امور دنیوی سخنی دیگر بمیان نمی آوردند الحق که ایشان را اگر مفا و لفظ قلندر گشت بجهت
 و اگر خیریل حلقه ملامتیه شمارند روا کتب در سید بخدمت عم کرم خویش حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره
 گذرانیدند و ریاضات و تعبدات و کسب اذکار و آتکار و اشتغال معموله خاندانی هم بخدمت ایشان نموده
 مورد عنایت بغایت شدند چنانچه ششده نمونه از خردا کس نیست که روز سوم از وصال حضرت الداجد
 خویش قدس سره بعد فاتحه حضرت مولانا صاحب ایشان را موافق ارشاد حضرت الداجد قدس سره خرقه و
 اجازت و خلافت عطا فرموده بر سجاده پیشکش نشاند خود به نفس نفیس نذر کرد و رانیدند من بعد از جانب خیم
 اجازت و خلافت سلاسل سببه عطا فرمودند شفقتهای که در آن وقت خاص دیده شدند از انسان کم است
 که باین چنین شفقت خداوند باید ایشان نیز مرتبه فنا فی الشیخ را چنان ظاهر ساختند که باید شاید اکثر در ایام
 حیات و ممیتکه نام نامی حضرت مولانا رحمی شنودند رنگ چهره شریفه متغیری شد آخر آخر یک سال قبل از
 وصال بعضی مریدین مخلصین کنایه از وصال خود خبر داده بودند در شب یازدهم ماه رجب المرجب باد فاج
 بجانب ایمن عارض گردید و بعد از شاد چند و صایای ضروری سکونت در زینت دور و در قبل از وصال چهره
 شان مثل چهره جمیل حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر رحم گردیده از اینجا ظاهر است که ایشان ابا حضرت
 مولانا صاحب چقدر نسبت عشقی بود که نسبت آن خود را صوره و سیره وقت وصال او شان فکرا فکرت

و مثل نشان با همون شوکت و شان پاس انقاس گویان در شب هفدهم ماه مذکور هنگام نه نواخت شب
بسوی عالم بقاشتا نهند گویا از زبان حال ارشادی فرمودند که **س** من دین عریان شد مدام خیال
می خورم تا نایبات الوصال صبح آن که هفدهم روز چارشنبه سه یک هزار و سصد و چهارده بود
بعد نماز ظهر در حرم روضه حضرت مرشدنا شاه تراب علی قلندر رحیم پهلوی حضرت والد ماجد و جانب مغرب فزون
شدند و آن گنبدی خوش اسلوب بنا ساخته شیخ محمد سعید الدین صاحب بران تمام است یزار و تیر کن
هم تریف شخصت و چهار سال شده اکثر حصه عمر خود در تدریس و افاده و ارشاد صرف نمودند از تصانیف
اصل الاصول و هدیه التکلمین است که بحیر طبع آمده نظاره بخش چشم منتظران گشته اوصاف و محای ایشان
چندان اند که از حیرت تحریر و تقریر بیرون است هر که دیده است بیست اندع خاموشی از ثنای تو خدنا میست
از خلفای ایشان خلف الشید و جانشین ایشان شیخی و استادی و مرشدی و مولائی حضرت مولانا مانتا
شاه علی التوفیق و مولوی شاه فضل علی کاکوروی نمبره حضرت شاه کرامت علی صاحب کاکوروی
و تیر سید حسین دهلوی ابن مولوی سید محمد دهلوی که از سادات صحیح النسب بودند و سید فردین حسین دهلوی
لکهنوی که از اولاد حضرت خواجہ حسن لکهنوی بودند۔

تاریخ وفات از جناب مولوی محمد محسن صاحب کاکوروی

از جهان افسوس شاه ماعلی اکبر گشت جدا و بوده شریک جز و نام بو تراب در عبادت ائمه و در ریاضت کمال در گلستان خموشی غنچه او گلشن با خدای خود وصال او بقول عاشق بر زمین تکیه محو عالم باله قدس اکبر با سعد اکبر بود بهر یادگار	آنکه بود اندر بزرگیا علی و اکبر والدش ای توان گفتن ستمی حیدر در طلیعت مرشدی و در شریعت سرور در دبستان حکم حزن حرفش دفتر حسن را پروردگار عشق پیغمبر بود گویا این جهان و جهان دیگر جای خود بگذشت نام نیک اندر
---	---

<p>با د مثل بارش نیان از آب گوهری بر سپهر قرب حق و دیم سعدی کبر</p>	<p>نام نیکش با علی انور آبی دلسا بهر تار بخش با محسن ملائک گفته اند</p>
<p>ذکر معدن شریعت و طریقت مخزن معرفت و حقیقت صدر العلماء و ابدال شیخی و استاد و من الیه فی جمیع العلوم استنادی مرشدی مولائی مرت جمال خالق کبر و المناقب الاشهر مولانا الحافظ شاه علی انور قلندر</p>	
<p>از زلف خویش گر گریه کند کس زان سان که سیر عالم بالا کند کس چون شمس باز غم که محض کند کس</p>	<p>بقدر مشک و عنبر سارا کند کس بهستم بلند منزلت از یاد قامت معلوم می شود درخ تابان تو بخط</p>
<p>بتاریخ یازدهم ماه ربیع الآخر سنه یک هزار و دویست و شصت و نه هجری پیکر شریفش تجلی فروزیده ناستیا شد آثار اجتناب و انوار استد از صغیر سن در حین کرامت و ولایت آگین پیدا و هویدا بود از آفتاب سالی و لالت ب حفظ کلام مجید اشتغال و رزیده در عمر چهارده سالگی فراغت یافت و درین اثنا علا و حفظ کلام مجید کتب درسیه فارسیه هم تحصیل کرد زان بعد رجوع به علوم عربیه نمود و اهل کتب محرق و تنج و تاصباح بخیرت حضرت الداجد خویش و اواسط و اواخر یعنی کتب درسیه تفسیر توحید و فقه و منطق و کلام و معانی و بیان و تصوف و بصیرت و کلام مربوع و فضلاء و اکلا مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره گذرانید سلامت طبع و وجودت فکر و فطانت و ذات جلی داشت در عرشش بامهت سالگی بر دست حق پرست حضرت ابوالجد خود شاه تراب علی قلندر قدس سره در سلسله عالییه قادریه رضویه بیعت نمود و بوجه ظهور نور سعادت ازلی حضرت صاحب فی انوار بعد از بیعت کلاه مبارک خود بر سرش نهاده از اجازت و خلافت سلاسل سلبه سرفراز و ممتاز فرمودند و بعد از ان او بسوی حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره کرده ارشاد فرمودند که وقتیکه ایشان از حفظ کلام مجید فراغت یابند از جانب ما خرقه مع تاج جعفری بایشان پوشانیده شود چنانچه حضرت مولانا صاحب</p>	

در مجلس ششم کلام مجید شعیب ارشاد حضرت ابدی خورشید خرقه پوشانید بعد تعلیم انکار و انکار و اشتغال و
 مراقبات خاندانی از حیاط خویش حضرت مولانا شاه حیدر علی قلندر قدس سره یافتند آقا فیض صوری
 و معنوی و علوم ظاهری و باطنی چنانکه از ذات قدسی صفاتش شائع شد از احدی درین خاندان عظمت
 نشان ذائع نشد و عمر مفقوده سالگی فراغ یافته باب درس تدریس موافق معمول خاندان بر طالبان کشاو
 اکثر بلیض درس و تعلیم دی عالم و چنان گشت آمد تعالی چنان قبول و جمعیت داد و فیض علوم از ذات
 بابر کاش شائع کرد که کسی نماند که زبانه خوان نیامد و خوشه چین خرمن فیضات بیهمتای او نشد
 در تدریس ایشان آنست که خاص بود که از شاگردانش کسی به بهره از علم نماند چنانکه اکثری فرمودند که این همه
 اثر دعالی حضرت استاد من است که فرموده بودند شاگرد شما به نصیب نخواهد آمد تا وضع دستجات و حکم
 و راقبت چنان دافراشت که حاجت بیان ندارد و صد ها کسان را تا حال از خاطر فراموش نگشته رقت قلب
 و گدازگی طبع و حس میداشت که اکثر و مجلس پند و نصائح که زبان بسخن می کشاد و از دگر گواش انگریسته شد
 و اشکها از هر دو چشمانش جوش می زد و به آن خوش بیانی و شیرین زبانی کلام می کرد که هر یک متاثر
 می گشت جمال با کمالش چنان سکن دلهای بود که اگر کسی زحمت یا کفایت لاحق بود و حاضر خدمتش می شد
 آنهمه بالکلیه کافوری گشت گویا در فزاینده نشتانی نبود طینت شریفش بزرگسبزی و لطیفه گوی چنان
 داشت که بسیارے را هر چه حاجت الم و اکثرے را باعث فرحت اتم می گردید باجمالی الترام آداب ظاهر و باطن
 و تمسک بکتاب خدا و سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم و سلوک بر طریق سلف صالح و ریاضت نفس
 و صبر جمیل و طلب مولی و تحمل بر بلا و اشتغال بعلوم دینی و تحقیق و تدقیق شان با حسن وجه و تجالست
 فقر و استغفار از اغنیاء و عز و طول در دل و بستر تمام در وجه و تفقد اخوان و ترحم بر احوال مسکینان
 و رعایت طریق اعتدال هر حال چنانکه در ذات شریفش بود که در کسی دیگر بنظر آمد
 چه گویم آن شهنشاهان که از خوبی چه امید داشت بر عنائی و زیبائی همه شان خدا میداشت
 طریق بلاست و کتمان موافق طریق اسلاف کرام معمول ایشان بود و همین اغشاء و حالات و درجات
 عالیه خویش دریافته چنان خمول و گمنامی در زد که مدتهای کس ندانست که این چه ذات عالی است

و چه مرتبه کمال میدارد و چنان شان کنز مخفی ثابت کرد که وی را حُب ظهور متعلق به گشت جمعی بجای خود
 می باشد گشت که ایشان عالم و فصل محض اند و از بوی نقر آگاه نه حال آنکه اسرار باطنی و رموز سرمدی و اسرار
 توحید و عرفان را چنانکه قلب شریفش گنجینه بود دیگر در زمان می نبود و پیش ازین اظهار گنهای چه تواند بود
 که کتاب الحروف نوشته بعض رسائید که خیال تحریر لفظات عالیہ از دست بنیاط جاگزین است بار بار
 در دل می گذرد که این را از توفیق ابرم مگر عدم فرصتی معذور میدارد و جالبش ارشاد شد که چه ضرورت این
 شعر و خیر زبان نیست جهان گشت پوشیده بھلا خون عاشق جانے دو بسلس به خاک آلود
 بعد از این حضرت مفرود چه مضائقه الحال از خدای تعالی امید دارم که چنان موفق سازد که ملفوظ ایشان
 چنانکه مکنون خاطر است از زبان قلم تراویده و فرحت بخش چشم مسترشدین و مخلصین گردد و چنانکه ذات یکمالش
 در عالم حیات ممکن قلوب مسترشدین بود بعد وفات هم حالات عالیہ و مفرج دلها باشد خرقه خلافت اولاً
 از ابوالجد خود حضرت مولانا شاه تراب علی قلندر قدس سره و ثانیاً از جد امجد خود حضرت مولانا شاه حید علی
 قلندر قدس سره و ثالثاً از جد امجد و استاد اعظم حضرت مولانا شاه تقی علی قلندر قدس سره و رابعاً از حضرت
 والد ماجد خویش مولانا شاه علی اکبر قلندر قدس سره یافته چنان جامعیت و رحمت عامه ضائق دریافت
 که زبان قلم و قلم زبان از احصای می عاجز است بعد وفات حضرت والد ماجد خویش موافق معمول
 خاندانی ترک لباس کرده و سادہ آراسته سجاده عالیہ کاظمیہ گشتند و عالمی را از مسترشدین و مقتببین انوار
 حضرت وجود بطالع فیوض کمالات بهره و رساختند علاوہ طبقہ اہل اسلام بسیارے ہندو ہم از مخلصین
 ستادین وی بودند خوش نصیب کسانی که از ابتدائاً انتہا حلقہ ارادتش بگوش جان انداختند و خود ہمارا
 پروانہ و از بران شمع مجلس لامہوتی شاکر گردند و در علم تصوف عموماً و علم حقائق و معارف خصوصاً تحریرات
 کافی و تقریرات شافی می داشت تصانیف عالیہ کہ ہر یک صوفی را حریز می جان می تواند شد
 برکن شاہ عادل ہستند اللہ تعالی کے را چنان موفق سازد کہ ہر ہمہ را طبع کنا نیدہ و ہر کرا از ان کیفیت
 تجر علی عموماً و بجز خائے در علم تصوف خصوصاً یافته می شود و ترقیات ظاہری و باطنی چنانکہ از ذات
 بابر کائنات صدوریات از احدی درین خاندان بد یافت ز رسید غصہ تا کجا نوسیم کہ ہنوز شستہ از ہر دہ

هم نیست آخر فرخند سال قبل ز وفات تخلصین صادقین از خبر وصال خود می آگاهانید مگر کسی را
 بوجه غفلت خود که از افراط خلوص محبت بود یقین نمی شد با این همه که کسلندی مزاج که فی الحقیقت چاره
 آگهی بود روزانه ماندن گرفت گردانندک علاج سکون می شد تا اینکه از بخت و مقتضای ماه شوال المکرر منته
 یک هزار و صد و بیست و سه هجری سلسله علالت مستقل گشت و یونانیو تا ترقی پذیرفت از حصص محاسن
 برای تسلی تشفی می فرمودند که اندوگین مشوید مطمئن مانید ما عنقریب صحت می یابیم و اگر کسی زائد منته معلوم
 می شد خیالش را چنان زدل وی دور می کردند که باز آن خطر مومل و موزی پیرامون خاطر وی نمی گشت
 المخصر چونکه عشاق آگهی و مشتاقان جمال ایزدی می در فراق ماندن شوار و متع و حدت حقیقی اطلبکار
 می ماند از بخت و پنجم ذی الحجه در علالت اشتداد شد و باز مزاج مبارک با صلح نگارید آنچه تکالیف
 که درین روز با بوجه علالت دیده شدند بجه طور در تحریر آورده شوند بجه اینکه این هم بوجه صلابت فی الدین
 و باعث رفع درجات عالییه بود بلکه از لوازم مرتبه قطبیت زمان توان شمرده بمقتضای حدیث شریف که
 انشد الناس بلاء الانبیاء شها کالمثل فکالمثل تا پنج بستم ماه محرم الحرام روز جمعه که صبح
 تاریک بود از شام غم و الم و در و زش روی بود از صبح قیامت زانکه ظلم از هنگام صبح نظام نبض متغیر
 شد و ظاهر ایچر قدس ضعف امری دیگر چنان نبود که از ان قیاس می توان بود که همین روز برای ما هم فرود
 قیامت خواهد شد و همین روز آفتاب فلک قلندریه با نزول غروب خواهد شتافت و وقت نماز جمعیه چند بار
 بر زبان مبارک رفت که از نماز جلده فراغت یابد که با آخر بعد نماز عصر از مرتبه تشبیهات عبدیت جسمانی عروج
 بمرتبه اطلاق صفات الوهیت رحمانی فرمودند یعنی روح مبارکش از قفس عنصری پرواز کرده به شوق

حقیقی پیوست افسوس صد افسوس

پروانه در سراق جدا سوخت من جدا

ریحان جدا بنفشه جدا یا سمن جدا

مجنون جدا سر لفته شد که بکن جدا

تا گشت شمع روی تو از انجمن جدا

هر یک بیاد زلفت و زخمش می خورد خون

از یک نگاه ناز تو در کو مساره و دشت

آز رحلت بی هنگامش هر خرد و بزرگ را

بالکسر بمعنی کیست شدن از خلق ۱۲

چنان صدقه فراق فرو خورده که نتوان گفت هر کس را المی و تلافی بود و هر کس را درستی و تلافی بیست از دیده دل
 گریان بعضی از چشم ظاهرا شک میزدان طائفه از حدوث این حادثه مضطرب و حائز از مشاهده این واقعه متسلم
 و تحیر علی الصبح تبارج لبست و یکم از تجویز و تکفین فراغت کرده بعد نماز ظهر جانب مشرق روضه شریف حضرت
 المحضرات مرشدی شاه تراب علی قلندر قدس سرور زمین افتاده که اکثر آن را برای مزار خود تجویزی کرد و بعد
 شریفش اینجا که سپردند و الفراق گویان اشک میزدان پس اندک نمی یایم سراغ هر دو راه دم ایدل
 صبا گشتم غبار راه گشتم جبهه گشتم بعد پنج روز از وفات مخلص دائن و مرید صادق ایشان نواب عبدالکیم خان
 صاحب بنای روضه و حرم انداخته خود را در همچشمان و زمره و مریدان سر بلند ساخته و بسعی و کوشش
 نواب صاحب موصوف و دیگر خدام حرمیش قریب تیاری رسیده اکنون عمارت گنبد باقی است خدا کند
 که آن هم زودتر تمام رسد از آن زمان سوادش شایسته و عنوانش پیراسته چنان می نماید که تعلق ازین
 دارد و سعت و فرحت و برکت که در آن مقام است را چه توان گفت آری بر زمین که نشان کفایش باشد
 سالها سجد صاحب نظران عجب بود از خلفای ایشان حضرت مولوی شاه ولایت احمد صاحب لاهوری
 خواهرزاده مولوی شاه محمد اسماعیل صاحب لاهوری سجاده نشین آستانه فیض کاشاه حضرت شاه
 مجتبی المعروف بشاه مجاقلندر لاهوری و جناب حکیم شاه محمد رضا المعروف به مسافر شاه ساکن آباد
 نزیل حیدرآباد و دیگر مخلصان و صاحبزادگان ایشان سلمه الله تعالی عن آفات الدارین اذ اقم حلاوة
 الایمان والعرفان ورفاههم الی اعلی مراتب النشائین۔

قطعه تاریخ وفات حضرت ایشان از قاضی نور محمد صاحب صفی پوری مختلص هاشمی

دخول الجنة علی النور	بکت الارض و السماء وما	هاشمی قال عام رحلتہ
فات من كان شجرة العلماء	الجنة	مات من كان حافظ القرآن
فاذی الخلد طالب المولى	هم النور بحسب عالم بود	هم تن نور بود و در جنت را
ما رأينا خلقه فی الخلق	ما سمعنا نظیره حاشا	نور بر نور علم باطل است

قلب الزهر برد و جلوس نما	مات من لیس مثله بشر	کان فی العلماء اکرم الفضلا
حافظ دین جمادی رفته	بغش ماتے چو شربیا	نور کونم العروس قال له
احرق قلبی ادا و دیلا	بستین از مہم سرم آہ	شد زوار فنا بک بقا
گشت روز جهان سیاه چوب	رفت مہر سپہر وجود و سخا	ہر ایمان باہ عرفان داشت
گشت پنهان بنیر ابر فنا	ہاشمی و شن ست سال مصل	مہر نور بہ اوج خلد صفا

جدول تواریخ و سنین ولادت و فاتی و مدفن حضرت سید الشہداء علیہ السلام عالیہ شانہ

سلسلہ عالیہ قلندر یہ باسطیہ کاظمیہ					
نمبر	اسامی شریفہ	سنہ تاریخ ولادت	سنہ تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن
۱	جناب سالت پناہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب صادق مآل	۱۲ ربیع الاول و ۱۲ دو شنبہ بعد طلوع	۱۲ ربیع الاول و ۱۲ دو شنبہ و قریب چاشت سلسلہ ہجری	۶۳ سال	دریہ منورہ حجرہ حضرت عائشہ رض
۲	حضرت امیر المومنین علی رضی کرہ اللہ عنہ	۱۳ ربیع و رجب	۱۳ ربیع و رجب	۶۳ سال	بجانب اشرف و بعضے ۲۳
۳	حضرت شیخ عبد العزیز المعروف بہ عبد اللہ علیہ دار قلندر	+	۱۲ ذی الحجہ	۶۰ سال و تقو لے دائرازاں	شہر ٹنڈی منہاٹا ملتان
۴	حضرت سید خضر رومی قلندر	۱۸ آغا ز صدی پنجم	۱۸ رجب المرجب	۳۵ سال	شہر کیران و ضہ صدی پنجم
۵	حضرت سید نجم الدین غوث الدہ قلندر	۱۳۴۰ ہجری	۲۰ ذی الحجہ ۸۳۰ ہجری	۴۰ سال	کوہ مانڈو و صوبہ مالوہ
۶	حضرت شیخ قطب الدین بنیاد قلندر	۱۷۷۰ ہجری	۲۵ شعبان ۱۲۹۰ ہجری	۲۰ سال	جنوب و قریب جیل خانہ

نمبر شمار	اسامی شریفه	سنه و تاریخ ولادت	سنه و تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن	اختلافات
۷	حضرت شیخ فیض قلی		۹ ذی القعدة	۹۰ سال	چونپور	
۸	حضرت شاه عبدالسلام قلندر	۱۰۶۱ هجری	۵ ذی القعدة و دوشنبه ۹ هجری	۱۱۱ سال و ۱۱ روز	چونپور	
۹	حضرت شاه عبدالقدوس قلندر	۱۰۶۲ هجری	۱۲ شوال ۱۰۵۰ هجری روزی یکشنبه	۱۱۱ سال و ۱۱ روز	چونپور	
۱۰	حضرت شاه مجتبی المعروف بشاه مجتبی	۱۰۶۱ هجری	۵ ربیع الآخر ۱۰۸۲ هجری	۲۱ سال	لاہور و پس مضافات سیتا پور	
۱۱	حضرت شاه فیض قلندر		۲۲ شعبان ۱۱۱۵ هجری		قلندر پور از توابع عظیم گڑھ	
۱۲	حضرت شاه امیر احمد قلندر		۲۲ ذی الحجه ۱۱۲۴ هجری		لاہور و در خدمت حضرت شاه مجتبی قلندر	
۱۳	حضرت شاه باسط علی قلندر	۱۱۲۲ هجری	۴ ذی الحجه ۱۱۹۶ هجری دوشنبه	۷۴ سال	دکن و متعلقه الہ آباد	
۱۴	حضرت شاه محمد کاظم قلندر	۱۱۵۸ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۲۲۱ هجری شب چارشنبه	۶۳ سال	کاکوری	
۱۵	حضرت شاه باب علی قلندر	۱۱۵۸ هجری	۵ جمادی الاولی و یکشنبه ۱۲۴۵ هجری	۸۷ سال	کاکوری	
۱۶	حضرت شاه حید علی قلندر	۱۱۵۸ هجری	۱۲ شوال ۱۲۸۲ هجری دوشنبه	۱۲۴ سال	کاکوری	
۱۷	حضرت شایقی علی قلندر	۱۲۱۳ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۲۷۴ هجری دوشنبه	۶۱ سال	کاکوری	
۱۸	حضرت شاه علی اکبر قلندر	۱۲۲۹ هجری	۱۲ ربیع الاول روزی چارشنبه	۶۵ سال	کاکوری	
۱۹	حضرت شاه علی از قلندر	۱۲۶۹ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۳۲۶ هجری دوشنبه	۵۷ سال	کاکوری	

نمبر شمار	اشنامی شریفه	سنه و تاریخ ولادت	سنه و تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن	اختلاف
		سلسله عالیہ قادریہ رضویہ				
۱	حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ شعبان و قبلہ	۱۰ محرم روز شنبہ و قبلہ	۵۶ و قبلہ	کر بلائے معلیٰ	نزد بعض
۲	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۵ شعبان کلمہ ہجری	جمعہ ۱۸ شعبان ہجری	۵۷ سال	جنت البقیع	نزد بعض ۹۳ سالہ ہجری
۳	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳ صفر روز جمعہ	۱۸ محرم ۱۲۲ سالہ ہجری	۵۷-۵۵ سال	جنت البقیع	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۴	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۴ ربیع الاول ۱۲۳ سالہ ہجری	۵ ربیع الاول ۱۲۳ سالہ ہجری	۶۰-۵۷ سال	جنت البقیع	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۵	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۲ صفر ۱۲۳ سالہ ہجری	۲۲ صفر ۱۲۳ سالہ ہجری	۵۵-۵۲ سال	بغداد شریف	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۶	حضرت امام علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۱ ربیع الآخر روز	۲۱ رمضان المبارک ۱۵۵ سالہ ہجری	۵۵ سال	مشہد مقدس	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۷	حضرت خواجه معروف کنہی	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۸	حضرت خواجه برقی	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۹	حضرت شیخ ابوالقاسم جنید بغدادی	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۱۰	حضرت شیخ ابوبکر خاں	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری
۱۱	حضرت شیخ عبدالغفر	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۲ محرم ۱۲۳ سالہ ہجری	۵۵ سال	بغداد شریف	نزد بعض ۱۲۵ سالہ ہجری

نمبر	اسامی شریفه	سنه تاریخ ولادت	سنه تاریخ وفات	دین عمر	مدفن	اختلاف
۱۲	حضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد ترمیزی		۵ جمادی الآخر ۲۲۵ هجری		بغداد مقبره امام احمد ابن حنبل	نزد بعضی ۲۲۶ هجری
۱۳	حضرت شیخ ابوالفرج یوسف طرطوسی	۳ شعبان ۲۲۷ هجری			طرطوس	
۱۴	حضرت شیخ ابوالحسن علی بن حکامی	۲۰ هجری	۱۰ محرم ۲۰۹ هجری	۷۷ سال	بنکار	نزد بعضی ۲۰۸ هجری ۲۰۹ هجری
۱۵	حضرت شیخ ابوسعید مبارک خفروزی		۱۳ محرم ۲۱۰ هجری		بغداد شریف	نزد بعضی ۲۱۰ هجری
۱۶	حضرت شیخ محمد الدین عبدالقادری جیلانی	اول شب رمضان ۲۱۱ هجری	۱۱ ربیع الآخر ۲۱۵ هجری	۹۰ سال	بغداد شریف	نزد بعضی و ماه مذکور ۲۱۵ هجری
۱۷	حضرت شیخ شهاب الدین محمد بن علی	۱۰ جمادی الآخر ۲۱۱ هجری	۱۰ جمادی الآخر ۲۱۵ هجری	۹۰ سال	بغداد شریف	
۱۸	حضرت سید نور الدین مبارک غزنوی		۱۳ ربیع الآخر ۲۱۶ هجری		دهلی جانب شرقی حوض شمسی	نزد بعضی ۲۱۶ هجری
۱۹	حضرت نظام الدین غزنوی					
۲۰	حضرت سید محمد الدین بن علی		بالا گذشت			
سلسله عالیہ چشتیہ قطبیہ						
۱	حضرت خواجه حسن بصری	۲۱ هجری	۱۰ جمادی الآخر ۲۱۵ هجری	۸۰ سال	بصره	نزد بعضی و محرم و اول جمادی الآخر
۲	حضرت خواجه عبدالواحد ابن زید رحم		۲۷ صفر ۲۱۶ هجری		بصره	نزد بعضی ۲۱۶ هجری

شماره	اسامی شریفه	سنة تاریخ ولادت	سنة تاریخ وفات	مدفن	اختلاف
۳	حضرت خواجه فیصل عباسی	۱۰۰۰ هجری	۳ ربیع الاول ۱۰۰۰ هجری	کله مظلمه	نزد بعضی ۲ ماه محرم
۴	حضرت خواجه ابراهیم بن ابراهیم	غره شوال ۲۰۰ هجری	غره شوال ۲۰۰ هجری	بلخ و نزد بعضی شام	نزد بعضی ۶ جمادی الاولی ۱۰۰۰ هجری و ۱۰۰۰ هجری
۵	حضرت خواجه زین العابدین	۱۰۰۰ هجری	۱۲ شوال ۱۰۰۰ هجری	مرعش	نزد بعضی ۲۲ شوال ۱۰۰۰ هجری و ۱۰۰۰ هجری
۶	حضرت خواجه یونس البصری	۱۰۰۰ هجری	۱۰ شوال ۱۰۰۰ هجری	بصره	نزد بعضی ۸ اشوال
۷	حضرت خواجه بشیر و دیونری	۱۰۰۰ هجری	۱۲ محرم ۱۰۰۰ هجری	دینور	نزد بعضی ۲۲ و ۲۲ هجری
۸	حضرت خواجه ابوالحسن حشمتی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۰۰۰ هجری	عک	نزد بعضی ۲۲ هجری
۹	حضرت خواجه ابوالحسن حشمتی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ جمادی الآخر ۱۰۰۰ هجری	چشت	نزد بعضی ۱۰ -
۱۰	حضرت خواجه ابوالحسن حشمتی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ جمادی الآخر ۱۰۰۰ هجری	چشت	نزد بعضی ۲ ربیع الآخر ۱۰۰۰ هجری و ۱۰۰۰ هجری
۱۱	حضرت خواجه ابوالحسن حشمتی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ ربیع الآخر ۱۰۰۰ هجری	چشت	نزد بعضی ۲ ربیع الآخر ۱۰۰۰ هجری و ۱۰۰۰ هجری
۱۲	حضرت خواجه ابودرد و حشمتی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ جمادی الآخر ۱۰۰۰ هجری	چشت	
۱۳	حضرت خواجه حاجی شریف	۱۰۰۰ هجری	۱۳ جمادی الآخر ۱۰۰۰ هجری	زندان و نواح بخارا	نزد بعضی ۲ جمادی - ۹
۱۴	حضرت خواجه عثمان اراونی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ اشوال ۱۰۰۰ هجری	کله مظلمه	نزد بعضی ۱۰ و ۱۰ ماه کله
۱۵	حضرت خواجه ابوالحسن حشمتی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ جمادی الآخر ۱۰۰۰ هجری	احمد شریف	نزد بعضی ۲۲ هجری و ۲۲ هجری
۱۶	حضرت خواجه قطب الدین خاکی	۱۰۰۰ هجری	۱۲ ربیع الاول ۱۰۰۰ هجری	دلی و قریه شمس	نزد بعضی ۲۲ هجری
۱۷	حضرت سید خردی قلند		بالا گذشت		

سلسله عالیہ سُهروردیہ بعد حضرت قطب الدین بنیاد قلندرم

۱	حضرت شمس الدین طبرستان	۱۰۰۰ هجری	۱۰۰۰ هجری	نزد بعضی ۲۲ هجری	نزد بعضی ۲۲ هجری
۲	حضرت شیخ ابوالحسن	۱۰۰۰ هجری	۱۰۰۰ هجری	نزد بعضی ۲۲ هجری	نزد بعضی ۲۲ هجری
۳	حضرت شیخ ابوالحسن	۱۰۰۰ هجری	۱۰۰۰ هجری	نزد بعضی ۲۲ هجری	نزد بعضی ۲۲ هجری

شماره	اسامی شریفه	سنة تاريخ ولادت	سنة وفات و تاريخ	مدفن	اختلاف
۴	حضرت شیخ رکن الدین کمال	۶۲۶ هجری	۹ جمادی الاول	۸۸ سال	نزد بعضی ۱۶ رجب
۵	ابو الفتح لمثانی	روز جمعه	۶۲۵ هجری پنجشنبه	لمستان	
۵	حضرت شیخ عبداللین	شب جمعه ۶ هجری	۱۴ ذی الحجه ۶۲۵ هجری	۴۲ سال	نزد بعضی ۱۶ هجری
۶	حضرت خواجہ بہار الدین	صبح ۱۵ رمضان المبارک	۷ صفر ۶۲۶ هجری	۷۰ سال	نزد بعضی ۷ صفر
۷	ذکریا	۶۲۶ هجری ۵۸۴ هجری	پنجشنبه	۸۸ سال	۶۱۱ هجری
۷	حضرت شیخ شہاب الدین سرودی		بالا گذشت		
۸	حضرت شیخ ضیاء الدین		۱۲ جمادی الاخری ۶۲۶		نزد بعضی پنجشنبه ۱۶ رجب
۸	ابو الخبیب سرودی		۶۲۳ هجری	بغداد	۱۵ هجری نزد بعضی ۱۵ رمضان
۹	حضرت شیخ وجہ الدین		۷ شعبان ۶۲۵		
۹	ابو حفص سرودی		۶۲۶ هجری	بغداد	
۱۰	حضرت شیخ محمد بن علی		۱۳ رجب ۶۲۳ هجری		
۱۱	حضرت شیخ احمد بن سید نور		۱۵ ذی الحجه ۶۲۶ هجری	سمرقند	نزد بعضی ۱۵ رجب ۶۲۳ هجری

سلسلہ عالیہ طیفوریہ بعد حضرت سید خضر رومی قلندر

شماره	حضرت میر جان الدین	مجرد سادھی	حضرت طیفور شامی	عرفت البرزید بسطامی
۱	۱۳۶۱ هجری	۱۳۶۱ هجری	۱۳۶۱ هجری	۱۳۶۱ هجری
۲	۱۳۶۱ هجری	۱۳۶۱ هجری	۱۳۶۱ هجری	۱۳۶۱ هجری

۱۲ ایٹان از حضرت مشاہد و سید نور و او شان از سید الطائفہ بنید بغدادی تا آخر چنانکہ در سلسلہ قادریہ بالا گذشت ۱۲

۱۳ ایٹان را از حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ و او شان از اہلبیت خود چنانکہ در سلسلہ قادریہ بالا گذشت ۱۳

نمبر شمار	اسامی شریفہ	سنہ تاریخ ولادت	سنہ تاریخ وفات	دست عمر	مدفن	اختلافات
۵	حضرت شیخ بریل الدین قطب المدار	۱۰۵۰ ہجری قمری بمقام کلمہ	۱۸ جمادی الاولیٰ ۲۲۵	۲۲۵	مکن پورا زوالج	نزد بعضے ۷ ماہ مذکور
۶	حضرت طیفور شامی					
۷	حضرت شیخ ابوالدین شامی	۱۹ صفر چارشنبہ ۱۸۸۵			بغداد	
۸	حضرت شیخ عبدالغزیز کی المعروف بہ عبد الغزیز قلندر					
۹	حضرت ابوالرؤف بن سیدنا ابی البرکات صدیق رضی اللہ عنہ	۲ سال ۴ ماہ بعد از ۲۲ جمادی الآخرہ	۱۳۰۰ ہجری قمری ۲۵ سال	۲۵	مدینہ منورہ و مدینہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	نزد بعضے آخر و درود ۲۲ ماہ مذکور

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ بعد حضرت شاہ محمد کاظم قلندر رح

۱	حضرت مولوی احمدی				کرسی ضلع بارہ بنگی	
۲	حضرت سید محمد عدل المعروف بشاہ العالی پوری		۱۱ رمضان المبارک ۱۰۹۰ ہجری		راے بریلی تکیہ شاہ علیم اللہ راے بریلی تکیہ شاہ علیم اللہ	
۳	حضرت سید محمد رح	۱۰۷۲ ہجری	۲۲ ربیع الآخر و ۱۰۵۶	۲۲ سال	راے بریلی	نزد بعضے ۹ و ۱۰ سال
۴	حضرت سید شاہ علیم اللہ رح	۱۰۳۲ ہجری	۸ ذی الحجہ ۹۶۰ ہجری	۶۳ سال	راے بریلی	
۵	حضرت سید آدم بنوری رح		۱۳ شوال ۱۰۵۰ ہجری		مدینہ منورہ و مدینہ النبیین	
۶	حضرت شیخ احمد مرندی محمد الف تانی	۱۰۷۱ ہجری	۲۱ صفر ۱۰۳۲ ہجری ۱۰۳۲ ہجری	۶۳ سال	سرہند	
۷	حضرت غلام جاتی باک رح	۱۰۷۲ ہجری	۲۵ جمادی الآخرہ ۱۰۵۶	۲۵ سال	دہلی تحصیل قدم رسول	
۸	حضرت غلام محمد انکلی رح	۱۰۷۱ ہجری	۲۲ شعبان ۱۰۵۰ ہجری	۹۰ سال	انکلی من مضافات سندھ	

نمبر شمار	اسمائی شریفیہ	سنہ و تاریخ ولادت	سنہ و تاریخ وفات	دست عمر	دفن	اختلاف
۹	حضرت ملا درویش محمد		۱۹ محرم ۹۵۰ ہجری		اسفر	نزد بعضے ۹۵۰ ہجری
۱۰	حضرت ملا محمد زاہد		یکم ربیع الاول ۹۳۰ ہجری		رخش	
۱۱	حضرت حاجہ عبدالعزیز	ماہ رمضان ۸۵۰ ہجری	۱۹ ربیع الاول ۹۵۰ ہجری	۹۰ سال	سردقہ	
۱۲	حضرت ملا یعقوب جج خج		۵ صفر ۸۵۰ ہجری		ہلنگون میں مضافات جھا	
۱۳	حضرت حاجہ بہا الدین	محرم ۸۵۰ ہجری	۲ ربیع الاول ۹۳۰ ہجری	۳۰ سال	تھر عارفان	
	نقشبند	ولقبہ ۸۵۰ ہجری	دو شنبہ ۹۵۰ ہجری	۶۳ سال	من مضافات بخارا	
۱۴	حضرت سید امیر کمال		جمادی الاولیٰ ۹۵۰ ہجری		سوات میں مضافات بخارا	نزد بعضے ۹۵۰ ہجری
۱۵	حضرت حاجہ محمد باسیاسی		۱۰ جمادی الآخرہ ۹۵۰ ہجری		سیاسی میں مضافات بخارا	
۱۶	حضرت حاجہ عزیزان علی	۵۸۰ ہجری	۱۶ ہجری	۳۰ سال	خوارزم	نزد بعضے ۵۸۰ ہجری
۱۷	رستنی					
۱۸	حضرت حاجہ محمد یحییٰ غفری		۱۰ ربیع الاول ۹۵۰ ہجری		بخارا	نزد بعضے ۹۵۰ ہجری
۱۹	حضرت حاجہ عبدالغفور		یکم شوال ۹۵۰ ہجری		ریوگر	
۲۰	حضرت حاجہ یوسف بہن	۲۲۰ ہجری	۲۵ رجب ۹۵۰ ہجری	۹۵ سال	مرو	نزد بعضے ۲۲۰ ہجری
۲۱	حضرت حاجہ ابوعلی ناری	۲۳۰ ہجری	۲۲ ربیع الاول ۹۵۰ ہجری	۳۳ سال	طوس	
۲۲	حضرت حاجہ اکرم خانی	۳۵۰ ہجری	۱۰ محرم ۹۵۰ ہجری	۳ سال	خرقان	نزد بعضے ۳۵۰ ہجری
۲۳	حضرت شیخ ابوبکر یطائی		بالاگدشت			
۲۴	حضرت امام جعفر صادق		بالاگدشت			
۲۵	حضرت امام قاسم بن محمد		۲۲ جمادی الاولیٰ	۶۷ سال	مدینہ منورہ	نزد بعضے ۱۰۸۰ ہجری
	بن ابی بکر صدیق رض	۲۰۰ ہجری	۱۰۰ ہجری	۱۰۰ سال		۱۰۰ ہجری

شماره	اسامی شریفه	سنة تاریخ ولادت	سنة تاریخ وفات	مدت عمر	مدفن	لیفیت
۱۱	حضرت شاه صفی قلندر رح	۳۲۲ هجری			قلندر پور تاریخ غفلت	خلیفه حضرت شاه فتح قلندر رح
۱۲	حضرت شاه بهار قلندر رح	۷ رمضان المبارک			"	خلیفه شیخ حضرت شاه فتح قلندر رح
۱۳	حضرت سید محمد وصل رح	۳۰ ذی الحجہ درختہ			دکنہ متعلقہ	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاه
۱۴	شاهنشاہ قلندر رح	۲۹۵ هجری			آباد	باسط علی قلندر رح
۱۵	حضرت عبدالرحمن قلندر رح	۲۵ محرم ۹۹۹ هجری			لاہر پور	خلیفہ حضرت شاہ عبدالرحمن قلندر رح
۱۶	حضرت شاہ مسعود علی	۲۳ محرم درختہ ۲۵ جمادی الاولیٰ در		۵۶ سال	دکنہ	خلیفہ حضرت باسط علی قلندر رح
۱۷	قلندر رح	۶۵۰ هجری	۲۲ شنبہ ۱۲۲۱ هجری			بیعت خرد حضرت شاہ علی قلندر کا گوردی
۱۸	حضرت شاہ عبدالرحمن	۷ ذیقعدہ			لاہر پور	از ایشان اجازت خلافت سلسلہ
۱۹	قلندر رح	۲۵۰ هجری				حضرت شاہ تراب علی قلندر رح رسیدہ
۲۰	حضرت شاہ صاحب بخش	۱۹ ربیع الاول			دکنہ درختہ	خلیفہ حضرت باسط علی قلندر رح
۲۱	قلندر رح	۱۲۷۰ هجری			والدہ ماجدہ	از ایشان اجازت خلافت سلسلہ
۲۲	حضرت شاہ بخش علی قلندر رح	۱۱ شوال ۱۲۶۵ هجری			برگاکون	خلیفہ حضرت شاہ بخش علی قلندر رح
۲۳	حضرت شاہ علی مظہر	۲۰ رجب چار شنبہ			برگاکون	ایشان بیعت اجازت و خلافت
۲۴	قلندر رح	۶۹۰ هجری	۶۹۰ هجری	۹ سال		حضرت شاہ علی قلندر کا گوردی
۲۵	حضرت شاہ سلطان علی قلندر رح	۱۲ جمادی الآخرہ			لاہر پور	
۲۶	حضرت شاہ علاء الدین رح	۱۵ جمادی الآخرہ		۲۵ سال	لاہر پور	
۲۷	حضرت شاہ محمد رح	۵ رجب المرجب	۸ جمادی الاولیٰ		تقریباً	برادر خرد و خلیفہ حضرت شاہ محمد کاظم
۲۸	قلندر رح	۶۲۰ هجری	۲۲ شنبہ ۱۲۲۱ هجری	۸ سال	شاہ کاظم قلندر کا گوردی	
۲۹	حضرت مولانا شاہ	۲۵ رجب درختہ			"	ایشان خلیفہ خدیفہ حضرت شاہ
۳۰	حاجت علی قلندر رح	۱۱۸۵ هجری	۲۶ رجب ۱۲۲۱ هجری	۳۶ سال	"	محمد کاظم قلندر کا گوردی بودند

نمبر شمار	اسم و شریفہ	سنہ تباریح و ولادت	سنہ تباریح و وفات	دست عمر	دفن	کیفیت
۲۴	حضرت شاہ کریم الدین قلندر رحم	غره محرم الحرام ۱۲۲۲ ہجری	۱۹ شعبان شنبہ ۱۳۳۲ ہجری	۱۰ سال	لاہر پور	ایشان خلیفہ حضرت مولانا شاہ تقی علی قلندر کا کوری بودند
۲۵	حضرت شاہ محمد اسماعیل قلندر رحم	۹ اشعین ۱۲۴۴ ہجری	۱۳ اشعین روز ۱۳۲۶ ہجری	۸ سال	لاہر پور	

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ از تازہ افاضات جامع الکمالات مولانا محمد فرید الدین خان صاحب محدث کا کوری

الحمد للہ ذی الفضل و الجود و الکرم و الصلوٰۃ و السلام علی من ارسلہ لہدایۃ الصراط المستقیم الاقوم و شرفنا بسبب
بخطاب خیر الامم و علی آلہ و صحبہ الذین نصر و ادینہ و بذلوا اموالہم و انفسہم بنصرہ بالوجہ الاثم الاکمل
بالبر بان الاقوام اما بعد می گوید فقیر حقیر مقصود بحمل خصلت متین ابوسلم محمد فرید الدین خادم حجج
و علما و دیندار کثرتیم اللہ تعالیٰ و غفر لہ علوی حنفی قادری ماتریدی پسر حاجی حرمین شرفین دستودہ
علما و متبحرین مولانا مولوی ابوالفرید محمد مسیح الدین علیخان بہادر طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ
اکبر ضمیر مرآۃ نظیر روشن دلان صبح نفس واضح باد کہ این سطور چہ دست و دست کنستطاب
فصاحت آب و سلامت آیات محتوی بر فوز و فلاح سہمی نہ تصلح عن ذکر اہل الصلاح کہ
بگلشن پردازی طبع بہار پیرانے نادرہ کار و بہرنگ سازی خاصہ جاد و طراز سخن نگار را یک آرای معانی
و بیان زیبہ سجادہ فقر مقبلان بارگاہ سبحان حافظ کلام قدیم شاہ علی انور قلندر رحم صاحب سجادہ
مرشدی و مولائی قدودہ الکاملین بیدۃ العارفین حضرت شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ الاظہر بزبان
سابق بحیر تصنیف آید بعض طبع در آورده بودند تا چون غفلت کار پر از ان مطبع از کسوت صحت

عاری بودین و جناب مصنف مدوح آن را بحیرت‌آشناوردند و درینو لا بموجب قول عرب العولم لا یزال
صاحبزاده عالی قدر کیخسرو بارگاه علم و فن مهر نورانی چهر سپهر کمال بدر بلند قدر اوج بے زوال کشت
مشکلات حقائق و معارف شاد کن ارواح آبار و احیاء عالی مقدار مفتاح مغلفات فائق منبع آثار
عز و شرف مطلع خورشید من عرف نفسه فقد عرف سربه شاه حبیب حیدر فائز
سلمه الله تعالی خالق القوی و القدر و زاد علمه و استقام علی المنهج الارشد الاظهر تصحیح کتاب موصوف
پرداخته و بسیاری از فوائد و عواید نفیحات کفتره الا و اثل لا و اخرا شفاء همه باز یاد مضامین
فیض آگین جهد بلیغ فرموده حقا که اکنون کتاب مشارالیه قابل انتفاع هر خاص عام گردیده مخصوص
متوسلان سلسله حالیه کاظمیه را جانی تازه و فرحت بے اندازه بخشیده جالا ختم کلام می نمایم و برین

اشعار و عائی طبع سکوت بر زبان می رانم

مجن نخبه او چرخ برین باد	خرو باد دولت او بمشین باد	بدل باری مباد از آسمانش
بود روشن تم از خورشید جانش	همه دلها از او باشند خرم	مباد اکیسه موردش غم
شبش مانند روز وصل دلدار	بود شامش چو صبح و صده یار	مبادش هرگز اندوهی ز گردون
دل خصمش بود دایم پراخون	نهمان و گشته چون خورشید پر نور	ز جانش بویار چشم بدور

الموسلین صل وسلم علیہ کما ذکره و ذکره الذاکرون و غفل عن ذکره و ذکره الغافلون

بسم الرحمن الرحیم

تقریظ از انجی اعز مولوی حافظ محمد اکرام علی کاوری سلمه الله القوی

لسان ناطقه که ترجمان جنان است لال - و جنان است که میزان لسان است بے مقال - در عوالت
ذات بے همتی و معارف صفات بے مثالی که مقدس است از ادراک عقول و افهام و منزه از تشویش
نقص لواحق اجسام - انحصار نعمات جلیله و احصاء عطایا بے جزئیة و افزون است از اندازه و هم
و خیال - و بیرون از احاطه عقل و قال - خیر و جزئی را چه پایہ و فکر بشری را چه پایہ که در جاده تعریفش نم نند

و بر راه تصوف قدم نهاده خود سراسیمگی و سرگشتگی نقد حال دارد اگر خیال آسمان سیر یابند از خروج ادبانه
 معارج حمدش هزار سال تردد بیجا نماید چهره به الفحال و عجز شود تا برسانی ادراک با هیئتش چه رسد و اگر فکر
 ملک پیا بقصد طی یک نلخن از پای نبرد بان حقیقتش عمری بصعود گراید هنوز زیر پای نخلت نارسائی خود
 باشد باید ریافت کنهش چه کشد فی الحال گفتگوئی اینجا لب بهم بستن است و معرفت اینجا لب به خبر از خود
 نشنیدن آثار قدرتش بر سر پیدایمان و آثار حکمتش بر سر منشایمان در ذات صحرای گیاهان عجمه توحید
 کنند و قطرات دریای جهان که تفرید زنده آری چشم اگر بینا شود هر سو جمال یار هست
 گوش اگر شنوا شود در هر سخن هزار هست و در دو سعادت و در دو بر آن زریب مزرب که نمود و
 نمود ناسوت است و وجود وی وجود ملکوت جمالش آئینه جمال لایزال و جلالتش نمونه جلال و ابجالی
 صراطش شمع صراط ربانی و بساطش بساط بزم نورانی مخاطب خطاب اندک لعلی خلق عظیمه لقب
 بالقباب بالمدین و وف رحیم مصباح طالبین حاج عابدین باعث آفرینش عالم و علت پیدایش نبی اکرم
 بی نشانی که از و نام و نشان می طلبی بنگری آئینه حسن رسول عربی
 صلی الله تعالی علیه و سلم با قام السماء علی العالم و بر کمال و احجاب اخبار که صدر آرای انجمن شریعت
 و طریقت اند و رونق افروز بزم معرفت و حقیقت آتیاع آئمان مطلوب طالبین است و اقتدای آنها
 سیر عارفین اما بعد می گوید عزت گزین گوشه گننامی و سرگشته وادی ناکامی متصرف عجرب و تصور نادانی
 امیدوار رحمت یزدانی محمد اکرام علی تجاود الدین ذلوه انحنی و ابجلی که تذکار اولیا و اخبار و اذکار
 صلحانی ابرار ارفع که ورات خواطر و خائرسرست و واقع خطرات صفائرو کبار محمل مشکلات قلیل سعادت
 مقوی قلوب عارفین مصفا روح سالکین انیس اعطین مونس ذاکرین موجب حصول کت عبت
 نزول رحمت و نعم قلیل عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة و از همین است که اخلاص نامی و اسماک گرامی
 صحتی الف متعدد و ملا فیض مختلف در خوارق عظیمه و بوارق کرمیه تا لکان طریق الهیه و عارفان قائل
 نامتناهی در سلک تحریک کشیده دامن مراد مریدین را از گلهای بولمونی انباشتند و کلمان بجمعی و
 طالبان را بهمتی ارزانی داشتند هر یکی از آن مخبر حالات عجیبه و مشعرواقعات غریبه اند اما از پنجه کتاب

کمال انصاف تقید ہر شیخ و شاب آیا ارتیاح نسخہ انشراح اعنی تمصاح عن کراہیل اصلاح
 شائے عجیب بیانیہ غریب اردو حرف و حرف لاجواب و لفظ لفظش انتخاب عنوان نفیس اردو بیان
 سلیس صفحہ وی عارض جمال خوب رویان و نقطہ وی خالی رخ مجہدین غواصان بحر معرفت دلیل
 و خواصان کما حقیقت را سبیل قدمندان الم عشقیہ را دوا و مرصیان حب الہیہ را شفا فی نگو کہ
 حسن معانی بلکہ صدف و دریاے ہمہ دانی قلم معانی را سفینہ و جہاز رمضان حب الہیہ است مہر
 نباشد کہ از تالیف لطیف و تصنیف شریف سلطان عرفان لوین برہان کلاز تکیہ تمنع از ہارکتائی
 مطلع انوار کبرائی واقف حقائق علوم کاشف قائق علم و معلوم مروج قانون شریعت مصطفویہ
 مراسم طریقت مرصیۃ آفتاب آسمان ولایت ماہتاب نام ہدایت معدن اسرار الہی مخزن تجلیات
 نامتناہی جامع ملکات النبیہ حاوی کمالات قدسیہ مخزوح اصحاب علم و عمل مرکز ارباب مل و نخل
 جنید زمان شبلی آوان امام بہام مقتدرے امام سالک سالک شاد ہادی مراحل فیض و رشاد
 ہجائے غریبان ماوای بکیان مرشدی و استادی سیدی و سندی شیخی و مولائی محب سانی کوثر
 محبوب داود حضرت مولانا حافظ شاہ علی النور قلندر نور اللہ تربتہ بانوار الازہر و افاض علینا فیضات
 الاطرہ بچون ملک العلّام دین ایام فیض التیام آن کتاب مستطاب بار دیگر تصحیح و تصحیح کلکاعت
 سلک عالم اجل چہل اکمل جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول خلاصہ دودمان کاظمیہ
 نقادہ خاندان باسطیہ شمس تجلای حیدری پدیسماے انوری نکتہ شناس شریعت اسرار دان طریقت
 مطرح فیوض فیاض اکبر سیدی و استادی انجی المظہم مولوی شاہ حبیب حیدر بسط اللہ تعالی
 ظلال را فتہ الانور بحال حسن خوبی و خوش اسلوبی باضافہ مضامین ضروریہ بطور تہتمیمہ آراستہ
 و پیراستہ گشتہ سرمدیدہ اہل عرفان و اجتہاد دل ارباب ایقان شد و بہ حسن کارپردازی اہل مطبع نجف
 رونق تازہ و زینت بے اندازہ یافت کہ **ہ** زرق باقہم ہر کجا نظر مکنے
 اگر شمع و امن دل میکشد کہ جای شفا یارب تا قطرہ افشائی کلک گہر بار سحاب جدول کش بیاض
 روضہ امکان ست سبز جان بخش معانی این کتاب بشیم نظر اگیان حدیقہ سخندان و معنی سان

گلکہ رحمت اللہ علیہ بیانی جلوہ مند و زیادہ قطعہ تاریخیہ ۵ + مقدمہ اکر امت کتاب
کرد تصنیف کتاب مستطاب ۶ گشتہ از روی بلاغت لاجواب ۷ تذکرہ تاریخ طبع این کتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ از برادر عزیز مولوی محمد تقی حیدر سلمہ تعالیٰ خالق القوی ولست در خلف نشید حضرت مصنف

آب و رنگ گلستان سخن گستری بہ آبیاری ستایش نیایش حضرت احدیت و احدیت مستجل جلالہ کہ
در عین وحدت اہل کثرت است در عین کثرت قائم بوحدهت بے مثلی کہ مثالی ندارد و از ہر مثال سر بر آرد
بے مکانے کہ مکانے ندارد و ہر مکان جلوہ گری فرماید با وجود خدادہ ہر نظر عیان است با وجود ظہور از
دیدہ مردم نہان کریمے کہ اسم شریفش باعث تسکین قلوب عارفان و کاملان است و رحیمے کہ ذکر جمیلش
راحت دلہائے طالبان و واصلان حکیمے کہ شمع زبان ابوبیران روشن فرمود و عظیمے کہ ہزاران قائل
معانی را در پردہ الفاظ و دجیت نمود خالق صبا و روح خود مدوح و خود مدح و از نیت بزم مکتہ پروری
بدستاری نعت حبیبے کہ حبش سبب ظہور ہر بود و نابود گشت و بودش علت بودن ہر موجود و
مشہود و وجود با جودے کہ نقطہ دائرہ شہود است و موجودات عالم را مقصود و خاک درش کحل البصر
لاہوتیان و فاشاک رہش سرفراز باہوتیان نقش قدم سیمت از روش سجدہ گاہ انس و جان و
نعلین پای مبارکش تاج سر کرہ پریان و عرشیان کونین لمعہ الیست از برق نور او و دایرین شمع الیست از
نور ظہور او نقطہ نبوت عنصرت نور انبیا سارا اراصفیا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۵
خواجہ کونین رسول امین ۶ خاک درش سرہ چشم یقین ۷ و آل اطہار و ہمجا بخیارش
کہ نجوم ہایت و خشمیہ علوم ہایت و نہایت اند عارفان حقیقت اند و کاملان طریقت متابعت آنها
وسیله نجات ازلی و موافقت آنها در حق حیات ابدی مقدمے امام تقیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ

اما بعد از آنجا که تذکره علمای ابرار و صلحای اخیار موجب سعادت و باعث خیر و برکت است از همین
 جاست که حضرات اهل تحقیق و تدقیق مکتوبات و ملفوظات حضرات صوفیہ کرام و علمای عظام تصنیف
 فرموده بدار منت بر خلق نهاده اند که هر یک بر روش خود خوب است و نزد صاحب دلان و طالبان مغرب از انجمل
 کتاب مستطاب نقاوت لصاب که نظیر باب بصیرت مشاهدہ انوار الہی را توتیای حقیقت نما و قلوب
 مکاشفہ یا وحدانی را سدید الی معرفت افزا در یغی فلاح و نجاح عنی تمصاح عن ذکر اہل اصلاح
 مصنفہ قطب سپہر ولایت مہر برج ہایت تحزن نقود کمالات معدن جواہر حسنات شمع شبستان تحقیق
 مرجع نشین بر زمزمین تہبط انوار ربانی منظر اسرار قرآنی خواص بحر حقیقت در تہمید دریای شریعت
 صدر نشین شریعت مصطفویہ راس و رئیس طریقہ مرقیہ حسنہ من حسنات سید المرسلین و معجزہ من
 معجزات خاتم النبیین ثانی شیخ اکبر حضرت مولانا حافظ شاہ علی النور قلندر قدس اللہ سرہ لا طیرہ
 بظاہر شمولش بخلق خدا + بیاطن ز رنگ دلی ہم جدا + بوحسرت گرا کیدہ شد آچمنان
 حجاب دوی رفتہ از دیدیان + الحق کتابی ست کہ بیان روشنش تجلی افروز دہاے حقیقت آگاہ
 است و گم گشتگان منازل طریقت را چراغ ہایت بر راہ نسخہ شفا بخش امراض و جانی و شمع ظلمتکہ
 جہل نادانی بر نقطہ اش مرومک دیدہ اولوالالبصار و ہر نقوش بر سرق معنی گو ہر تارہ
 حروفش چہرہ آرای گلستان + سطورش و نمائی سنبلستان + سوادش چون سواد کل حجر
 بیاضش چون بیاض صبح پر نور + چہرہ کشای ملاحی لیلای سخن بر کسوت عبارتش آلودہ شدہ حبیب
 دلربائی ست و رنگ افروزی صباحت عذرای معنی آراہینہ بیا نش در انداز و نمائی گلیست کہ در دست
 راسخہ طلبان حقیقت بویہ قبلہ کہ از گلزار معرفت سخن گوید بوئے گل محل نزاکتہاے خیالش کشیدہ
 و صورت بلبل در جلو فصاحت بیا نش دودیدہ دیدہ و روان دانند کہ بوئے مشک انتظار تعریف عطاری کشیدہ
 و ستایش سخن خوب چشم جنبش لب قائل نمی دوزد آن مشک چہ مشک ست کہ تا عطار بر زبان
 نیارد از دکان خمبول بیرون نتواند نتافت و آن سخن بیخون کہ مصلحت از گلود دعوی بلند نکرد و در صفہ
 گوشہ باز نتواند یافت + بسوگند گفتن کہ ز مرغی ست + چہ حاجت محک بگوید کہ بصیت

لہذا دین و دینداران را فرودہ کر الحال آن کتاب مستطاب دوبارہ تصحیح کافی و توضیح شافی ماہ فروزندہ آسمان
 بلند اختر سی و موج سرکشیدہ دریائے والا گوہری نور حدیقہ مصطفوی نور حدیقہ نور تصوی تو باوہ بوستان کاظمی
 زیب سادہ باسطی استاذ المعظم و اخو المکرم حضرت مولوی شاہ حبیب حیدر ظنر لا زالت
 شمس فیوضہم المے الشمس و القمر مع اضافہ حالات بعض برگان کہ در ضمیمہ و تہتمند درج ست طبع شدہ
 نظارگی بخش چشم نظارگیان تارگی بخش قلوب عرفانیان گشت یارب الفیض این کتاب مستطاب کا شاد افروز
 قلوب ہر شیخ و شاب در روشنی بخش دیدہ و روان حقیقت اک طریقت انساب بادلایوم التاجدین انون انصاف
 و اما العبد الاحقر المقتدر الی ربہ برحمتہ الا و فر محمد تقی الشہیر باحمید و غفر لہ العلی الاکبر۔

قطعات تواریخ طبع اولیٰ انتصلح عن ذکراہل اصلاح

قطعہ تاریخ چکیدہ کلک جواہر سلک فصیح اللسان بلین لبیان
 جناب مولوی محمد قاسم صاحب مغفور ساکن کاکوری

شدہ مطبوع کتابے خوشتر خضر سرچشمہ یزدان طلبی حافظ و صوفی و مراض و ولی بے سرب و بگفت تاریخ	از تصانیف جناب ذیشان مرجا ہادی راہ ایمان قبلہ اہل صف شاہ زمان رہبر راہ خدا ہے دو جہان
---	--

دیگر از مورخ بے عدیل سخن سخن عیدم البیدیل مولوی قاضی
 منظور الدین صاحب سرور سلمہ الاکبر ساکن کاکوری

طبع جو نسخہ انتصلح لکھا سال تاریخ سرور نے یہ	نشان دار تسہیل تدقیق ہو اکہ اسما و شجرہ کی تحقیق ہو
---	--

قطعات تواریخ طبع ثانی انتصاح عن ذکری اہل الصلاح
از سر آمد سخنوران نامی قافله سالار دقیقه سنجان گرامی بنیض شاس غا کمال
الافادہ جناب موی حکیم محمد حبیب علی صاحب وکیل اٹا وہ ساکن کاکوری

ابن ابن علی شہ مردان زادہ و عالم و خجستہ منضال نسخہ انتصاح اہل صلاح تصحیح و ہم اصنافہ حال و ذکر آورد زیر قالب طبع سعی او در جهان شد مشکاک	اسم پاکشن حبیب حیدر دان نور عرفان در دست جلوہ کتان یادگار جناب والد ایشان کز اب و جد خویش داد نشان تا رسد فیضها بخلق عیان ہمہ عالم بود تائیسر خوان
سال طبعش حبیب علوی گفت خاص گلہ ستہ اولیایہ جهان ۱۳۲۰ھ	
دیگر از جناب ممدوح	
آن حبیب حیدر پاکیزہ ذات صوفی پاکیزہ نسبت سیدی تصحیح کتاب انتصاح طبع اول بود نقش اولین	وان گرامی پورہ اسلاف نکو لین فی الدنیا نظیر مثل او بار دیگر داد تازہ رنگ و بو طبع ثانی ہست نقشہ خوب ازو
بہر سال عیسوی گفتم حبیب شد مکمل انتصاح انضیل او ۱۹۰۹ء	

قطعه تاریخ از نغمہ سرائی بلبل شاخسار شیوا زبانی طوطی شکرستان
شیرین بیانی صاحب فکر سلیم مولوی شاہ عصیم الدین صاحب عصیم

تاریخ اور عصیم از غور و فکری جو بارغ جناب انور آبادی گو ۱۳۲۴ھ	شد طبع بار دیگر چون انتصاح مرشد قلب عدد بدر کن از سینه کینہ
دیگر	دیگر
ہو سن انتصاح گر مطلوب نسخہ انتصاح ہو محبوب ۱۳۲۴ھ	ہاقت غیبی کہا در طبع لکھدے سال عائیہ بے جد
دیگر	دیگر
چھیتی جو کتاب مطہر رہی لکھ فیض دل قلب نہ رہی ۱۳۲۴ھ	ایضاح کے ساتھ عصیم پھر تاریخ زردی دانش اب

قطعه تاریخ از حافظ علی حیدر سلمہ خلف صغر حضرت مصنف

ایضاح لکھی بہت خوش اسلوب دل کو ہوا سال طبع مطلوب کیا عمدہ کتاب سب کو مرغوب ۱۳۲۴ھ	صحت ہوئی انتصاح کی خوب چھپ کر ہوئی جب کتاب طیار بولایہ فرشتہ مستنادی
---	--

قطعه تاریخ از ناظم بمبئیال نباض با کمال شیرازہ بند فرہنگ نقشن بریج
و طرز نوی جناب مولوی حکیم محمد وصی علی صاحب ساکن کاکوری

حبیب حیدر پاکیزہ پیکر بجائے شاہ کاظم شیخ اکبر	محمد اسد ز فیض شاہ حیدر محدث عالم و صوفی کمال
--	--

<p>نقی سیماتراب سافلندر نموده در کتاب شاه انور پنی حالات پیران قلندر ز پور شاه مولانا انور در آورده تصاح شاه انور شاه انور شمس اکبر قلندر نہے این نسخہ پاکیزہ منظر چنین گھنٹہ فیض شاه انور کتاب نادر و قند مکرم</p>	<p>نقی خوش سیر پاکیزہ پیکر چرخ خوش تصحیح و تطبیق کتابت کہ بودہ تصاح شمس گرامی بسمعی جد و جد بے نہایت ہمہ احوال پیران سلاسل اضافہ ہم شد احوال ابجد مکر طبع شد از صحت خوب وصی بودم بر اے فکر تاریخ پنی تاریخ طبعش گو بزد و دی</p>
<p>مشعر حال ادلیاے غول حادی جملہ از منور و جہول ذکر اہل صلاح و اہل قبول آئینہ وار بر ہم حسن قبول عالی در فقہ حدیث و اصول یا کہ سینہ بجا فران مسلول یا اطلائی ست در سبب محلول ہست تازہ ثمر بدست قبول یا کہ روشن چراغ ابن رسول نور ہمال ز گلستان قبول ہادیہ خلق از ظلم و جہول</p>	<p>دوش دیدم رسالہ مقبول مخزن فیض و ہم ہایت و رشد یا دگار شمس علی انور خلف اکبر و حبیب پاک شاه ذیجاہ و سید علوی دست او دست احمد و سل یا کہ شمع ست در لگن تابان از عطا یاے غوث جیلانی گل گلزار بوستان تراب مسترة العین انور و اکبر چنل و عاقل و ستودہ صفات</p>

<p>عارف و کامل و کمال دین زیب سجاده بشهر گانم تو شهر طبع نایش آورده گویند طبع اتصال و صی</p>	<p>حالم و حاوی منبر و اقصا حب ز انائب خدا و رسول قصه حیح و بعد و قبول ذکر اهل صلاح اهل عقول</p>
<p>قطعه تاریخ از رنجته خامه سحر آمیز علی بن شاه دانش فرهنگ و حید فن فرید من جناب موسی رضی علی صاحب حسن کاکاوری</p>	
<p>قبله کعبهستان صدر تشین لایکان بدو مصنفان و نسخه انتضاح نام جمع شد دست اندر و ذکر خدا رسیدگان آنکه گویش جهان شاه حبیب حیدرست حسن و جمال سیرتش سرکش بصیرتست آنکه سمسست بانی آنکه سمسست با علی روح روان مرشدان جان و دل قلند ان هست زاکل مصطفی چشم و چراغ مفضی نشسته ساغرش کنون از من و انجات داد دامن کوه و هم کلیم درید موسوی به بین عرض ز حال پر کمال شد بامید رحمت اخگر آتش فراق تیز مشو به پیش شاه بار دیگر طبع شد رائق تازه باز یافت شد با ضایع و جدید لفظ بلفظ صحتش</p>	<p>نامش علی انور و جان قلندری بگو نامه اهل معرفت سیمپیری بگو جام جهان نما بگو ساغر حمیری بگو پیر و جوان بکلمه تاج قلندری بگو خضر ره طریقت و اختر مهری بگو تازه نهال نورس گلشن کبیری بگو صورت و شیرین فلک تمپیری بگو گوهر تاج سردری طره فیری بگو درویشی عنایتش باد طهری بگو در بطور و هم قفس جلوه آنگری بگو جان و دل ست چاره خواه رحمت آوری بگو هر کتاب مستطاب مطلب بر سرری بگو شاه حبیب حیدرم کرد چه یادوری بگو جلوه نوع و دس یاقوت نادش دلبری بگو</p>

<p>طبع شده است خوش خط و صاف و صحیح و خوبتر فکر بسال طبع او بود که ناگهان رضی</p>	<p>هر ورق کتاب را حور بگو پری بگو گفت ملک که نام او نعمت حسد پری بگو</p>
<p>قطعه تلخ از چمن طراز بهارستان سخنوری آبیار بوستان معنی پروری جناب مولوی شریف الدین صاحب متخلص شریف کاکوری</p>	
<p>گر ترا یک دم حضور او لیاست جلوه گر شد حق میان آب و گل جلوه وحدت میان کثرت است هر کس که مست جام عشق شد ساعتی نبود جدا از اصل خویش فانی از خود گشته و باقی بحق گرچه اندر خاک باشد جسم شان از خود می بگذشتن و بیخود شدن ذکر شان باشد سفر اندر وطن فکر حق بهشت بسیار اهل دل خوشن بگو فکر این مردان حق این خیالات که دام او لیاست گر میسر ناید صحبت ترا پاک مشرب صد فی صافی منش قبله جان کعبه هر دو جهان نام پاک او علی انور است</p>	<p>در حقیقت هم نشینی با خداست داند آنکس که ازین مژگانهاست آفتاب در هزار آئینه است هر دم او را صد فنا و صد بقا است در خود می و بیخودی او با خداست جو در شان کل گشت کل اکل خداست تا ابد حاصل حیات جا نه است این خیال صوفیان با صفاست ذکر شان از ذکر جان من جداست فرق در است میانش نارد است مولوی معنوی نعمت سر است عکس هر دیان بستان خداست حاصل از محفوظات هم فیضهاست قطب الارشاد و رئیس الاولیاست سرگروه صفیاء و اتقیاست چون علی انور به نور مصطفی است</p>

دشت تصنیف بنام متصل
 گرچه بد مطبوع هر پیر و جوان
 لاجرم واجب شده تصحیح او
 آن حلیب حیدر الاجناب
 دل یار و دست اندر کارها
 صورت و صورت پاک حلیب
 خوش قلندر شرب صوفی منش
 عالم حلیه علوم ظاهرست
 واقف ذکر خفی و هم جلیست
 مستعدش چون تصحیح کتاب
 هم مضامین جدید افزون نمود
 طبع شد بار دیگر چون این کتاب
 آمده مطبوع طبع خاص عام
 ساقی می خانه دوش معرفت
 نمی کشند و دم بویستها زنند
 باده در جوش آمد وستان بشور
 می پرستان در طواف میکده
 تا بدباشید مست جام می
 مستی این که زگر انگور نیست
 شیخ مست و در دست و تحتب
 باده مست و جام مست و هم صبوی

یادگر خوشتر از پیران مست
 لیکه چون نقص کتابت جایاست
 خدمت پیران بجان دل و دست
 آنکه این و جانشین پیراست
 ظاهرشن با خلق باطن با خداست
 سیرتش چون حیدر شیر خداست
 جامع تزییه و تشبیه خداست
 عارف سر علی مرتضی است
 کاشف راز درون اولیاست
 نمیش راصد هزاران جوابست
 حرفش لفظ لفظش کیاست
 ظاهر و باطن ز سابق خوشنامست
 قامت معشوق از سر تا پایست
 باز بهری کشان صبر آزماست
 باده نوشان ای می اصل است
 چار سو جام و صبوی شهابست
 گرد ایشان گردش پیماناست
 مستی این می زمیستها جامست
 مستی این می زمستان خداست
 مستیش در کوچه و بازار است
 مست ترین می شیشه و پیماناست

<p>هر خم می مست در خشت سبزه ستائی می مست و هم بختیانه مست نیت اندر شرع فتوای حرام هان و هان دست طلب کوته کن فارغ از اندیشه کونین باش جرعه کویافته از می فروشش همدرین بیهوشی و مستی می جرعه در کام جانفش ریختند پسچ اگر نیست از ادا و توفی گرچه از بهوش و خرد بیگانه شد بهر طبع این کتاب مستطاب ساغر نو و بدیهه سپهر معان باش گین دعوی مستی شراب سیت پیداشده از بهستیت بے نشان گشتی اگر از خویشتن بیخودی و درست اکنون خود می بے ادب رفتن بکوئے میکده دور کن و هم دپوئی را صاف گو</p>	<p>مست از وی هر در و دیوار هست این همه مستی ترنج جام ماست هم محمد راز حق این می و است شیشه و جام و سبزه در کار هست چون تراره در چنین بختیانه است رفت از خویش و فنا اندر فاست مست افتاده شریف مینواست مست شد زان می هزاران الهام است مست شد بیخبر از ماسواست لیکن اندر بهشتی طبع آزماست آمده کز بخودی این سالهاست کز پیستان شراب دلکش است خود نشانی میدهد کز ابتلاست ورنه این پندار مستی از کجاست پس ترا این شورش مستی چر است دعوی مستی به مستی صد بلاست در طریق می پرستان نارواست سال او موقوف اصحاب صفاست</p>
<p>چون نسخه انصاح شد طبع از برنخ پیر سال طبعش</p>	<p>مطبوع به شیخ و شاب آمد میخانی و لو تراب آمد</p>

دیگر

طبع شد انتصاح بار دیگر بود از بهر سال طبع شریف دید چون جلوه رخ نور	تازه شد ذکر پاک اهل الله در بایان منکر چشم براه گفت تاریخ اولیاء الله ۱۳۲۴ هـ
--	--

قطعه تاریخ از مشاطی غازه کش خسار لیلیا زیبایی
چهره آرای سلمای آتش زبانی جناب مولوی شرف الدین
صاحب تخلص شرف ساکن تهلنیدی من مضافات راکریلی

بنام آن نقشبند عالم که کرد تصویر قد آدم
بقصر تن شمع جان نهادش بطنع خود دید پاکش
چو دم بر دکلک زبان زد که پیکر نقش زم زم جان زد
جهان از وشته نگار خانه فسون حسن تابان
تبارک اسد زر لے نور ز اوج طبع رسالے انور
ز خطوبان دوا سخابی نوشت نام خدا کتابی
رقم رحالات اولیاء و قلم مقالات صفیاء
بیا صبح متصل ماند که سینه زد و انشرح یابد
جمال و رنگ دل نداید بشیم جان روشنی فزاید
ز به کرامات خوش مقامی و خرق عادات طبع عالی
فسانه اش زبانی بختها که ذکرش افتاده در دهنها
ز چشمه نوش تر ز بانی بیاد پیران چناندانی

که چشمش آمد چو ساغر جم رخس چو آئینه سکند
زبان بی ذوق ذکر او دش کرد وین گشت مشک
ز صنع نقاشن استان زد که جان فزایت روح پر زد
که نقش گرفت جاد وانه ز ملک سحر فرین انور
ز حسن طرز ادلے انور کلیم هم هست دست بر سر
بطر ز تحریر لاجوابی چو صورت خوش خطان دلبر
که در خیالات اذکیا ز دست لم بر آئینه مصدور
زد که اهل صلاح باشد شگفته دل صورت گل تر
دل نظر باز را باید که هست مرآت رسالے انور
که نه آه آورد چون لآلی نشان غرض ز چرخ اختر
ترا دادش رونق چپنها که بلب لماند از ان لواگر
بخورد و داد آب زندگانی که مرد در حشرش سکند

<p>سیانگ فونی بز سرودی رساند بر فیکان دی سرود داده بیاد مستان نویدر قصی بکجستان بجز آنکه گوش دارد کشت دل تخم او بکار فغان که عرش و خاک کرده مکر این قس را نکرده بجان جان فتن جان پکش بجاک پیوست جسم خاکش مزید و تمیز و داده او که هست تیب سادّه او دُرّے کذا سفته بود سفته زهر چه ناگفته بود گفته طراز او ارجمند آمد که طسیر او دلپسند آمد ز خط و خلل رخ مضامین کتاب گشته مرقع چین مرقع نامه نگارین که نقش زد خامه نگارین</p>	<p>مشام روحانیان بر عودی که سوخته ساخته معن چه راه در پرده زبدستان که فیتنی بجا لیت امر بروید و بار نیک آرد که کام جان تازه سازد و تر چو دیده بر بست دو آنکرده می وصالش که بود در نجواب شد چشم خوانکش که بود مستصال لبر دو آتشه کرد داده او که داد دیا دی ز آب کوثر بنگ زد گوهر نهفته که بود در کان راے انور قلم نگر نقش بند آمد قلم زن آمد اگر قلم در مصیور چین و دینش بین چون نقش دیوار باشد شدر چو نو خطان جامه نگارین زیر طاقوس کرد در بر</p>
--	--

چو غازه طبع کرد بر روز موفتم و ستم تاب برو
 بسال گفتش شرف چو طبع طبع شد نصیاح انور

قطعه تاریخ از شاعر نکته پرور ماهر سخن
 جناب مولوی محمد عام صاحب سلمه اللہ الوہب

<p>آمد چه خوب و دلکش این نامه کرامت نے نامہ بلکہ جام ست از بادہ حقیقت جام جهان نمائے جمشید تخت یزدان بین شک آفتاب ست پراز شراب ناب ست سلطان کشور جان در ملک دل سلیمان در بزم نظم هست اسمش علی انور</p>	<p>ایک طبع موزون چون بیت خوش کلامے شربت بخشک حلقی تر یاق تلخ کلامے آئینہ جمال شاہان جسم غلامے از این بو تراب ست این جام لالہ فامے بالائے تخت عرفان اسکندر راحت شامے در لامکان مستی نے صورت و نہ نامے</p>
---	---

<p>وین باد و کهن را نو کرد ساقی ما پیر خجسته پیکر بنای عشق داور شاه حبیب حیدر زبیر کافلم آن سیر چشم ساقی بخشید جرعه در بچ آن شمع دین اینک شوق آئین اورده جان میگشش تاریخ طبع آمد</p>	<p>آن شمع بزم زندان آن ست شمع بجای پور علی نور رشک میر تها صوفی و هم قلم در شاه بجا مقام آمد بطرفه مستی قیس کین غلام شد زمره سرایان که صبح و گاه شام مطبوع انتصاف یا شرر بریز جام</p>
<p>دو عالم گشت روشن از جمال کبر و انوار بها یون چشم نورت بادای قیس سینه نام</p>	<p>چه ایضاح از حبیب حیدر مهر منور شد که سال رونق طبعش فروغ دیده تر شد</p>
<p>مرحبا این سخن دلکش کتاب دلربا از خط و خال و حروف لفظه روئے دلبران پیکر نورست الحق در جهان روشن شده بارضو آگین شده از نیر فیض حبیب شاهدی آمد که بودی گر میر کنعان بهر سال آن در یتیم از عاصم بی سر شده</p>	<p>سخنه دل راست هر لفظش فنون مامی روئے هر صفحه آن غیرت حور و پری از فروغ شاه انور مهر اوج سردری گشت تابان بر دلاں چون اختر نیک اختر آمدی از لفت جانفش چون زلیخا شتری قدر گوهر شاه داند باند جوهری</p>
<p>بلکه خود در جلوه گاه سرخوشی از قلب ذوق شاه انور کرد الفت انتخاب انوری</p>	
<p>بجشن چمن گل بطلق بلبل اعجاز چمن لب لب چو کمال به طبع ثانی چو شکر آرد ز قیس تاریخ آن چه آید</p>	<p>بطف بستی بزم چون طالع لاجواب این کتاب که از لب پرین تراود عجیب و آتش فزاینده</p>

قطعه تیارخ از طلیق اللسان لایق البیان مولوی محمد عالم صاحب سلمہ اللہ لقاہ

خوشاد و فرخ کہ اینک کتابے ز تالیف شاہ علی النور آہ حبیب شدہ سیان بارگاہے زانوار فیض چشمیست روشن پے سال طبعش بطعم ثبات	دل جان روح و روانِ غریبان توان دل ناتوانِ غریبان کہ شد عقبہ اش لامکانِ غریبان پے دار بے خانمانِ غریبان شد از روی الہام جانِ غریبان
---	--

دیگر

الحمد لک الحمد لک یارب کہ از الطاف تو کز خانقاہ پیرغ شاہ علی النور کنون شاہ حبیب حیدرم چون تختین کاہما یعنے مکر طبع شد اینک گرامی نامہ از عیسی گردون نشین شد بہر سالش این ندا	سرتنگی آخر شدہ دور فلاح آمدہ این ساغر آب بقا جان اصلا ح آمدہ در جسم زار خستگان وحی در اسے آمدہ جان و دل مشتاق رازان انشراحے آمدہ مطبوع دل مقبول جان غرض تصاحے آمدہ
---	--

دیگر

این نسخہ شکر افزا چون بادۂ ناب آمد برآمدہ دل بخود چون شاہ سنش گفتہ ام	ہنگامہ بہستان شد از کثرتِ مشتاقی جلے زمینی باقی بردست خوش ساقی
--	---

تیارخ طبع از مولوی منظور الدین خان صاحب رئیس کلاوری

بارک اللہ شد کمل این کتاب بیشتر حال بزرگان سلف بعض از ایشان کتاب مستقل	گوئیش قند مکرر بالصواب ہست التفصیل در اکثر صحف بعض را فن سیر شد مشتعل
--	---

لیک حال اولیای آفرین
 نیز یکجائی با کثر خاندان
 کم همین دانست حالات کرام
 کیستند این چشتیان و نقشبند
 با کس پیوسته است این سلسله
 همچنین دان اینچنین و آنچنان
 گوهر تاج گرامی با لگان
 سرور غنائی گلستان بهشت
 حضرت حافظ علی انور بحبان
 تاب خور از چرخ چارم بر زمین
 آن اگر رنگین کند سنگ و حجر
 نورش افزون از ثریا و از سها
 فخر عالم بود در حمله علوم
 برگرفت از جمله اصحاب صفا
 بر نوشت این نامه نامی نشان
 تا شود چون سر منظر نظر
 دو دانش صاحب علم و فن است
 آبیاری هست بهر کشت خشک
 بار دیگر بعد یک ثلث صدی
 مختصر هستند اکثر دعا
 نسخ باید که باشد حسب حال

اگر بجوی کم بسیار بی بهشتین
 مختصر از صحت نام و نشان
 کمتر بود دست معلومات عام
 با که مسید از در شان پیوند
 هست این شیخ که این سلسله
 مشکله پدر ز پی ناواقفان
 روشنی بزم عالی پانگان
 انجمن آرایه خوبان بهشت
 بر زمین بد افتاب صوفیان
 نور او بالای چرخ بهفتین
 این نماید قلب را شمس و قمر
 کان کالد و الدجی شمس الضحی
 کان کالد و المنور فی النجوم
 اولیای بهشتگان خویش را
 تا که باشد رهنمائی طالبان
 تا بهیمنه زاید از نور نظر
 از صحیفه خانه هم پرده امن است
 فارغ از توصیف باشد بوی شک
 خطره در خاطرش شد منزوی
 ترک کردم حال بعضی اولیا
 هر چراخت را نسیان دال

چون غلط بود انطباعش ناگزیر
 در مضامین اندکے ترسیم کرد
 آہ شد رنجور آن عالی مقام
 جان او پیوست با نور احد
 بود او پیر من و استاد من
 نالہ بالقت جگر در جست و خیز
 نالہ می خواہد چوناوک سر زخم
 آہ گوید می گنجخم در درون
 سخت تر شد بر ہمہ این افتراق
 لے بسا کر ضعف چون معری شریف
 لے دل محزون چنین بت چون رضا
 جانشین او گرامی گوہرست
 زینت سجادہ آن خاندان
 یا کہ یوے یوسف در پیر من
 در حبشیش نور ایمان نور دین
 کسب نورش کردہ ماہ و آفتاب
 یوے پاکش ہدم صبح امید
 جوش دل با خامہ در گرگوشہ ست
 گویدم این عندلیب کلک من
 گفتمش خاموش باش از این آن
 اگر خدا خواہد تو باشی ہمہ صفیر

سختش شد نیز مگر کو ز ضمیر
 ہم سوار رخ جا بجا تر قسیم کرد
 روح پاکش رفت در دار السلام
 جاے موزون یافت بہ قرب صمد
 رہبر دین صاحب ارشاد من
 آہ دارو بادرون من ستیز
 چون ددل خیزم ز سحر بر زخم
 سینہ را بشگافم و آیم برون
 تلخ آمد بگفتن این فراق
 وے بسا کہ زندہ در گوری شدند
 پس چہ باید پس چہ باشد جز خدا
 حضرت شاہ جلیب حیدرست
 بدر انور در میان روشنان
 یا کہ موسیٰ اعضاے بدن
 تلک آیات من آیاتہ المبین
 تلک آیات من آیاتہ الکتاب
 ہر کہ دید او را بہ مقصد رسید
 کہ ہما نا این دم می نوشے ست
 گوہر نغمہ بسے در سلک من
 بگذر و بگذار ما را این زمان
 فی ریاض القدس والروض الکبیر

چونکه اجزا سوسه کل راجع شوند	در باره انور خود ساطع شوند
میل تکمیلش شد از شاه حبیب	بوستان را خوش کد یور شد نصیب
پاک کرد از وی حسن خاشاک را	صاف کرد این گلستان پاک را
بر فراز اید از مضامین مفید	خوش رقم منموده حالات جدید
شد و چند از بیشتر حجم کتاب	تا مرتب شد سواد لاجواب
فائده گیرند سیاحان فن	لطفها یا بنداز سیر چین
بود تا رنجیم چو در طبع نخست	بر من آن سنت گذاری شد درست
مدتی شد شاعر یارم نبود	با سخنگوی سر و کارم نبود
خامنه من وضع داری می کند	و ده که باز آهنگ یاری می کند
مطلع تاریخ این طبع نوی	در سنین هجری و در عیسوی
هم فصلی و بسبب شد عیان	با دستبول گرامی خاطر ان
از سن فصل الف باز بگیر	با الف باگشت از سبب بشیر
انها ذکر کردی لاریاب الجلیل	قل لمن شاء یخذ به فی سبیل
فانتفع من فکر اصحاب الفلاح	وانتصم عن ذکر ارباب الصلاح
۱۶۳۱۴	۹، ۱۹

قطعه تاریخ از طبع بلند فکر آسمان یونید شاعر فصیح اللسان ناظم
بلایع البیان جناب لوی محتاج الدین صاحب کاکوری جج ناو

این نامه برای طالب حق سرایه بهترین فلاح است	از سیدنا حبیب حیدر عرفی که چکده همه صلاح است
سر لایسه نور انور کیستان دو قالب اصطلاح است	در کار معارج جلیله بابا بنجه محتاج است
پوشید کتاب زیور طبع کردی دل دین در انشراح است	جذاب قدش بجز بملکوت کین جنایب از ان فراح است

منقوطة زلف چیده تاریخ
زین الصلاح انتصاح است

تقریظ جناب حکیم مولوی محمد عبدالاحد صاحب صوفی ابن
مولانا مولوی محمد حامد علی صاحب کاکوروی ثم لکھنؤوی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله تعالیٰ والصلوة والسلام علی من لم یزل شرعاً تیللاً الاصلوة والسلام علیمان صحباً واکلاً
مختفی مبای وکعظم خاندان و سطوت دودمان والاشان قلندر ریاض من الشمس و امین من اللیس
است مشاغل لطیفه طالبان را لباس تجرید و تقرید بیاراید و میکا شفت غریبه که سالکان بهمت
بیزاید از خصوصیات فیضان جاوید این طبقه عالی می انکارند و توحید و استقامت سیرت این
سلسله می شمارند منسلکان این سلسله در کثرت افکار و اذکار و انهماک اشغال در همه حال پیشانی خود
پس پرده باد که درین زمان فرخنده عنوان شمع هدایت این سلسله ذکیه از ذکیه شریفه کاظمیه ترابیه کاکوری
روشن و لامع ست و فیضان عام این خالواده بزرگ اعیان و اقران هر دورا جامع الحق صوفی عباد
از صاحب اخلاق مع الاحلاق ست که در علم و عمل یک رنگ بوده باشد و وجود آن گوهر شریف موجود
لطیف فی زماننا خاصیت کبریت احمر دارد اما ضرورت زمانه هر کس را داعی ست به چنین فرد
اکمل شخص افضل و اریدن و گل مقصود و برجیدن چون بیشتر مردمان سبب ترقی علوم مغربیه
خصوصاً فلسفه جدید و گرفتار عقائد باطله و مقید اوام و ماکد اندامند لازم آمد که تحقیق مقامات لطیفه
قد قیق نکات عجیبه این گروه حقه که انما حجت رموز آسمی اند و کلیه خزینه دولت نامتناهی بطور
نقش بند و احوال سلف صالحین و بزرگان سابقین رحمة الله علیهم جمعین بنوعی انشا پذیرد که باب
فیضان عام مصادق عند ذکر الاولیا تنزل الرحمة بکشیاید و بمن نفوس قدسیه باوجود حجب مکانی
و زمانی کشت را از امید هجران را سرسبزی و شادابی جاوداتی بخشد - مؤدیه باد که این مقصود از کتاب
انتصالح عن ذکر اهل الصلاح که از تالیف بنیف حضرت شیخ الشیخ امام ارباب تکلیف و رسونی

بقیہ السلف حجۃ الخلفۃ بیدۃ الواصلین قدوة السالکین الولی الاشرہ حضرت مولانا حافظ شاہ علی نور
قلندر قدس سرہ العزیز الاکبر بجدول پیوست برکات مضامینش مطلوب ضائر و انوار فیضانش مرغوب
بصائر الحق نسبت الیہ بجناب ممدوح بر صحت تائید کتاب مذکور دلیل کافی ست و خصوصیت
اجتماع حالات بہ حضرت موصوف برکے نفاست تائید برہان وافی الحمد للہ کہ خلف لہم برحق
جناب والا یعنی حضرت رمزا گاہ مقام شناس حق جوئی عرفان اساس غواص بحر توحید آشناسے
یم تجربہ جامع رموز و دقائق حقیقی و مجازی مخزن کنوز حقائق و بیان اعجاز طرازی الفرو الاکمل والاثر
مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر کان اسدہ و لیا و بہ حفیۃ الحال بار دیگر مع اضافہ محالات جدیدہ
و نوایع عجیبہ و نکات غریبہ صورت نقش اولین را بمصدق نور علی نور حسن و بالا بخشیدہ
بمنصہ بطبع جلوہ و اذکار انعکاس شعلہ عرفان قلوب ارباب زمانہ طور تجلی انوار حقیقت گردد
امید کہ برکت و وسیلہ حضرت فردا کمل مظہر اول از مطالعہ این رسالہ نافعہ شتفعہ لمعان حقیقی
برجان مشتاقان پر تو اندازد کہ ذرہ آفتاب گردد۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

آفتاب آمد دلیل آفتاب | اگر دلیلت بایرانے وے روتاب |

قطعہ تاریخ مصنفہ حاجی سید شریف احسن دودھی چشتی بنیر
جناب کرامت آب حضرت سید شاہ قطب اعظم صاحب قدس

شد چو مطبوع نہ تصالح الاجاب بمیشال	ہست در تعریف و ذکر عاشقان کبریا
نقطہا پر نور ہر نگ دل شہر قیان	حر فہاد در شمیم حق بین ست چمن شمس اضحا
بیچ و خم در کاکل صوفیست یا در سطر حروف	معنی در لفظ پنهان یا کہ را ز اولیا
بے نظیر و ہمیشہ الالاجاب انتخاب	دل کشا و حق نامہ عالم افروز از ضیا

مصرعہ تاریخ طبعش گفت ہاقت با حبیب

فرحت دل جام ہم ہشتم بزم اولیا

عطفانہ متصل عن کراہل الصلاح مع تہمتہ الايضاح فی ترجمۃ اہل الصلاح

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۱	صفت	صفت	۱۲	۲۰	شغب	شعب	۳۲	۱۲	بیاید	باید
۴	۱۷	سخن	سخن	۱۳	۱۵	مخاظ	مخاطت	۱۹	۱۹	تاریسی	تاریسی
۵	۱۳	فرامہ	فرامید	۱۴	۸	ازکانین	ازکانین	۳۳	۱۷	خواجہ	خواجہ
۶	۲۱	لبعض	لبعض	۱۴	۱۴	صاحب	صاحب	۳۶	۸	خواہد	خواہید
۷	۱۰	صل	صلی	۱۶	۵	اتر	اتند	۱۱	۱۱	امام	امام
۸	۱۵	طائفہ	طائفہ	۱۱	۱۱	منہج	منہج	۳۸	۵	اشاس	اشاس
۹	۱۶	دزدور	دزدور	۱۷	۱۷	تروہ	تروہ	۳۹	۱۴	موہن	موہن
۱۰	۱۸	تاہدین	تاہدین	۱۸	۱۵	گوپاموئی	گوپاموئی	۴۲	۱۹	بود	بود
۱۱	۱۶	باین ہم	باین ہم	۲۲	۱۱	دک	دالہ	۴۳	۵	کار	وکار
۱۲	۲۰	جان	جان	۲۶	۳	یا	با	۱۱	۱۱	خوہ	خوہ
۱۳	۲	دچی	دچی	۲۷	۱۱	فرمود	فرمود	۱۱	۱۴	نہیب	نہیب
۱۴	۶	عجار	عجالہ	۲۸	۶	عبدالقادر	عبدالقادر	۴۵	۱۲	جیل	جیل
۱۵	۱۶	دیشد	دیشد	۲۹	۱۱	ار	ار	۱۱	۱۸	بشین	بشین
۱۶	۱	ردائل	ردائل	۳۰	۱۱	یر	یر	۴۶	۲	مخزم	مخزم
۱۷	۱۸	آورد	آورد	۳۱	۱۴	مرد	مرد	۱۱	۵	بمدار	بمدار
۱۸	۲۰	برادرزادہ	برادرزادہ	۳۲	۸	دور	دور	۱۱	۱۹	رہاد	رہاد
۱۹	۳	عربی	ایرجی	۳۳	۵	لوکان	لوکان	۴۸	۱۰	موانق	موانق
۲۰	۸	الانظر	الادبر	۳۴	۶	گرفت	گرفت	۴۹	۱۲	اسرودہ	اسرودہ

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۴۹	۱۳	شبنه	شنبلیه	۴۲	۶	متم	تیم	۹۹	۲۱	سلانه	سلانه
"	۱۴	هفت	هشت	۴۵	۱۶	سلمانی	مسلمان	۱۰۲	۳	فرمودند	فرمودند
۵۰	۸	گفته بود	گفته بودی	۴۴	۱۰	نخبه	نخبه	"	۵	ارادت	ارادت
"	۱۹	پیشوا	پیشوا	۸۲	۹	نقطه	نقطه	"	۸	نارنج	نارنج
۵۳	۵	ابن خبان	ابن خبان	"	۱۶	فائده	فائده	"	۱۰	گردید	گردید
"	۱۵	رجلا	رجل	۸۳	۱۵	توش	توش	۱۰۳	۱	تابع	تابع
"	۱۹	نمادی	نمادی	۸۶	۴	آید	آید	"	۴	برلوی	برلوی
۵۴	۱	هرچند	هرچند	۸۷	۱۳	حیفه	حیفه	۱۰۵	۷	ندا	ندا
"	۱۹	چهل	چهل	۸۸	۱۱	اجمع	اجمع	۱۰۶	۱۳	نمادی	نمادی
"	۲۰	روشان	روشان	"	۱۶	لغات	لغات	۱۰۷	۹	قریه	قریه
۶۰	۱۵	تقووان	تقووان	۸۹	۶	باردشت	باردشت	"	۱۸	عز	عز
۶۳	۱۱	السبحر	السبحر	"	۱۹	بوند	بوند	"	"	لمفتو	لمفتو
۶۵	۵	دهوی	دهوی	۹۵	۵	یوسی	یوسی	۱۱۳	۱	نیایه	نیایه
"	۱۰	دشتند	دشتند	"	۲۱	اران	اران	۱۱۴	۱۰	جبال	جبال
۶۶	۵	زندنجی	زندنجی	۹۶	۲۰	دوم	دوم	۱۱۵	۵	درار	درار
"	۱۲	۱۱	۲۱	۹۷	۱	نشند	نشند	"	۹	دیرا	دیرا
۶۷	۱۰	سجری	سجری	"	۸	خوده	خورو	۱۱۹	۱۵	الی	الی
۷۱	۴	خداوند	خداوند	۹۸	۲	جلانی	جلانی	۱۲۱	۱۲	دیار	دیار
۷۳	۱۹	روانی	روانی	۹۹	۹	اطاعت	اطاعت	۱۲۷	۱۳	داشت	داشت
۷۴	۶	حفظه	حفظه	"	"	سمع	سمعه	۱۲۹	۷	برنج	برنج

صفحه	شطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۲۹	۸	قزا	قزا	۱۲۸	۱۳	بکله	بکله	۱۲۹	۱۴	حائل	حائل	۱۲۹	۱۵	عنه	عنه
۱۳۰	۹	سرت	سرت	۱۲۹	۱۵	حائل	حائل	۱۳۰	۱۶	حائل	حائل	۱۳۰	۱۷	صاخره	صاخره
۱۳۱	۱۰	روسم	روسم	۱۳۱	۱۶	ایها	ایها	۱۳۱	۱۷	ایها	ایها	۱۳۱	۱۸	دمی	دمی
۱۳۲	۱۱	اجری	اجری	۱۳۲	۱۷	ذکر	ذکر	۱۳۲	۱۸	ذکر	ذکر	۱۳۲	۱۹	تخیر	تخیر
۱۳۳	۱۲	پیری	پیری	۱۳۳	۱۸	یاخذ	یاخذ	۱۳۳	۱۹	یاخذ	یاخذ	۱۳۳	۲۰	وما	وما
۱۳۴	۱۳	مجانته	مجانته	۱۳۴	۱۹	محفی	محفی	۱۳۴	۲۰	محفی	محفی	۱۳۴	۲۱	اشمای	اشمای
۱۳۵	۱۴	همیدون	همیدون	۱۳۵	۲۰	راه رست	راه رست	۱۳۵	۲۱	راه رست	راه رست	۱۳۵	۲۲	سپهری	سپهری
۱۳۶	۱۵	سعدیه	سعدیه	۱۳۶	۲۱	خلادولا	خلادولا	۱۳۶	۲۲	خلادولا	خلادولا	۱۳۶	۲۳	سپهری	سپهری
۱۳۷	۱۶	سلطونی	سلطونی	۱۳۷	۲۲	الیاس	الیاس	۱۳۷	۲۳	الیاس	الیاس	۱۳۷	۲۴	اقوام	اقوام
۱۳۸	۱۷	حموی	حموی	۱۳۸	۲۳	رعلیه	رعلیه	۱۳۸	۲۴	رعلیه	رعلیه	۱۳۸	۲۵	آیاب	آیاب
۱۳۹	۱۸	نیاجی	نیاجی	۱۳۹	۲۴	مازار	مازار	۱۳۹	۲۵	مازار	مازار	۱۳۹	۲۶	اخبار	اخبار
۱۴۰	۱۹	حط	حط	۱۴۰	۲۵	قواجه	قواجه	۱۴۰	۲۶	قواجه	قواجه	۱۴۰	۲۷	گراکیده	گراکیده
۱۴۱	۲۰	نابعی	نابعی	۱۴۱	۲۶	رداده	رداده	۱۴۱	۲۷	رداده	رداده	۱۴۱	۲۸	آقبس	آقبس
۱۴۲	۲۱	همدان	همدان	۱۴۲	۲۷	فی تته	فی تته	۱۴۲	۲۸	فی تته	فی تته	۱۴۲	۲۹	ذکر	ذکر
۱۴۳	۲۲	بشرانی	بشرانی	۱۴۳	۲۸	الانصاح	الانصاح	۱۴۳	۲۹	الانصاح	الانصاح	۱۴۳	۳۰	فکر	فکر
۱۴۴	۲۳	اسمان	اسمان	۱۴۴	۲۹	وحی	وحی	۱۴۴	۳۰	وحی	وحی	۱۴۴	۳۱	یادگار	یادگار
۱۴۵	۲۴	یا	یا	۱۴۵	۳۰	فی تته	فی تته	۱۴۵	۳۱	فی تته	فی تته	۱۴۵	۳۲	ذکر	ذکر
۱۴۶	۲۵	اد	اد	۱۴۶	۳۱	الانصاح	الانصاح	۱۴۶	۳۲	الانصاح	الانصاح	۱۴۶	۳۳	دورنکرده	دورنکرده
۱۴۷	۲۶	جلوت	جلوت	۱۴۷	۳۲	فخاندان	فخاندان	۱۴۷	۳۳	فخاندان	فخاندان	۱۴۷	۳۴	رومی	رومی
۱۴۸	۲۷	جلوت	جلوت	۱۴۸	۳۳	فخاندان	فخاندان	۱۴۸	۳۴	فخاندان	فخاندان	۱۴۸	۳۵	کزدی	کزدی



مختصر فہرست کتاب صحیح المطابع آسی پریس لکھنؤ

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۲	حقیقی ترقی	۱۲	فتح المبین مع تہذیب البیان وغیرہ	۱۲	حدیث شریف
۱	انقول الصواب فی تحقیق مسئلہ کجباب	۱۲	نصر المحدثین مع حیاتہ المقلدین	۱۲	مسند امام عظیم مع شرح
۱۲	تذکرۃ اکھام	۱۲	نصر المقلدین مع جامع الشواہد	۱۲	تمسیق النظام بر حاشیہ
۱۲	مسند خیالی	۱۲	تقریر المقتری	۱۲	مشکوۃ شریف
۱۲	علم اخلاق و تصحیح معاملات	۱۲	وہابی نامہ	۱۲	بعض الناس
۱۲	محاسن الابرار مترجم عربی	۱۲	دیوان حقیقی	۱۲	انجاء السؤل
۱۲	مع ترجمہ اردو	۱۲	تاریخ	۱۲	علم ادب
۱۲	صفائی مسائل اور مسائل کمال اردو	۱۲	البيان المجملی کشف المستعجم	۱۲	الطریف للادیب الطریف
۱۲	ناول اردو	۱۲	الزلزال	۱۲	المنطق لمرقۃ الفروق
۱۲	فلورافلورنڈا	۱۲	آئینہ اودھ	۱۲	سفینۃ البلاء
۱۲	پر قضا	۱۲	درسیات صرف و نحو عربی فارسی	۱۲	مظہر الفوائد
۱۲	عزیز ہند	۱۲	مجموعہ میزان و شعبہ کواشی جدیدہ	۱۲	زینۃ الدہامہ بالعزیزہ
۱۲	تعلیم خوشنویسی	۱۲	صرف میر مع رسالہ اصول	۱۲	الدر النضید فی غرر الفرید
۱۲	مرقع نگارین	۱۲	مصباح	۱۲	تمرین الطلاب بحصول الآداب
۱۲	تعلیم النسخ	۱۲	مجموعہ خوبیر	۱۲	مجلۃ الادیب الحاجۃ السندیہ
۱۲	پارہ ہای قرآن شریف و اعیہ اوراد	۱۲	مفصل	۱۲	جلستان
۱۲	پارہ عم	۱۲	شرح مائۃ علل	۱۲	علم منطق بطرز جدید
۱۲	حرب الاعظم	۱۲	کافیہ	۱۲	المنطق الجدید
۱۲	قصیدہ مضربہ	۱۲	ہدایۃ النحو	۱۲	منہاج المخرج
۱۲	مجموعہ منطق	۱۲	شرح جامی مع حواشی مفیدہ	۱۲	شرح مرقاۃ
۱۲	صغریٰ کبریا ایسا فوجی میزان منطق	۱۲	شرح اشرف عمام اسفرائینی	۱۲	فقہ اصول فقہ عقائد
۱۲	تہذیب جدول اشکال اربعہ	۱۲	تہذیب کتب	۱۲	مقدمۃ الہدایہ
۱۲	شرح انضابطہ مختصر المبینان	۱۲	اردو فارسی کی دیکھپ کتابین	۱۲	حسامی مع تعلیق حامی
۱۲	رسالہ تقریرات الاشیا و قال قول	۱۲	اصلاح ترجمہ دہلویہ	۱۲	عقائد شمسیہ
۱۲	اسکو فاعل ستام سے طبع کیا ہی	۱۲	ذخیر المعارف	۱۲	فن الرض و حساب
۱۲	مجلۃ البیان	۱۲	شجرۃ الامم عظیم	۱۲	وجیز
۱۲	بابت سال دوم	۱۲	ارژنگ حضوری	۱۲	حسابا بیبرا
۱۲	بابت سال سوم	۱۲	مثنوی ید بیضا	۱۲	قصوف
۱۲	بابت سال چہارم	۱۲	تواریخ نامہ	۱۲	کشف الرموز
۱۲	بابت سال پنجم	۱۲	مسند فاروقی	۱۲	مناظرہ و مباحثہ مذہبی

ف ۹۲.

CALL No. { ۹۲. ACC. No. ۱۳۵۹۲

AUTHOR شاه حبیب حیدر قلندر

Class No. ۹۲. Acc. No. ۱۳۵۹۲ انتہا

Book No. ۱۱۱

Author شاه حبیب حیدر قلندر

Title انتہا عن ذکر اہل اللہ

Borrower's No.	Issue Date	Borrower's No.	Issue Date



MAULANA AZAD LIBRARY ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1-00 per volume per day shall be charged for text-books and 10 Paise per volume per day for general books kept over - due.

